SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, July 13, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty six minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمان الرحیم

ولو ان لکل نفس ظلمتما فی الارض لافتدت به و اسرو الندمته لمار
اوالعذاب و قضی بینهم بالقسط و هم لا یظلمون O الا ان لله ما فی
السموت والارض الا ان و عدالله حق و لکن اکثرهم لا یعلمون O هو
یحی و یمیت و الیه ترجعونO یا یها الناس قد جا ء تکم موعظته من
ربکم و شفا ء لما ف الصدورو هد ی ورحمته للمومنینO قل بفضل
الله و برحمته فبذلک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون O قل
ارایدتماانزل الله لکم من رزق فجعلتم منه حراماوحلا قل الله اذن لکم
ام علی الله تفترونO

ترجمہ، اور اگر ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ ہے۔ سب کی مالک ہوتی ضرور اپنی جان چھوڑانے میں دیتی اور زمین چپکے چپکے پشمان ہوئے۔ جب عذاب دیکھا اور ان میں انصاف سے فیصلہ کر دیا

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, July 13, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty six minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمان الرحیم

ولو ان لکل نفس ظلمتما فی الارض لافتدت به و اسرو الندمته لمار
اوالعذاب و قضی بینهم بالقسط و هم لا یظلمون O الا ان لله ما فی
السموت والارض الا ان و عدالله حق و لکن اکثرهم لا یعلمون O هو
یحی و یمیت و الیه ترجعونO یا یها الناس قد جا ء تکم موعظته من
ربکم و شفا ء لما ف الصدورو هد ی ورحمته للمومنینO قل بفضل
الله و برحمته فبذلک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون O قل
ارایدتماانزل الله لکم من رزق فجعلتم منه حراماوحلا قل الله اذن لکم
ام علی الله تفترونO

ترجمہ، اور اگر ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ ہے۔ سب کی مالک ہوتی ضرور اپنی جان چھوڑانے میں دیتی اور زمین چپکے چپکے پیشان ہوئے۔ جب عذاب دیکھا اور ان میں انصاف سے فیصلہ کر دیا

گیا اور آپ پرظلم نہ ہوگا ۔ سن لو بے شک اللہ کا ہی ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں سن لو بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں اکثر کوخبر نہیں ۔ وہ جلاتا اور مارتاہے اور اسی کی طرف پھرو گے ۔ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے ۔ تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اسی پر چاہئیے کہ خوشی کریں ۔ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے ۔ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو جو وہ اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرالیا ۔تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمھیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔

POINT OF ORDER RE;ATTITUDE OF POLICE WITH THE WOMEN IN A PROCESSION

جناب چیئرمین، جی حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین صاحب! ہم پاکستان کے عوام کے لئے قانون سازی کرتے ہیں اور یہ عمارت جو ہے پارلیمنٹ کہلاتی ہے ۔ آج کے' پاکستان' کے اخبار میں ایک تصویر چھپی ہے ۔ جس میں اسلام آباد کی فیڈرل پولیس نے ایک مظاہرہ کرتی ہوئی خاتون کو جس انداز میں پکڑا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس تصویر کے بعد ہماری اور ہماری اس حکومت کی گردن شرم سے جھک جانی چاہئیے ۔ پارلیمنٹ کے سامنے کسی کو بھی اپنے اظہار رائے اور مظاہرے کا حق حاصل ہے ۔ یہ الگ بات ہے کہ کون کیا کر رہا ہے ؟ کس مقصد کے لئے ۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ اگر کہیں بھی قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو اس کے لئے حکومت کو چاہئیے کہ کم از کم وہ شریفانہ انداز اپنائے ۔ نواز شریف صاحب کی حکومت کی غیر شریفانہ اور ہمارے چوہدری شجاعت صاحب ' میں ان کا بے حد احترام کرتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جو لیڈی فورس ہے ۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے اور آپ کے پاس اتنی agencies ہیں تو خدا را لیڈی فورس کو کیوں تعینات نہیں کیا جاتا ؛ آج تو صرف ایک تصویر چھپی ہے ۔ باقی جو کچھ جس انداز میں پولیس کے جوان خواتین کے ساتھ ---- سب کی مائیں بہنیں ہیں ' جس انداز میں وہ پیش آئے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور میں تحریری طور پر

تحریک استحقاق دے رہا ہوں - میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کو آپ کمیٹی کے سپرد کریں -

جناب چیئرمین ، جب آپ دیں گے تحریری طور پر تو اس کو قانون کے مطابق ڈیل کریں گے -

حافظ حسین احمد، کم از کم اس حد تک تو ہمیں نہیں جانا چاہئیے -

جناب چیئرمین، صحیح ہے جی ' آپ دے دیں تو پھر اسے دیکھ لیا جائے گا جی میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار ، جناب والا ! اس معزز ایوان میں ہماری میزوں پر بڑی بڑی ضخیم کتابیں رکھی ہوئی ہیں جو کہ غالباً 1993-94، کا بجٹ ہے۔ جسے ہمیں صرف پڑھنے کے لئے دیا گیا ہے۔ مگر ہمیں اس پر اظہار رائے کا بالکل کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔ کیا ہم اس ایوان بالا سینٹ کے ممبر نہیں؟ کیا ہم پر لازم نہیں آنا چاہئیے کہ ہم بھی اس میں حصہ لے سکیں اور بحث کر سکیں۔

جناب چیئرمین ، بہر حال وہ علیحدہ اور خاصا سنگین مسئلہ ہے - اس پر علیحدہ کہیں بات ہو سکتی ہے -

میر عبدالجبار ، تو ہمیں بجٹ رپورٹیں کیوں دی گئی ہیں ؟ ان کو اٹھوا دیا جائے -

جناب چیئرمین، تاکہ آپ پڑھ لیں -

میر عبدالجبار ،اور پڑھنے کے بعد کیا کریں جناب۔

جناب چیئرمین ،پڑھنے کے بعد آپ کے علم میں اضافہ ہو گا -

خواجہ محمد آصف، اس کا اظہار اس سے ہوتا ہے کہ یہ ساری کتابیں جو ہیں پچھلے دو دن سے میزوں پر پڑی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین ، بہر حال علم میں اضافہ ہوگا - یہ اچھی بات ہے - جی جناب بہرہ ور سعید صاحب

اخونزادہ بہرہ ور سعید ، جناب چیئرمین صاحب! میری گزارش یہ ہے کہ اگر کسی نے کوئی demonstration کروائی ہے اور ان کو یہ خیال رہتا ہے کہ خواتین کی بےعزتی نہ ہو یا

خواتین کے ساتھ کسی کی نکر نہ ہو تو اس کو گھر میں بیٹھ کر سوچنا چاہئیے ۔ یہ ان خواتین کو باہر اس کام کے لئے بھیجتے کیوں ہیں ۔ کیا ان کو احساس نہیں ہے کہ خواتین جو ہیں یہ سب کی مائیں بہنیں ہیں ۔ ان کی بھی غلطی ہے خود آگے کیوں نہیں بڑھتے ۔ یہ اتنی جرات کر کے آگے کیوں نہیں بڑھتے ۔ کیوں خواتین کو بھیجتے ہیں ۔ کیسا رواج بن گیا ہے ۔ پھر اس میں یہ ہے کہ اخبار میں یہ فوٹو آ گئی ۔ وہ فوٹو آ گئی ۔ اخبار میں فوٹو تو آتے ہی ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ جو لوگ بھیجتے ہیں ان سے کہئیے کہ وہ ایسا نہ کریں ۔ نہ بھیجیں ۔

جناب چیئر مین: بہر حال جب وہ مسئلہ آئے گا تو بحث کر لیں گے ۔ یہ جب تحریری طور پر دیں گے تو اس کو دیکھ لیں گے ۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب چیئرمین صاحب! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ معزز رکن جو ہے وہ سیاسی مصلحتوں کا اس قدر شکار ہیں کہ انہیں یہ اندازہ نہیں ہے کہ عورتوں کے ساتھ جس طریقے سے کل سلوک کیا گیا ہے بجائے اس کے کہ وہ اس کو condemn کرتے ۔ انہوں نے ان اداروں کی تعریف کی ہے ۔ جنہوں نے یہ کام کیا ہے ۔ جناب والا ! اگر اتنا آپ سمجھتے ہیں کہ لیڈیز کو گھر میں بیٹھنا چاہئیے تو پاکستان میں 52 فی صد آبادی جو ہے وہ عورتوں کی ہے ۔ پھر ان کو ووٹ کے حق سے بھی محروم کیا جائے ۔ پھر وہ پردہ نشین بن کر بیٹھی رہیں گی ۔ بچے پالیں گی اور ان کا کام بھی یہی ہے جو orthodox type کے لوگ اور پرانے نظریات کے لوگ ہیں وہ تو چاہتے ہی نہیں کہ وہ political demonstration کریں ۔ وہ یہ چاہتے ہی نہیں ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ اس بارے میں کیا خیال ہے ۔ جب پاکستان بن رہا تھا تو ایک عورت نے جھنڈا لہرایا تھا ----

جناب چیئر مین: بہر حال ۔ اس پر بحث کر لیں گے جب موقع آئے گا ۔ آج تو موقع نہیں ہے ۔ یہ مسئلہ نہ آج ایجنڈے پر ہے نہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے ۔ جب آپ دیں گے تو اس کو قانون کے مطابق دیکھ لیں گے ۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب یہ call attention ٹائپ کے نوٹس کی چیز تھی ۔

جناب چیئرمین: جب دیں گے تو دیکھ لیں گے ۔ گچکی صاحب آپ وہ تحریری طور پر دے دیں تو پھر قانون کے مطابق دیکھ لیں گے کہ وہ کیا بنتا ہے ۔ آج تو یہ موقع نہیں ہے ۔

Akhunzada Behrawar Saeed- Point of explanation-

جناب چیئر مین، تشریف رکھیں ۔ میں ذرا ان کی بات سن لوں ۔ یہ مسئلہ نہ زیر بحث ہے ' نہ ایجنڈے پر ہے ' نہ کوئی بات ہے ۔

سید عبداللہ شاہ: ہمارے معزز ساتھی اپنے آپ کو مسلم لیگ کا بڑا لیڈر اور کارکن کہتا ہے ۔ میں ان سے آپ سے توسط سے دریافت کروں گا کہ جب محترمہ فاطمہ جناح پاکستان کی موومنٹ کے لئے باہر نکلیں تھیں تو آپ کو اس وقت اعتراض نہیں ہوا تھا ۔ آپ کیسے کہتے ہیں کہ عورتیں اپنا حق نہیں مانگ سکتیں۔

جناب چیئر مین: demonstration نہیں کر رہی تھیں ۔ پروفیسر خورشید صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد، مندو خیل صاحب بات یہ ہے کہ نہ عورتوں کا مسئلہ آج ایجنڈے پر ہے نہ یہ مسئلہ کہ وہ سیاست میں حصہ لے سکتی ہیں یا نہیں نہ وہ ایجنڈے پر ہے ۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل، جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہر پارٹی کی ممبرز خواتین ہیں اور ہر پارٹی کی ممبرز خواتین مظاہرے کرتی ہیں ۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ نہیں ہوا ہے ۔ اس کے لئے طریقہ یہ ہے کہ وہ کرنا چاہیں تو خواتین کا فورس بنایا جا سکتا ہے اور جو یہاں طریقہ اختیار کیا گیا ہے ----

جناب چیئرمین ،حافظ صاحب ! خواتین کی فوٹو لینی مناسب ہے یا غلط ۔ میں اسلامی نقطہ نظر سے حافظ حسین احمد صاحب سے پوچھ رہا ہوں کہ خواتین کی فوٹو لینی مناسب ہے ؟

حافظ حسین احمد ، مجھ سے زیادہ نیازی صاحب اچھے طریقے سے بتا سکتے ہیں ۔

جناب چیئر مین،بہر حال اچھا جب یہ مسئلہ آئے گا تو اس پر بحث کر لیں گے ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید،ایک personal explanation ہے ۔

جناب چیئر مین،ایک منٹ ان کی سن لوں پھر آپ کی بھی سن لیتے ہیں ۔

میر عبدالجبار ، جناب ہمارے قانون میں اس کی گنجائش ہے اور provision دیا گیا ہے کہ عورت کی عفت کو ہمیشہ محفوظ رکھا جائے ۔ اس کے لئے ہم نے اس دور میں بھی جب

انگریزی دور تھا یا حاکمانہ دور تھا ، جب آقا کا دور تھا ۔ پولیس میں لیڈی پولیس فورس تھی ۔ اب بھی ہمارے ہر صوبہ میں ہے ۔ جناب کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر مستورات کا جلوس تھا ، تو اس میں ہماری لیڈیز پولیس کو پیش پیش ہونا چاہئیے تھا ۔ اتنی سی بات تھی ۔

جناب چیئر مین:وہ دیکھ لیں گے جب یہ مسئلہ آئے گا ۔

ڈاکٹر محمد ریحان، جناب والا! مجھے بھی ایک منٹ کی اجازت دے دیں۔ جناب والا! یہ حافظ صاحب نے جو فرمایا ہے کہ انہوں نے اخبار پڑھے اور اس میں اس قسم کا فوٹو ہے ۔ اس طریقے سے خواتین کی بےحرمتی کی گئی ہے ۔ کوئی بھی ذی شعور انسان وہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ کسی خاتون کیا ، کسی مرد کی بھی بے عزتی کرسکے لیکن جناب والا ! ایک صورت حال اور بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اگر کسی کے ہوش و حواس درست نہ ہوں وہ established طریقوں یا قانون کی ،پارلیمنٹ کی ،عدلیہ کی بےحرمتی کے لئے باہر نکلے تو میرے خیال میں وہ sane نہیں ہوتا insane ہوتا ہے ۔ میر جبار صاحب سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ وہاں لیڈیز پولیس کو آنا چاہئیے تھا لیکن اگر صورت حال ایسی پیدا ہو جائے تو میرے خیال میں اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ وہاں Male بھی آ جائیں تو اس کا یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ وہ اس کو بھی بچائیں اور ایسے اداروں کو بھی ----

جناب چیئر مین،حافظ صاحب ! یہ آپ نے کیا شروع کر دیا ہے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان، معاشرے کو تکلیف نہ ہو ،میرے خیال میں جس نے بھی کیا ہے بڑا اچھا کام کیا ہے اور ہم اس کو support کرتے ہیں ۔

حافظ حسین احمد ، جناب چیئرمین صاحب ! قائد حزب اختلاف ایک عورت ہیں ، محترمہ نسیم ولی خان عورت ہیں ، ظاہر ہے یہ سب کی مائیں بہنیں ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے ۔اگر یہ کہتے ہیں کہ اسی طرح کیا جائے تو کل ان کے ساتھ بھی یہ ہو سکتا ہے ۔

جناب چیئرمین، بہرحال جب یہ مسئلہ آئے گا اس پر بحث کر لیں گے ۔

سید اقبال حیدر ،میں نے بہت صبر و تحمل سے اپنے معزز ڈاکٹر صاحب اور بہر ور سعید صاحب، جن کا میں otherwise احترام کرتا ہوں ، کے الفاظ سے نہ اور جو نکات وہ اس ہاؤس

یں پیش کرتے ہیں وہ پوری قوم کے لئے باعث شرمندگی ہیں۔ ہم اپنے آپ کو ایک civilized معاشرہ کہتے ہیں اور ہم اپنی خواتین کے اوپر اٹھنے والے درندے،بھیڑیوں کے ہاتھوں بربریت کی حمایت کرنا چاہتے ہیں کہ عورتوں کو نکلنے کا حق نہیں ہے ۔ عورتیں جو ہیں وہ احتجاج نہیں کر سکتیں ۔ کیا عورتوں کا مصرف صرف یہی ہے کہ ملاؤں اور غازیوں کے دل خوش کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہیں ۔ عورتیں اپنا پورا حق رکھتی ہیں ' احتجاج ان کا حق ہے ۔ وہ ہر طریقے سے اپنی آواز بلند کریں ' ان کو روکنے والے شخص کو بھی میں مذمت کرتا ہوں ۔نہ میں اس شخص کو جمہوری کہتا ہوں' نہ میں اس شخص کو civilized کہتا ہوں ' نہ میں اس شخص کو ایک انسانی حقوق کا پاس رکھنے والا کہتا ہوں جو کہ عورتوں کے اوپر ہونے والے جبر و تشدد کی حمایت کرے۔ اس کے لئے تو اس ہاؤس میں بیٹھنا بھی باعث شرمندگی ہے۔ پوری قوم کے لئے اور پوری انسانیت کے لئے ۔ اس کا وجود باعث شرمندگی ہے ۔

جناب چیئرمین، شکریہ خواجہ آصف صاحب۔

I am not going to allow any body please Dr. sahib, you must observe some discipline.

یہ کیا ہے ایک چیز نہ ایجنڈے پر ہے نہ کچھ ہے ۔ میں نے موقع دیا ۔ بات ہو گئی ۔ آپ بات کر لیں۔

خواجہ محمد آصف، آپ نے یہ موقع دیا جب اس کا موضوع بنتا تو جتنے مرضی لوگ تقریریں کرتے اور میرے فاضل دوست اقبال حیدر صاحب تو اس habitمیں ہیں کہ وہ galleries کے لئے scene create کرتے ہیں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، اقبال حیدر صاحب please , Now you have no right to interfere when the other man is speaking. آپ کو موقع دیا گیا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No I did not allow himto interfere.

دیکھیں ان کو بھی بولنے کا حق ہے لیکن کوئی طریقہ ہوتا ہے ' کوئی ڈسپلن ہوتا ہے ۔ آپ بے

شاہ بات کریں ۔ آپ کو موقع دیا جائے گا ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، آپ کو موقع دیا گیا ہے ۔ آپ نے بات کر لی ہے ۔ اب ان کا موقع ہے ۔ ان کو بات کرنے دیں ۔ خواجہ آصف صاحب۔

خواجہ محمد آصف، جناب یہ civilization کی بات کرتے ہیں ۔ طور طریقوں کی بات کرتے ہیں، قانون کی بات کرتے ہیں ۔ کس آئین کی بات کرتے ہیں ؟ جس کی یہ دھجیاں اڑا رہے ہیں ، کس قانون کی بات کرتے ہیں ؟ جس کی لاقانونیت انہوں نے پچھلے تین چار مہینوں سے ملک کے اندر برپا کر رکھی ہے ۔ کس کے طور طریقوں کی بات کرتے ہیں ۔ یہ طور طریقے ہیں کل انہوں نے وہاں سپیکر صاحب کو گالیاں دی ہیں ۔ وہاں پر ہاؤس کے اندر اور اس کے بعد واک آؤٹ کر گئے ہیں ۔ پچھلے چار پانچ دنوں سے ان کا طرز عمل ساری قوم دیکھ رہی ہے ۔ کس قانون اور آئین کی بات کرتے ہیں یہ مادر پدر آزاد لوگ ہیں ۔ ان کو کسی قانون ، کسی آئین کا احترام نہیں ہے ۔ یہ کس قانون اور آئین کی بات کر رہے ہیں ۔ یہ انہوں نے habit بنا رکھی ہے ۔ یہ scene create کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے ۔ خواجہ صاحب ۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے ۔ شاہ میں نے پہلے کہا تھا نہ یہ ایجنڈے پر ہے نہ یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے ۔

خواجہ محمد آصف، جناب وہ لوگوں کے اوپر ذاتی اٹیک کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین، بہر حال! آپ نے بھی کر دیا۔ انہوں نے بھی کر دیا۔ بات ختم ہو گئی۔

خواجہ محمد آصف، سر ان کا دماغی توازن چیک کروائیں ۔ [****]

سید اقبال حیدر، [******]

جناب چیئرمین، please اقبال حیدر صاحب سینٹ کی تاریخ میں ----

خواجہ محمد آصف، جناب ان کی لینگویج دیکھیں ۔

سید اقبال حیدر، اگر آپ یہ الفاظ نہیں روکیں گے کہ ان کا دماغی توازن ---- اگر انہیں یہ الفاظ کہنے کی اجازت ہے ۔ (مداخلت)

T (***) Expunged.

جناب چیئرمین : I would request you اقبال حیدر صاحب آپ مہربانی کر کے اس قسم کے الفاظ نہ استعمال کیا کریں ۔ میرے درخواست ہے کہ مناسب یہ ہو گا کہ آپ الفاظ واپس لے لیں اور وہ بھی جو الفاظ ہیں واپس لے لیں پلیز۔

(مداخلت)

سید عباس شاہ، ہم کسی طور پر بھی اس ہاؤس میں بیٹھنے کو تیار نہیں ہیں ۔ اگر یہ بیٹھا ہو ۔ پاکستان کی تاریخ میں ایسا نہیں ہوا ہے ۔ یہ ایسے الفاظ یہاں استعمال کر رہا ہے ۔ نام کے ساتھ بھی غلط نام لگایا ہوا ہے ۔ یہ کوئی نام ہے ؟

Sir, he is insult to the pakistan. He is a slab to the parliamentary affairs , to the Parliament he is a salb.

Mr. Chairman: *So, again temperature is very high. I would request the honourable members...

(مداخلت)

Mr. Chairman: when the Chairman is speaking you are not supposed to interrupt . I would request all the honourable members that we have some very good parliamentary traditions in this House . Unfortunately I am seeing that the tempers are getting fade, people are using intemperate language, which is not the tradition of this House. I would request Mr. Iqbal Haider , Khawaja Asif Sahib and all the honourable members to please maintain the dignity of the House, there is no restriction on your expression of views.

ٹھیک ہے ایسے معاملے بھی ہوتے ہیں ۔ جس پر آپ کے شدید اختلافات ہوتے ہیں لیکن ایک مہذب معاشرے میں اس ہاؤس میں اس کے اظہار کا طریقہ بھی مہذب ہونا چاہئیے تو یہ سخت قسم کے الفاظ مہربانی کر کے آپ بھی واپس لے لیں اور آپ بھی واپس لے لیں۔ ٹھیک ہے۔

سید اقبال حیدر، جناب اگر وہ واپس لیتے ہیں تو میں بھی واپس لیتا ہوں ۔

آوازیں ۔ دونوں واپس لیں ۔

جناب چیئر مین، دونوں واپس لیں ناں۔ سید اقبال حیدر صاحب ۔ آپ واپس لینا چاہتے ہیں ۔

سید اقبال حیدر ۔ یہی میں گزارش کر رہا ہوں کہ پہل میں نے نہیں کی تھی کسی کی ذات پر حملہ پہلے میں نے نہیں کیا تھا۔

جناب چیئر مین، خواجہ صاحب آپ بھی واپس لیتے ہیں؟

خواجہ محمد آصف، جناب میں ہاؤس کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے واپس لیتا ہوں۔

جناب چیئر مین، آپ بھی واپس لیتے ہیں اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر، بالکل میں واپس لیتا ہوں صرف اس لئے کہ اس ہاؤس کا تقدس اور وقار مجروح نہ ہو ۔

Mr. Chairman: So, this is the spirit, and I would request you to please assist me in maintaining the decorum and dignity of this House . It is impossible, you don't cooperate with me .

اخونزادہ بہرہ ور سعید، جناب چیئرمین ! اقبال حیدر صاحب نے فرمایا کہ مجھے خواتین کا احترام نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جتنا مجھے احترام ہے خدا کرے کہ ان میں بھی اتنا ہی پیدا ہو۔ ورنہ تو غیرت کی بات ہے تو یہ جو battle ہو رہی ہے یا جو کچھ ہو رہا ہے ۔ وہاں میں خود جاؤں اگرچہ بوڑھا ہوں، بیمار ہوں اپنے دوست مردوں کو لے جاؤں پر عورتوں کو اس میں نہ دھکیلوں لیکن ایسی باتیں کون کر رہا ہے جناب والا ! وہ جو فورس بنی ہوئی تھی، وہ جو رابعہ ایڈووکیٹ کی ہڈیاں توڑی تھیں ۔ ایسے پاک نام یہ کیسے لیتے ہیں ۔ مادر ملت کا مقابلہ کسی اور خاتون سے، شرم کرو، وہ قائداعظم کی بہن ہے ۔ وہ ہماری عزت ہے ۔ وہ ہماری آن ہے ۔ وہ ہماری شان ہے ۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: All this is not point of order. The entire discussion

which has taken place today is not a point of order . I have said repeatedly.

میں نے شروع ہی میں کہا ہے ۔ اس کے باوجود سب اٹھ کر کہتے ہیں کہ جی میں نے بات کرنی ہے---

(مداخلت)

جناب چیئر مین۔جی۔بہرہ ورسعید صاحب۔ ایک منٹ میں ختم کروں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید، جناب میں عرض یہ کر رہا تھا اور میں اس قسم کے جذبات والا نہیں ہوں کہ چیخ چیخ کر کہوں ، سپیکر کو گالیاں دوں یا کسی اور کو گالیاں دوں ۔ میں سب کا احترام کرتا ہوں لیکن ایک بات میں یہاں ضرور کہوں گا کہ ہم نہ دبنے والے ہیں نہ ڈرنے والے ہیں ۔ ہم انشاء اللہ میدان میں ثابت کر چکے ہیں اور کریں گے کہ ہم مرد میدان میں ----

(مداخلت)

Mr. Chairman: please no more discussion on this mtter , please sit down , No more discussion Matta Sahib. No more discussion will be allowed, Now, I will not allow any more discussion, please sit down---

(interruption)

Mr . Chairman: Matta Sahib please, I will not allow any more discussion. please sit down . Matta Sahib please, I would request you, please sit down . No more discussion: I will not allow any more discussion on this point...

(interruption)

Mr. Chairman: Matta Sahib , you are a disciplined man, please sit down.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Not on this point , Sir I just want to ..

Mr. Chairman: please let me proceed with the agenda. Let us finish it. Thank you very much. Question Hour, question No I, Mir Abdul Jabbr Sahib.

QUESTIONS AND ANSWERS

Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Housing and Works be be pleased to state.

(a) whether it is fact that the following houses in Sector G-10/3 Islamabad have been sublet by the original allottees.

(1) House 4, block No 7-E

(2) House 4, block No 8-E

(3) House 1,block No 7-E

(4) House 2,block No 6E

(5) House 1, block No 11-E

(b) If answer to (a)above be in the affirmative,the action taken so far on the comcomplaints against the origional allottees and their unlawful occupants?

Makdoom Muhammad Javed Hashmi: (a)As a result of spot enquiries conducted by the Estate Office , the following position emerges:

(a) 7/4-E in occuption of actual allottee

(b) 8/1-E do

(c) 7/1-E party subletted.

(d) 6/2-E Fully subletted

(e) 11/1 E In accuption of actual allottee

(b) Action is being initiated against the defaulters as per provisions of Rules 14 & 17 of PAR -1971-

Mr. Chairman: Supplementary question

Mir Abdul Jabbar: Sir, my question was that whether it is a fact that the five houses in Sector G-10/3 Islamabad have been subleted by the original allottees. These are five houses, and part (b) of my question was if the answer to (a) above is in affirmative, the action taken so far on te complaints against the original allottees and their unlawful occupants . So, the reply which is almost affirmative that the houses were sublet by the actual allottees. Out of five houses one is partly sublet and one is fully sublet and three houses are in occupation of actual allottees. Well , meaning thereby that the government hoses are being sublet by the government servants their occupants Sir. To me Sir, it is a criminal offence punishable under Section 409 PPC . Why action has not yet been taken?It has only been initiated as stated by the Minister in part (b) that action is being initiated against the defaulters as per provisions of rules I would like to know as to which stage the enquiry is now?

جناب چیئرمین: جی، مخدوم جاوید ہاشمی صاحب ایکشن کس سٹیج پر ہے؟

مخدوم محمد جاوید ہاشمی، جناب چیئرمین ! جیسا کہ اس کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ ہمارے رولز ۱۴ اور ۱۷ میں اس کی detail دی گئیں ہیں ۔ اس کے مطابق ہم نے ایکشن لیا ہے اور وہ ایکشن یہی ہے کہ ان کو نوٹس بھی دیا ہے ۔ ان کے اوپر ایکشن بھی لے رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے ویسے اس کے اوپر overall ایک پالیسی adopt کی ہوئی ہے جو رول ۱۸ میں آتی ہے کہ ہمیں جونہی کوئی انفارمیشن provide کرتا ہے کہ ایک گھر sublet ہوا ہے تو ہم فوری طور پر اس point out کرنے والے آدمی کو according to rule 18 اس کی الاٹمنٹ دے دیتے ہیں ۔ So that we should discourage subletting اس subletting کو discourage کرنے کے لئے تقریباً ۲ ماہ سے ہم نے یہ پالیسی adopt کی ہوئی ہے اور جونہی ہمیں یہ اللاعات ملی ہیں ۔ ان کے سوال کے بعد کہ واقعتاً یہ sublet ہوئے ہیں یا نہیں ہیں تو

اتفاق سے ہمیں تین گھر جو ہیں ، جو انفارمیشن تھی ان کی ، سوال تھا تین گھر sublet نہیں ہونے تھے وہ ان لوگوں کے پاس تھے جن کا حق بنتا ہے ۔ ایک اس میں partly sublet کیا گیا تھا اس کے خلاف بھی ایکشن لے چکے ہیں ۔ اس کو نوٹس دے چکے ہیں اور وہ خالی کرائے ۔ ہم انہی لوگوں کو الاٹ کریں گے جو بھی ان گھروں کے بارے میں ہمیں اطلاع فراہم کرے گا ۔ یہ میں نے over all رول ۱۸ کو پالیسی کےطور پر اختیار بھی کر لیا ہے کہ کوئی آدمی بھی آ کر اطلاع کرے اپنے گھر کے بارے میں جس کو sublet کیا ہے یا partly sublet کیا ہے ۔ ہم اس کو لیتے ہیں لیکن میں تھوڑی سی عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ pressure بہت زیادہ ہے۔ اسلام آباد کے اندر کوارٹرز کی الاٹمنٹ کے اندر بہت رہائشی مسئلہ ہے تو اس میں جو partly sublet ہوتے ہیں۔ اس کی انکوائری ہم detail میں کر لیتے ہیں ۔ تھوڑا سا پہلو یہ ذہن میں ہوتا ہے کہ چونکہ بہت زیادہ ہے، اگر کسی نے (generally) کسی کو رہنے کا موقع دیا ہے تو وہ بھی rules میں provision ہے ۔ اس کا دوست کوئی ملازم ہے یا اس کے فیملی کے افرادجو ملازم ہیں ان کو رہنے کا حق دے دیا جائے تو اس معاملے میں مختصر جواب تو یہی ہو سکتا تھا کہ ایکشن لیا گیا ہے۔ نوٹس دیئے گئے ہیں لیکن میں چاہتا تھا کہ پوری تفصیل اس سلسلے میں عرض کر دوں۔ شکریہ!

جناب چیئر مین:وہ فرما رہے ہیں کہ یہ criminal offence بھی بنتا ہے ۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: اس میں ہمارے اپنے رولز ہیں جی پہلے تو ہم ان کے مطابق جاتے ہیں اس کے باوجود اگر کوئی ان کو violate کرے ۔ اس کے خلاف ایکشن لیتے ہیں ۔

جناب چیئر مین: ایک منٹ ڈاکٹر بشارت الہیٰ صاحب ۔

Dr. Bisharat Elahi : I would like to know from the honourable Minister as to whether there any more houses and if there are the total number of houses which have been partly subletted or fully subletted because this answer pertains to these five houses only. The other part which pertains to this answer is that since when his ministry---

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: جناب والا! اس سوال میں ڈاکٹر صاحب نے تقریباً دو ، تین سوال کئے ہیں تو میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے نوٹس

میں ہے کہ پورے اسلام آباد میں یہ گھر ملیلیٹ ہوتے ہیں وہی بات خود ہمارے نوٹس میں آتی ہے ڈیپارٹمنٹ کے نوٹس میں بھی ہوتی ہے ۔ ذاتی طور پر میرے نوٹس میں بھی آنے اور اس کی فوری طور پر ہم انکوائری کر کے ان کو دس پندرہ دن کا نوٹس دیتے ہیں ۔ چیک کرتے ہیں اور موقع پر افسران کو بھیجتے ہیں ۔ اس لئے یہ کہنا مشکل گا کہ اس وقت ہمارے علم میں ہو کہ کتنی جگہ پر لوگوں نے اس کو sublet کیا ہوا ہے ۔ اس کے لئے جو بھی اطلاعات فراہم کی جائیں گی ہم اس پر فوری طور پر عملدرآمد کریں گے ۔

ڈاکٹر بشارت الہیٰ: نہیں جی جو کچھ علم میں ہے وہ تو بتا دیں ۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: اس وقت پچھلے ایک مہینے میں تقریباً میرے پاس اس طرح کی کوئی 147 انکوائریز آئی ہیں اور ان 47 کے اوپر میں نے ایکشن کر دیا ہوا ہے ۔

میر عبدالجبار: جناب والا ! میرے پاس ایک اور اطلاع بھی ہے اور وہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہاؤسنگ سکیم فیز 1 میں (آئی ایٹ) آپ نے کچھ مکان سرکاری ملازمین کے لئے بنائے ہیں ۔ ابھی بات ہے ۔ ان کے حقوق مالکانہ بھی آپ نے دے دئیے ہیں لیکن ان میں سے کئی ایک ایسے ملازمین ہیں جن کے پاس پہلے بھی مکان تھے ۔ وہ مکان انہوں نے نہیں چھوڑے ۔ یہاں بھی قبضہ لے لیا اور پہلے والے مکان پر بھی قبضہ ہے تو کیا وزیر صاحب کے علم میں ایسی بات اور اگر ہے تو انہوں نے اس پر کیا ایکشن لیا ہے ؟

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: جناب یہ صحیح ہے کہ اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں اور کل ہی میں نے دو گھروں کے بارے میں آرڈرز کئے ہیں اور اس کی ہم حوصلہ شکنی کر رہے ہیں اور اگر اور بھی معلومات ہو سکتی ہیں تو معزز ممبران مجھے فراہم کریں ۔ جناب والا! اس میں جو سسٹم چلانے کی بات ہے وہ یہ ہے کہ میں نے یہ طے کر دیا ہے کہ کوئی بھی جو غلط طریقے سے گھر میں رہ رہا ہے ۔ اس کے بارے میں جو مجھے انفارمیشن دے گا ۔ رول 18 کے تحت میں اس کو الاٹ کر دوں گا اور اس کو میں نے پالیسی بنا دیا ہے اور اب میں درخواست کروں گا کہ ہمارے جو معزز اراکین ہیں اور دوسروں نے بھی ، سب نے مل کر مدد کرنی ہے ۔ مجھے جس گھر کا بھی پتہ چلے گا ، جو بھی اطلاع دے گا میں فوری طور پر رول 18 کے مطابق اس کو اسی وقت الاٹ کر دوں گا ۔

جناب بوستان علی ہوتھی، جناب والا ! معزز وزیر صاحب نے اس بات پر زیادہ زور دیا ہے کہ جو الائی الائمنٹ کرا کے Sublet کرے گا اس کی انفارمیشن جو دے گا ۔ میں اس کو الاٹ کر دوں گا تو ہم جو انفارمیشن لیں گے کیا یہ ہمیں الاٹ کریں گے ۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی، آپ کو ، میرا دل چاہے بھی تو رولز اس کی اجازت نہیں دیتے جو وزارت ہے یہ بنیادی طور پر وفاقی حکومت کے ملازمین کے ساتھ ڈیل کرتی ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ آپ کو بھی کوئی آ کر اطلاع کرے گا فرض کریں کہ مجھے کوئی اطلاع کرے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ مجھے ہی الاٹ ہوجائے ۔ مقصد کہنے کا یہی ہے کہ رولز کے مطابق جو بھی وفاقی حکومت کے ملازمین ہوں گے ۔ ان کو الاٹ کر دیا جائے گا اور اگر آپ کو الاٹ نہیں ہو سکتا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اطلاع بھی فراہم نہ کریں ۔

جناب چیئرمین، مطلب ہے کہ آپ کو اطلاع ملے تو آپ کمیشن پر دے سکتے ہیں ۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی، ہم سارے مل کر ایک سسٹم کو چلانے کے لئے یہاں بیٹھے ہیں آپ کی اطلاع سسٹم کے لئے مددگار ہوگی ۔

جناب چیئرمین، نہیں ۔ یہ اطلاع اپنی کمیشن پر آگے دے سکتے ہیں ۔ آپ کسی اور کے لئے مکان لے سکتے ہیں ۔

Mr.Chairman: Next question is No. 2 Abdullah Shah Sahib.

2. *Syed Abdullah Shah: Will the Minister for petroleum and Natural Resources be pleased to state where there is any proposal under consideration of the Government to supply natural gas to village Paria, Tehsil Khairpur Nathan Shah District Dadu, if not, its reasons?

Ch. Nisar Ali khan: The proposal is under examination and decision thereon shall be taken very shortly.

Syed Abdullah Shah: Mr.Chairman, Sir, with your permission, before

I put a supplementery , I will request you to order the expungment of un-parliamentry language which was used little earlier.

جناب چیئر مین، جی وہ انہوں نے واپس لے لیا ہے۔ وہ ختم ہو گئی ہے۔

Syed Abdullah Shah: but, let us expunge it from the record.

Mr.Chairman: It will be expunged It should be expunedg.

یہ نوٹ کر لیں۔

Syed Abdullah Shah: Sir, I am grateful to the Minister that he has said that they are considering the proposal for supplying gas to village Parra. I want to know how long it will take him to supply the gas?Any expected time he can give us?

Ch.Nisar Ali Khan: Sir, it basically depends on the feasibility report. I think the report should be with the Ministry within the next couple of week and only then, we will be in a position to really say whether it meets the criterion if it does meet the criteriaion, I assure the honourable Member that gas will supplied to this particular area during the present finacial year.

Mr. Chairman: Next question No. 3

Syed Abdullah Shah: 3* Will the Minister for petroleum and Natural Resources be pleased to state the reasons why the residents of village Abdoo and its adjacent villages of Tehsil Lakhi District Shikarpur have been deprived of their gas facilities last 38 years ,where as there is sui gas sub-station at village Abdoo since 1955. When will the sui gas facilities be provided to them in near future?

Ch.Nisar Ali Khan: Gas supply to Abdoo is scheduled for 1993-94.

The survey of the adjacent villages being arranged thereafter the feasiblility report will be prepared.

Syed Abdullah Shah: Sir, I will ask a supplementary, if any time period can be fixed after the feasibility report is given and village is found feasible for the electrification?

Ch. Nisar Ali Khan :Then, of course, gas will be supplied during the current financial year. As for as the question of supply of gas to the adjacent villages is encerned, it will take a couple of months before the feasibility report is with us. Again we will try and ensure supply of gas to these villages during the current financial year .

جناب چیئر مین، شکریہ ! جی جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد، جناب والا ! کیا محترم وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ انہوں نے اس فلور پر کہا تھا کہ مستونگ اور پشین کے لئے ہم نے فیزیبیلٹی رپورٹ بنا دی اور عنقریب وہاں سوئی گیس فراہم کی جائے گی اور غالباً سال بھی گزر گیا ہے تو قبل اس کے کہ مزید مدت گزر جائے کیا ہم توقع رکھیں کہ مستونگ جو کوئٹہ سے 32 میل ہے اور اس طرح پشین بھی 32 میل ہے اور سرد علاقہ ہے تو بہتر ہو گا اگر یقین دہانی کرا دیں اور کام کی رفتار بتا دیں اور یہ بتا دیں کہ اس میں کیا مسئلہ ہے؟

چوہدری نثار علی خان، بد قسمتی سے میرے پاس latest report نہیں ہے میں ان کو اس کا time schedule دے سکتا ہوں some time today.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! جو سوال ہوا ہے اس کا صحیح جواب نہیں دیا گیا۔ جناب والا ! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ سوال یہ ہے کہ 38 سال یعنی 1955، سے اس گاؤں میں سوئی گیس کا سب سٹیشن ہے اور پھر بھی اس کو گیس نہیں دی گئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کا جواب نہیں دیا گیا۔

چوہدری نثار علی خان، اول تو یہ ہے کہ جہاں تک سابقہ 45 سالوں کا تعلق ہے۔ اس کا تو میں جوابدہ نہیں ہوں میں تو اپنی حکومت کی جوابدہی یہاں اور عوام کے سامنے کر سکتا ہوں ۔ میں صرف یہی کہوں گا کہ گزشتہ 45 سالوں میں پورے پاکستان کے اندر صرف ایک سو چار گاؤں ،قصبوں اور شہروں کو گیس مہیا کی گئی اور ہمارا جو یہ تین سالہ پروگرام ہے اس کے تحت دو سو شہروں ،قصبوں اور گاؤں میں گیس مہیا کی جائے گی ۔ گویا جتنی 45 سالوں میں گیس مہیا کی گئی اس سے بھی تقریباً دو گنا ہم صرف تین سال کے اندر پاکستان کے اندرگیس مہیا کر رہے ہیں اور اس میں خصوصی حیثیت بلوچستان اور سندھ کو ہم دے رہے ہیں ۔ سندھ میں دو سال کے اندر تقریباً چالیس ۔۔ اور جناب چیئرمین ! میں یہ واضح کر دوں کہ اگر سیاسی طور پر دیکھا جائے تو سندھ میں ہماری بڑی کم نشستیں ہیں مگر ہم نے سیاسی طور پر یہ فیصلے نہیں کئے ۔ across the board کیے ہیں merit پر کیے ہیں سندھ میں دو سالوں کے اندر 40 شہروں ، قصبوں اور گاؤں کو گیس مہیا کی جائے گی اور بلوچستان جہاں آبادی بہت تھوڑی ہے اور criteria کو meet نہیں کرتی علاقے بڑے دور دور کے ہیں ۔ وہاں بھی ہم نے باقی علاقوں سے پانچ گنا زیادہ کر لیا ہے گویا ایک لاکھ per consumer cost پر ہم مہیا کرتے ہیں اور اس کے تحت تقریباً آٹھ قصبے اور شہر دو سالوں کے اندر بلوچستان کے اندرگیس مہیا ہو گی ۔ جہاں تک اس particular case کا تعلق ہے اس میں کسی جگہ سب سٹیشن موجود ہونے سے قطعی طور پر وہ criteria کو meet نہیں کرتا یا اس سے یہ ضروری نہیں ہو جاتا کہ اس گاؤں کو گیس مہیا کی جائے ۔

جناب بوستان علی خان ہوتھی، جناب والا ! معزز وزیر صاحب نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے ۔ میں مختصراً صرف یہ پوچھوں گا کہ مستونگ میں 38 سال سے سب سٹیشن ہے یا نہیں ہے؟ یہ بتائیں۔

چوہدری نثار علی خان، جناب والا ! جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے کہ سب سٹیشن ہے، مگر اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ کسی جگہ سب سٹیشن قائم ہونے سے اس علاقے میں جو لیس کا کرائیٹیریا ہے وہ پورا ہو گیا۔

سید احسان شاہ، جناب والا ! وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ہماری حکومت تین سال میں دو سو گاؤں کو گیس فراہم کرے گی تو اب تک یہ جناب دو سو گاؤں میں سے کتنے گاؤں کو

گیس دے چکے ہیں؟

چوہدری نثار علی خان، یہ صرف گاؤں نہیں ہیں، یہ شہر قصبے اور گاؤں ہیں ۔ ایک سال میں تقریباً ہم 60 کو سپلائی کر چکے ہیں ۔ We are going basically according to the schedule. تین سال میں یہ تقریباً دو سو شہر قصبے اور گاؤں ہو جائیں گے اس وقت یہ 60 یا 65 ہیں۔ جہاں گیس مہیا کی جا چکی ہے۔

سید احسان شاہ، جناب والا! اس میں بلوچستان کے کتنے ہیں؟

چوہدری نثار علی خان، بلوچستان کے of hand , subject to correction, I think پانچ ایسے ہیں جہاں یا تو گیس پہنچ چکی ہے یا گیس مہیا کرنے کا کام جاری ہے ۔

جناب محمد ابراہیم خان، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف نے فرمایا کہ میں پچھلی حکومتوں کی کارکردگی کا جواب دہ نہیں ۔ ابھی چند روز پہلے ہم نے caretaker حکومت میں وزراء کو دیکھا وہ پوری 45 سال کی کارکردگی کا جواب دے چکے ہیں۔ اب آپ کو جواب دینے میں کیا تکلیف ہے؟

چوہدری نثار علی خان، وہ تو بادشاہ تھے اب میں تو ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

جناب چیئرمین، جی جناب last question جبار صاحب۔

میر عبدالجبار، شکریہ جناب۔ پہلی بات یہ ہے کہ پچھلے اجلاس میں میرا سوال تھا Model Village Humak اسلام آباد کے بارے میں ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ گیس وہاں supply جلدی ہو جائے گی جو اب تک supply نہیں ہوئی ۔ دوسرا میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پشین کے جلسے میں ہمارے وزیراعظم صاحب نے اعلان کیا تھا (ایک سال پہلے اعلان کیا تھا) کہ میں پشین کو گیس دے دوں گا ۔ مگر اس اعلان کے باوجود انہوں نے گیس کی سپلائی نہیں کی ۔ دو سوال میرے ہیں جناب ایک پشین کا ہے اور ایک ماڈل ویلج ہمک کا۔

چوہدری نثار علی خان، جہاں تک ہمک کا تعلق ہے جناب چیئرمین ! میں نے پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہتا ہوں بلکہ ابھی دو دن پہلے قومی اسمبلی میں بھی اس قسم کا مسئلہ ہوا تھا ۔ ہم فوری طور پر ہمک کو گیس فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں مگر یہ سی ڈی اے کے تحت

آتا ہے اور قانونی طور پر جو بھی ہاؤسنگ سوسائٹی کے تحت ایریا آتے ہیں وہاں سو فی صد cost recovery bases پر ہم گیس فراہم کرتے ہیں تو ہم نے سی ڈی اے کو اس سے پہلے بھی لکھا تھا۔ مسئلہ یہاں سینٹ کے اندر پیش آیا ہے اور ہم نے قومی اسمبلی کے اگلے دن کی کارروائی کے سلسلے میں ایک دفعہ پھر سی ڈی سے کو لکھا ہے بلکہ میں نے وہاں یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ میں چیئرمین صاحب! سے directly یہ بات کروں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ جیسے ہی سی ڈی اے ہمیں cost یا اس پر جو بھی اخراجات آتے ہیں ۔ میں سے اس کا کچھ حصہ بھی جمع کرائے گا ۔ ہم ہمک پر فوراً کام کرنا شروع کر دیں گے ۔ جہاں تک بلوچستان کے جو مختلف دیہات اور قصبے ہیں

جناب چیئرمین، پنشن کی بات کر رہے ہیں ۔

چوہدری نثار علی خان، جی off hand جیسے میں نے گزارش کی تھی کہ مجھے اگر تھوڑا سا ٹائم دے دیں کہ exact اس کی position کیا ہے کیونکہ اس سے متعلق نہیں ہے مجھے off hand اس وقت lastest situation معلوم نہیں ۔ میں سینٹر کو پہنچا دوں گا۔

Mr. Chairman: Next question No 4 . Raja Muhammad Afzal Khan

Raja Muhammad Afzal Khan: 4* Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the date on which village Dadkass, Tehsil Sohawa, District Jhelum was approved for electrification ;and

(b) Whether it is a fact that the said village has not been electrified so for, if so its reasons and the time by which it will be electrified?

Jam Muhammad Yousaf: (a) Village Dadkass. Tehsil Sohawa District Jhelum was approved in April , 1993.

(b) It is a fact that the said village has not so far been electrified. Physical activities have now been undertaken, and the village is

scheduled for completion by October, 1993.

Mr.Chairman: Next No. 5 Raja Afzal Khan Sahib.

Raja Muhammad Afzal Khan: 5* Will the Minister for Water and power be pleased to state whether it is fact that Dera Ali Rehan Mauza Saulat Sargodha was recommended for electrification out of MNA quota, if so the time by which the said village will be electrified?

Jam Muhammad Yousaf: The village was recommended by the honourable MNA but could not be electrified being un-feasible as per previous laid down criteria. However, the village can be electrified under the relaxed criteria for which WAPDA has been asked to carry out the work.

راجہ محمد افضل خان، کوئی ضمنی نہیں لیکن ایک گزارش مجھے کرنا ہے کہ جو لسٹ مجھے چنددن پہلے گھر پر ملی واپڈا کے متعلق۔ اس میں دو میرے questiions نہایت ہی اہم تھے جو میں نے بہت پہلے دئیے ہوئے تھے۔ ان کا ذکر تھا یہ question یہاں آ رہے ہیں۔ مجھے آپ کے سیکرٹریٹ سے یہ شکایت ہے کہ ان questions کی جگہ پر جو questions میں نے بعد میں بھیجے تھے جو اتنے اہم نہیں تھے ان کو یہاں لے لیا گیا ہے اور پہلے questions نہیں لئے گئے۔

جناب چیئرمین،اس اجلاس میں دئیے تھے یا اس سے پچھلے اجلاس میں۔

راجہ محمد افضل، جناب اسی میں دئیے تھے اور مجھے inform کر دیا گیا تھا۔ آج کی تیرہ تاریخ کے لئے وہ لگے ہوئے تھے۔ مجھے معلوم نہیں آج کی تیرہ کے لئے وہ questions آپ کو دئیے گئے اور نئے questions لگا دئیے گئے۔ یہ ایک question ایسا ہے جو میں نے کل دیا تھا یا پرسوں دیا وہ لگ گیا ہے اور وہ important question نہیں لگے جی۔

جناب چیئرمین، حیرانی کی بات ہے جی کیونکہ ہمارا normally note بھی آٹھ، دس دن میں ہوتا ہے جو آپ نے پرسوں دیا ہے جناب پہلے کبھی نہیں ہوا جی۔

چوہدری نثار علی خان، پشین اسی سال مکمل ہو جائے گا اس میں گیس مکمل ہو جائے گی 1993، 94 کے دوران اور مزید اس سال یارو اور خوش لک ان علاقوں میں گیس سپلائی کی جائے گی۔ مستونگ لی ہیں information کل تک آپ کو پہنچا دوں گا۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر سید عبدالمالک... سوبیدار مندو خیل صاحب۔ on his behalf- Supplimentry جی مندو خیل صاحب ۔ Question. No. 6 supplimentry question No. answer نمبر 6 کا جواب نہیں آیا۔ یہ کیا وجہ ہے؟

جام محمد یوسف، میں آپ کے توسط سے ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کل ہی مجھے سینٹ سے منسٹری آف واٹر اینڈ پاورکو جو نوٹس دیا تھا afternoon ٹائم میں مل چکا تھا جس کا جواب تو موصول صحیح طرح نہیں ہوا لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ ایک ہزار روپے کے جو چارجز ہیں ۔ اس میں ہم initiative لیں اور واپڈا کو اپنی طرف سے زور دیا ہے کہ اس پر جلدی انکوائری بٹھائی جائے اور جو defaulters ہیں ۔ جنہوں نے male partice کی ہے ۔ ان پر ایکشن لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین، یہ سوال کل ہی بھیجا گیا ہے ۔ ان کو میں ایک منٹ ذرا چیک کو لوں تو یہ کہتے واقعی صحیح ہیں کہ ان کو نوٹس پورا نہیں ملا۔

Jam Muhammad Yousaf: Letter on 12th July the Ministry has been put in a very embarrassing position.

جناب چیئرمین، بہر حال یہ طریقہ جو ہے زیادہ اس کو ٹھیک کیا جائے گا ۔ ہوتا یہ ہے جی کہ جب سوالات ہمیں موصول ہوتے ہیں تو تمام منسٹریز کو ایڈوانس دے دئیے جاتے ہیں ۔ ایڈمٹ سوال جو ہوتے ہیں ۔ کیونکہ کئی دفعہ بیچ میں سے ایڈمٹ نہیں ہوتے ۔ وہ بعد میں بھیجے جاتے ہیں لیکن میرے خیال میں منسٹریز کو چاہئیے کہ جب آپ کو ایڈوانس نوٹس مل جائے تو اسی پر اپنے جوابات تیار کریں اور یہ انتظار نہ کریں کہ ہمیں دوبارہ کوئی نوٹس آئے گا ۔ You should be ready with your answers on the first notice which is given to the Ministries. تو میرا خیال ہے کہ چوہدری غفور صاحب آپ بھی ذرا منسٹریز کو ہدایت کردیں کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ پہلے جب ہم ایڈوانس ایک نوٹس دے دیتے ہیں کہ سوالات آ گئے ہیں ۔ اس کے بعد وہ سوالات

at least the ہوتے ہیں ایڈیشن پر کئی دفعہ کچھ medify بھی ہو جاتے ہیں لیکن process

تو فرسٹ purpose of the first notice that it should be ready - If we wait for thesecond

کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہوتا۔ پھر---

جام محمد یوسف، یہ جو ہم نے کل 12 کو ---

جناب چیئرمین،ایک منٹ میں پہلے جام صاحب کی بات سن لوں۔

جام محمد یوسف،ہم نے آپ کے جو جوائنٹ سیکرٹری ہیں ۔ اس کو کل ایک لیٹر لکھا تھا۔ اس میں ہم نے یہی کہا تھا کہ

Kindly refer to the Senate questions set down for answering on 13th July. Admitted list of these questions was received in this Ministry and given only one day for the Ministry for submitting the reply of the question to the Senate Secretariat on 11th July, 1993. The Ministry has been put in a very embarrassing position besides the rules also provide at least.

جی جو آپ لوگوں کے رولز ہیں .It take care ۔

جناب چیئرمین، میں اس کو چیک کرتا ہوں کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ دوبارہ آپ کو نوٹس جاتا ہے ۔ پہلے جی ایک جاتا ہے یعنی پہلے ہمارے ریکارڈ کے مطابق آپ کو 29 جون کو گیا ہے. which seems a sufficient time . Any how this does create confusion ۔

جام محمد یوسف،ویسے میں نے منسٹری آف واٹر اینڈ پاور کو کہا ہے

I need immediate action in all the matter.

جناب چیئرمین،ٹھیک ہے ہاں جناب بوستان علی ہوتی صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب بوستان علی ہوتی، میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ معزز سینٹرز راجہ صاحب نے اس بات کا objection کیا تھا کہ میں نے دس بارہ دن پہلے important سوالات دیئے تھے وہ نہیں آئے اور جو کل دیا تھا وہ آ گیا ہے ۔ اس کو calarify نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین، صحیح ہے۔ ہم چیک کراتے ہیں جی ۔ کیا بات ہو رہی ہے ؟ جی

جناب، رحمان صاحب۔

ڈاکٹر محمد رحمان، مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ E.C.C یہ کن الفاظ کا abbreviation ہے E.C C grant۔

Jam Mohammad Yousaf: It is a combination of a Eurpeon grant. It was in 1985 during Junejo's Period.

اور اس سوال میں جو گاؤں، جو قصبے electrified ہونے تھے۔ جس میں 100 rupees sur charge لے رہے تھے تو اس میں سینٹر نے اس کی مخالفت کی تھی کہ ایک ہزار روپے سرچارج لیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب اگلا سوال نمبر 7 صوبیدار مندوخیل صاحب۔

7. *Mr. Subedar Khan Mandokhel : Will the Minister for Water and Power be pleased to state.

(a) Whetherit is a fact that unscheduled load shedding is being observed continuously in the Pasroor Sugar Mill feeder and Through Mandi feeder. If so, its reason, indicating also timings of loadshedding in the said feeders, and

(b) Whether it is also a fact that low power voltage is being supplied to village Dangay and Sangial of the Pasroor Sugar Mill feeder, if so, its reasons and the time by which this fault would be removed?

Jam muhammad Yousaf: (a)No. Load shedding is being carried out strictly according to the schedule .The timing of the loadshedding in rural / urban areas are as under.

Timing	urban	rural
1000-1200 Hrs	----	One interruption of 1/ 2hour.
1200-1700 Hrs	----	One interruption of one hour

1730-2230 Hrs ---- One interruption of 1/2 Hrs

(b) Low voltage was experienced during the hot summer in the last weeks of June 1993 but the position has since improved.

جناب چیئر مین، سپلیمنٹری ایک ہے جی پہلے ذرا ڈاکٹر بشارت الہیٰ صاحب پوچھنا چاہتے ہیں ۔ جی جناب ڈاکٹر بشارت الہیٰ۔

ڈاکٹر بشارت الہیٰ، پوائنٹ آف آرڈر کہہ رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین،جی جناب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب بوستان علی ہوتھی، جام صاحب نے ''E.C.C'' کے یہ تو مختلف معنی ہیں ۔ اس کے کیا معنی ہیں یہ تو نہیں بتایا ۔ یہ مجھ میں نہیں آیا کہ کیا ہے یہ E.C.C.۔

جناب چیئرمین، کیوں جی ۔ E.C.C کا معنی کیا ہے ۔

جام محمد یوسف، اس کو consortium credit کہتے ہیں یہ شاید----

جناب چیئرمین، کچھ ایسی بات ہی ہو گی ۔ جی جناب ڈاکٹر بشارت الہیٰ صاحب۔

Dr. Bisharat Elahi: Sir, this question No .7

اس کا جو جواب ہے ۔

According to this there is no loadshedding in the urban areas from 10-12 or after 10-5 and there is an interruption of half an hour only in the after noon . Perhaps the answer is to an extent correct.

لیکن میں وزیر صاحب کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ In lahore I live in Cantonement Area. اور پچھلے تقریباً ایک مہینے میں

There has been , I do not know whether it is loadshedding or its break down of WAPDA services, a continuous lack of electricity. In one or two instances there was no electricity for as long as eight hours at a stretch and this performance is being repeated---

حالانکہ وہاں پر صرف آدھا گھنٹہ سرکاری طور پر لوڈ شیڈنگ ہے اور وہاں پر جو مقامی دفتر ہے ۔ شکایات کا انہیں فون کریں تو وہ ہمیشہ یہ جواب دیتے ہیں کہ جی آدھے گھنٹے میں ٹھیک ہو جائے گا and this half an our stretches to four,six to eight hours میں ان سے یہ درخواست کروں گا ۔ لوڈشیڈنگ تو آپ کہتے ہیں کہ بہت کم ہو رہی ہے لیکن جو بریک ڈاؤن ہے اس کی طرف بھی ذرا توجہ دیں ۔

جناب چیئرمین: جی جناب جام صاحب ذرا نوٹ کرلیں ۔

Jam Muhammad Yousaf: Should I give answer.

Mr. Chairman: Yes If you can.

اگر آپ کے پاس ---

جام محمد یوسف : جناب یہ حقیقت ہے کہ اس ملک میں short falls and break downs ہو رہی ہیں لیکن میں یہ نہیں کہوں گا کہ جناب ڈاکٹر صاحب ٹھیک نہیں کہہ رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ we are trying our best that اربن ایریا رورل ایریا میں ان کے جو prescribed criteria ہیں ۔ ان کو maintain کیا جائے لیکن اتفاق سے کبھی کبھی شاید ان شہروں میں زیادہ لوڈشیڈنگ ہوا کرتی ہے ۔ ہم وقتی طور پر ایک کمیٹی بنا چکے ہیں تاکہ جلد سے جلد لوڈشیڈنگ matters کو ختم کرنے میں مدد دے لیکن جناب جہاں تک shortfalls اور بریک ڈاؤن ہیں load management ہے ۔ اس پر میں اپنی طرف سے کوشش کروں گا ۔ واپڈا والوں سے کہ اس پر توجہ دیں۔

جناب چیئرمین : خصوصاً یہ کنٹونمنٹ ایریا ہیں ' جام صاحب چونکہ میرا بھی گھر وہیں پر ہے---- جی جناب ابراہیم صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان : جناب میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ رورل ایریا میں اکثر دو دو تین تین دفعہ یہ لوڈشیڈنگ ہوتی ہے اس کے علاوہ وہاں دیہاتوں میں کم وولٹیج دی جاتی ہے ۔ جس سے لاکھوں کا لوگوں کا نقصان ہوتا ہے ۔ کیا اس کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا کہ اگر لوڈشیڈنگ کرنی ہے تو اس کا مخصوص وقت ہونا چاہئیے خواہ وہ گھنٹہ کے لئے ہو یا دو گھنٹے کے لئے ہو لیکن وولٹیج پوری سپلائی کی جائے تاکہ عوام کا سامان ضائع نہ ہو

اور لاکھوں روپے کا نقصان نہ ہو ۔ کیا اس کا تدارک نہیں ہو سکتا؟

جناب چیئرمین، جی جناب جام صاحب۔

جام محمد یوسف، جناب Actually the low voltage always happens جب ڈیم کے reser wire پوری طرح فل نہیں ہوتے ہیں کم ہوتے ہیں ۔ اس وجہ سے وولٹیج کم ہو جاتی ہے۔ جس سے یہ مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن فرنٹیئر کے ایریا کے بارے میں میں یہ ضرور کہوں گا کہ پچھلی رات کو بھی ان سے میری تفصیلی ملاقات ہوئی تھی ۔ and today the Standing Committeeof Water and Power Senate and National Assembly کی میٹنگ بھی ہو رہی ہے and we are taking this matter of Frontier regarding the loadshedding لیکن اس وقت جو prescribed criteria ہے اور جہاں تک کم وولٹیج کا کسی بھی علاقے میں تعلق ہے I should be grateful if anybody points me out at different places and villages so we can thrash out---

جناب چیئرمین، تو تفصیل آپ دے دیں ۔ جی ابراہیم صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان، جناب محکمے والوں کو ہمارے قانون کے مطابق کم consumption پر کم وولٹیج سپلائی کرنے پر انعام دئیے جاتے ہیں ؛ سند دی جاتی ہے وہ اس لالچ پر لوگوں کو کم سپلائی کرتے ہیں ۔ یہ کہاں تک صحیح یا غلط ہے ۔

جناب چیئرمین، کم وولٹیج پر انعام دیا جاتا ہے ۔

جناب محمد ابراہیم خان ، جی ہاں انعام جی ۔

جناب چیئرمین، جی وہ کہتے ہیں کہ کم وولٹیج سپلائی کرنے پر انعام دیا جاتا ہے ۔ یہ ٹھیک ہے یا غلط

جام محمد یوسف، میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن I can find out. ۔

Mr. Chairman: please find out

جی عباس صاحب

سید عباس شاہ، جی میں نے صرف ایک سوال کرنا ہے محض معلومات کے لئے۔

جناب چیئرمین، عباس شاہ صاحب آپ انجینئر بھی ہیں - یہ جو 110 وولٹ کی سپلائی کرتے ہیں چند ملکوں میں does it mean that the same electricity it does not کہ you can give to a larger number of people mean ہیں-

سید عباس شاہ، جی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا - ہر ملک کا اپنا standard ہے اور ہر ایک کی اپنی خوبیاں اور برائیاں بھی ہیں --- It is a long technical discussion کوئی فرق نہیں پڑتا-

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی جناب گچکی صاحب -

جناب منظور احمد گچکی، جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ابھی حال ہی کراچی میں 12 گھنٹے، 14، گھنٹے 18، گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہوئی۔ اس کا اعلان تو نہیں ہوا لیکن لوڈ شیڈنگ ہوئی۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن سے پچھلے تین چار مہینوں سے تقریباً کوئی پانچ سو یا چھ سو ماہوار 400KV,500KV,600KV جو ہیں، شفٹ کئے گئے ہیں دوسرے علاقوں کو یا نہیں۔ اگر کیے گئے ہیں 600KV تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ کیونکہ کراچی خود بہت بڑا شہر ہے اور وہاں پہ پہلے ہی electricity کی بہت کمی ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب چیئرمین، جی جام صاحب۔

Jam Muhammad Yousaf: I would like to point out here.

کچھ ہی دن پہلے Chamber of commerce and industrialist and different کمیونٹی ان سے تفصیلی ملاقات کر چکے ہیں - We are proceeding to Karachi on 15th of May and that will be the final scanning for Karachi Electricity Supply Corporation to know what are the reasons اس کی کیا وجہ ہے کہ وہاں پہ کیوں لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے - پانچ چھ ماہ کے اندر اتنا upset کراچی الیکٹرک سپلائی کا کیوں ہو چکا ہے -

So , I should be grateful to any person who is more interested in that meeting I welcome him.

جناب منظور احمد گچکی، میرا simply سوال یہ ہے کہ ----

جناب چیئرمین۔ ابھی ان کے پاس معلومات نہیں ہیں کہتے ہیں information نہیں ہے۔

جناب منظور احمد گچکی، سوال یہ ہے کہ آپ کو تو علم ہے کہ کراچی میں پچھلے مہینے اور اس مہینے بھی مختلف علاقوں میں KESC کے جو Instalments ہیں۔ ان کو توڑا گیا وہاں پر ہنگامے ہوئے لوڈشیڈنگ کی وجہ سے۔ اس لئے نہیں کہ یہ آدھے گھنٹے کا لوڈشیڈنگ ہے یا ایک گھنٹے کا ہے بلکہ 12 گھنٹے 18 گھنٹے 24 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہوئی۔ میرا صرف یہ سوال ہے کہ کیا KESC نے جو اس کی capacity ہے۔ اس میں سے 600 KV یا 500 KV مرحلہ وار یا ماہوار وہ shift کئے ہیں۔ واپڈا کو یا نہیں اگر واپڈا کو دے دیئے گئے تھے 600KV تو کیوں دیئے گئے تھے۔ میرا یہ سوال ہے۔

جناب چیئرمین، جی جام صاحب۔

جام محمد یوسف، اس وقت 1800/mw-KESC تیار کر رہی ہے which is beyond the capacity واپڈا کراچی اس وقت لوڈشیڈنگ میں مبتلا نہیں ہے۔ میں اس کی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ اس وقت جو rennovation کا پروگرام ہے in the transmission line 2700 کلو میٹر اس کے جو انڈر گراونڈ لیبل ہیں اور 1400 کلومیٹر آپ کے جو overhead ہیں لیکن میں اس کی ضرور وضاحت کرنا چاہوں گا۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ اقبال حیدر صاحب کی حکومت کے دوران ایشین ڈویلپمنٹ بنک جاپان یہ loan دینا چاہتی تھی لیکن ان لوگوں نے اپنی طرف سے کہا کہ ان کی اپنی consultancy فرم کو دیا جائے جس سے ورلڈ بنک یا ایشین بنک والوں نے انکار کر دیا کہ ہم یہ 218 ملین ڈالر نہیں دیں گے لیکن ابھی we took initiate زور ہم نے کافی دیا ہمارے وفد گئے جس سے 300 ملین پروگرام کے لئے for rennovation programme.

جناب چیئرمین، وہ سوال یہ پوچھ رہے ہیں کہ جی کیا KESC نے کچھ واپڈا کو ٹرانسفر کیا ہے۔

Jam Muhammad Yousaf: Sir, it is rule

واپڈا کو دے کر رہے ہیں۔ واپڈا ان کو pay کر رہی ہے

they give to the WAPDAand it is connected with grid line station...

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! عرض یہ ہے ----

جناب چیئرمین: جی وہ کہہ رہے ہیں کہ جو 600KV آپ نے فرمایا تھا ----

جناب منظور احمد گچکی: یہ 70 کیا ہے پرسوں کے اخبار میں complete reporting ہوئی ہے۔ اس میں پورا data دیا گیا۔ میرے پاس کاپی موجود ہے۔ میں ان کو دکھا سکتا ہوں جناب والا! میں یہ کہتا ہوں کہ کراچی میں بجلی کی کمی ہے اور لوگ سڑکوں پر گرمی کی وجہ سے نکلے ہیں۔ وہ صرف آدھ گھنٹے کے لئے نہیں نکلے بلکہ بارہ بارہ چودہ گھنٹوں کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے نکلے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کی ضرورت تھی۔ کہ KESC جو ہے وہ واپڈا کو 600KV دے جبکہ وہاں پہلے سے کمی ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جب پہلے ہی کمی ہے تو KESC واپڈا کو کیوں دے رہی ہے۔

Jam Muhammad Yousaf: Sir, it is incorrect.

میں یہ ضرور کہوں گا کہ Management درست نہیں ہے۔ labour جو وہاں کام کر رہے ہیں They are two political parties. One is with the entire majority of the political party component. ایک ایم کیو ایم ہے ان کے کچھ مسائل ہیں۔ There is mismanagement. آپس میں political administrative cooperation زیادہ نہیں ہے اور جو daily wages پر ہیں جو KESC نے Asian Bank کی وجہ سے کم کر دئے تھے۔ جس میں سے labour شاید میں یہی کہوں گا کہ وہ وہاں صحیح طور پر کام نہیں کرتے جس کی وجہ سے بریک ڈاؤن اور tripping ہو رہی ہے۔ loadshedding کسی بھی صورت میں KESC کی نہیں ہے کیونکہ Management and over-load Management کی وجہ سے جہاں سارے سرکٹ اور cables میں--

(مداخلت)

جناب چیئرمین: برائے مہربانی بات تو سن لیں۔ جواب تو سن لیں۔

(مداخلت)

جام محمد یوسف: جناب یہ درست بھی ہے کہ اس دوران میں KPT والوں نے تقریباً 400 cables جو KESC کے تھے وہ under ground سے کاٹ دیئے گئے۔ اس سے بھی کافی

مشکلات پیدا ہوئیں۔

جناب چیئرمین، جناب آپ کیا فرما رہے ہیں کہ وقت ختم ہو گیا ہے ۔ سب کو موقع دیتے ہیں ۔ جناب فصیح اقبال صاحب۔ آن پوائنٹ آف آرڈر۔

سید فصیح اقبال، میں آپ سے خصوصاً عرض کرتا ہوں کہ آپ نے اس دن ہاؤس میں بھی فرمایا تھا ۔ سب ہمارے معزز بھائی سوال کر رہے ہیں اور بڑے اہم سوال ہیں لیکن کراچی کا اس loadshedding، سے تعلق نہ تھا۔ اب بھی سارے ملک کا ہو رہا ہے ۔ بڑا اہم موضوع ہے ۔ سارے کراچی والے پریشان ہیں لیکن آپ دیکھیں کہ اگر آپ چار کی بھی اجازت دے دیں تو آخری سوال تک کم از کم ہمارے سوال آئیں گے ورنہ ہم ایک ہی جواب پر رہیں گے اور یہ ابھی 11-15 پر شروع ہے ۔ آپ چار سے زیادہ کی اجازت نہ دیں ۔

جناب چیئرمین، جی جناب بشیر احمد مٹہ۔

جناب بشیر احمد مٹہ: میرا مطلب یہ ہے کہ اور جو باتیں سینٹ میں ہوتی ہیں۔ کیا وہ غیر ضروری ہوتی ہیں؟ ہر چیز کے لئے ایک وقت مقرر ہے' ایک میعاد ہے۔ تو سب چیزیں ضروری ہیں۔

جناب چیئرمین، جناب بشیر احمد مٹہ صاحب آج جو سوالات شروع ہونے تھے ۔ پہلا آدھا گھنٹہ تو پوائنٹ آف آرڈر پر گزر گیا۔

جناب بشیر احمد مٹہ، وہ پوائنٹ آف آرڈر تو irregular تھا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں تھا

So that time should not have been wasted. That is what I was going to point to you.

جناب چیئرمین، اب جب ضائع ہو گیا ہے تو یہ سوالات کا وقت کس وقت سے گنا جائے۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: Who will be responsible for these wasteges?We should not suffer for the wasteges which is the responsibility of somebody else

اور بھی معاملات ہیں ہم ان کو لانا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین، سوال اب یہ ہے کہ یہ جو سوالات کا وقفہ ہے اس کو کس وقت سے گنا جائے ۔ ایک گھنٹہ۔

جناب بشیر احمد مٹہ، جو وقت مقرر ہے اس وقت سے گنا جائے۔

Mr. Chairman: I will put to you the factual position. I started the House at about 10.30 A.M.

اس کے بعد تقریباً 11 بجے تک حافظ صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر تھا وہ چلتا رہا۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: But Sir, that is your concern to regulate your House. That is what I was pointing out to you that is it was no point of order and we were wasting our time. But you (Mr. Chairman) did not heed to me

جناب چیئرمین، نہیں میں آپ سب کو یہی کہہ رہا تھا ۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: You Sir, gave chance to erverybody, those who were speaking out of----

Mr. Chairman:I had to cut it down at sometime.

Mr. Bashir Ahmed Matta: No. You promised me that you will give me a chance but you did not give me a chance.

Mr. Chairman: I have to sometimes be harsh so that at least at some point of time I could stop someone.

(interruption)

جناب چیئرمین، نہیں وہ کبھی آپ پر آ جائے گا کبھی فصیح اقبال پر آ جائے گا ، کبھی جبار صاحب پر آ جائے گا لیکن sometimes I have to draw a line. یعنی کئی دفعہ ایک وقت آ جاتا ہے کہ I have to draw a line.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sir, either we go strictly by the rules or we go by accommodation?

Mr. Chairman: We go by the rules

اب رولز کے مطابق بتائیں ناں کہ آج کیا کرنا ہے؟

today , Question Hour startedat at about 11.o5 or so

Mr. Bashir Ahmed Matta: Not due to our fault. We have other things to discuss, Sir.

Mr. Chairman: No, but what is the correct position?

Mr. Bashir Ahmed Matta. No why?

جناب چیئرمین، اب پوزیشن کیا ہے کہ 11.05 سے شروع ہو گا یا 11.30 ۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: That is for you to decide. That is your discretion and your privilege to decide.

جناب چیئرمین، وہ آپ پھر مجھ پر ڈال رہے ہیں ۔

جناب بشیر احمد مٹہ، میں جو آپ کو کہہ رہا ہوں آپ نہیں مانتے پھر آپ کی مرضی۔

جناب چیئرمین، باری باری بات کریں ۔

جناب منظور احمد گچکی، جناب میں اسی پر بولنا چاہتا ہوں ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں اگر فرض کرلیں کہ ہماری وجہ سے کورم پورا نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ دو یا چار آدمی اس ہاؤس کو conduct نہیں کریں گے۔ فرض کرلیں آپ 11.00 یا 11.15 پر شروع کر لیتے ہیں تو کیا معزز رکن کے بقول چونکہ ایجنڈا تو 10.00 بجے ہے۔ کیا سوالات کا وقت 10.00 بجے سے شروع ہو گا۔

جناب چیئرمین، بشیر احمد مٹہ صاحب کا پوائنٹ ایک لحاظ سے درست ہے کہ سوالات کا وقت Question Hours کا ہوتا ہے ۔ اگر اس میں وقت ضائع کیا جائے تو ممبرز اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں سو ایک لحاظ سے درست ہے لیکن آج ایک غیر معمولی سی situation ہو گئی

ہے ۔ اس کو آج تھوڑا سا relex کر دیتے ہیں لیکن قانون کے مطابق پہلا گھنٹہ سوالات کا ہوتا ہے ۔ اس میں کوئی وقت بھی ضائع ہوتا ہے تو سوالات کا وقت ضائع ہوتا ہے ۔ This is the correct position as Matta Sahib has pointed out یہ صحیح بات ہے لیکن آج اگر آپ کی اجازت ہو تو rules کو تھوڑا سا relex کر دیتے ہیں۔ کچھ 10 یا 15 منٹ اور Question Hour کر لیتے ہیں ۔ کچھ رہ گئے ہیں ۔ اب زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا ۔اگلا سوال نمبر 8 ۔ سپلیمنٹری سوال ۔

(Question No 8 deferred)

Mir Abdul Jababar: Sir, the question was very important but the reply has not been given by the honourable Minister

جناب چیئرمین،وزیر صاحب آپ کا پھر کوئی جواب نہیں آرہا ہے ۔

جام محمد یوسف، میں نے کہا کہ یہ سوال کل ہی موصول ہوا ہے ۔ میں اس کا جواب دے سکتا ہوں ۔

جناب چیئرمین،اس کا جواب دے سکتے ہیں تو دے دیں۔

جام محمد یوسف، اس کا جواب یہ ہے جناب کہ Indus River Authority آیا وہ meeting بلا چکے ہیں یا convene کر چکے ہیں تو میں یہ وضاحت سے کہنا چاہتا ہوں ۔ تقریباً 6 یا 7 دفعہ یہ meetings ہوئیں ہیں اور صوبائی ممبرز جتنے بھی مقرر ہوئے تھے ۔ انہوں نے آ کر اس پہ گفتگو کی ہے ۔ meeting بھی ہو چکی ہے اور اس میں کوئی بھی حکومت کی طرف سے loss sustain نہیں ہوا ہے جس کا ذکر یہاں ہوا ہو۔

جناب چیئرمین، جی میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار ، میں جناب وزیر موصوف صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اس کی کوئی meeting نہیں ہوئی ۔ صرف ایک meeting ہوئی ہے ۔ یہ فرما رہے ہیں کہ 6یا7 meetings ہوئی ہیں ۔ کیا وہ بتائیں گے کہ کس کس تاریخ کو کس کس مقام پر meetings ہوئی تھیں۔

جناب چیئرمین، جی کیا آپ فرما سکتے ہیں؟

Jam Muhammd Yousaf: Sir, I will need a fresh notice

جناب چیئرمین، یہ سوال ملتوی کر دیتے ہیں کیونکہ جواب نہیں آیا ہے۔

میر عبدالجبار، جی ملتوی کر دیں

جناب چیئرمین، جی حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد، کیا وزیر پانی و بجلی بیان فرمائیں گے کہ کیا ان کے علم میں ہے کہ صوبہ سندھ نے صوبہ بلوچستان کو پانی دینے سے انکار کیا ہے اور انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ یہ جو اجلاس ہے انڈس ریور اتھارٹی کا اس میں فیصلے نہیں ہو سکے۔

جناب چیئرمین، یہ سوال ملتوی ہو گیا ہے آپ کا سپلیمنٹری بھی next time آئے گا۔

جناب چیئرمین، جی جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد، معلومات کی حد تک میں نے دیکھا ہے 5 سوال ایسے ہیں جن میں سے چار کا تعلق واٹر اینڈ پاور سے ہے۔ جن کے آج کے پروگرام میں جوابات نہیں آئے۔

جناب چیئرمین، یہ آپ کی بات درست ہے۔ There is some confusion in our Secretariat working میں آج منگوا کر اس کو چیک کرتا ہوں۔

پروفیسر خورشید احمد، ایک دن میں پانچ سوالات کے جواب نہ ہونا بہت بڑی غفلت ہے۔

جناب چیئرمین، بالکل درست بات ہے۔ Next question No. 9 Fateh Muhammad Khan Sahib.

9. *Mr. Fateh Muhammad Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state .

(a) the capacity of the transformer feeding the Octroi post No. 18, and adjoining area, Jhelum Road, P.O. A.R.L, Rawalpindi, and the load born by it;and

(b) whether it is a fact that due to some mechanical defects or

overload one of the phases trips up often.if so, the time by which this transformer will be replaced?

Jam Muhammad yousaf: (a) The capacity of the transformer feeding the actroi post No.18 adjoining area, is 100 KVA, and the load recorded in July 1993, is 130 amperes.

(b) It is incorrect that one phase of the transformer trips due to mechanical defect or over-loading, as no incidence of blowing of fuses has been experienced. The transformer, is functioning normally and does not require replacement.

Mr. Chairman: Supplementary question

میر عبدالجبار، جناب اس سوال کے جزو 'b' میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں کہتے ہیں کہ

It is incorrect that one phase of the transformer trips due to mechanical defect or over- loading, as no incidence of blowing of fuses has been experienced the transformer is functioning normally and does not require replacement. Sir, it is incorrect reply. Humbly I may submit to the honourable Minister, last night again fuse went off, blowed.

اس کا fuse دوبارہ اڑ گیا تھا۔ پھر ان کے آدمی (بجلی والے) وہاں گئے اور فیوز ٹھیک کیا۔ اس سے یہ انکار کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین، منسٹر صاحب وہ کہتے ہیں کہ جواب صحیح نہیں ہے اور گزشتہ رات fuse پھر اڑا ہے

جام محمد یوسف، جناب کیا معزز ممبر اسی علاقے میں رہتے ہیں۔ جہاں سے یہ اطلاع ملی ہے۔

میر عبدالجبار، جناب ہم اپنے ملک کے لئے کام کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کے نمائندے

ہیں ۔ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہمیں بتاتے ہیں ۔ ہم عوام کی خدمت کرتے ہیں۔ میرا ذاتی گھر تو بلوچستان میں ہے ۔ کوئٹہ میں ہے ۔ یہاں سے تو میرا تعلق نہیں ہے مگر چونکہ میں پاکستانی ہوں اور یہ بھی میرے ملک کا حصہ ہے ۔

جناب چیئرمین : بہر حال یہ فرما رہے ہیں تو میرا خیال ہے اس کو investigate کروالیں ۔

Jam Muhammad Yousaf: Sir, I am going to take action against this person and he should give me in writing about this.

جناب چیئرمین: جبار صاحب۔ ان کو باقاعدہ تحریری طور پر لکھ کے دے دیں

I and let him look into this matter.

میر عبدالجبار: بہتر۔ بہت شکریہ جناب ۔

Mr.Chairman: Next Question No 10 Akhunzada Behrawar Seed.

10. Akhunzada Behrawar Saeed* : Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that frequent load shedding in villages khal and Kalat and the surrounding areas of District Dir is observed, if so , its reasons?

Jam Muhammad Yousaf: The load shedding in Khal , Kalat and surrounding areas of District Dir is being carried out strictly in accordance with the schedule from 1930 to 2230 hours. The load shedding duration is 30 minutes in urban areas and one hour in rural areas

Mr.Chairman: Supplementary question.

اخونزادہ بہرہ ورسعید : کیا وزیر موصوف صاحب یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ شیڈول میں جو 1930، سے 2230 تک کے hours دیئے گئے ہیں ۔ ان میں اضافہ نہیں ہو گا اور اگر ہو گا تو پھر ہم کیا کریں گے ؛ نیز کہ لوڈشیڈنگ اس شیڈول سے زیادہ نہیں ہو گی اگر ہو گی تو اس پر

جام صاحب کیا کریں گے؟

جناب چیئرمین،جی وہ یقین دہانی چاہتے ہیں کہ اس کے مطابق ہی آپ کریں گے۔

جام محمد یوسف، جناب یہ جو prescribed criteria ہے کہ یہ دیہاتوں میں ایک گھنٹے کی ہوتی ہے اور شہری علاقوں میں آدھے گھنٹے کی۔ یہ کہ لوڈشیڈنگ کب تک رہے گی؛ میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس وقت جتنے بھی ہمارے ریزروائر ہیں ان میں پانی کا inflow کافی ہو چکا ہے۔ and we are expecting within this week. کہ لوڈشیڈنگ ختم ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین، آپ نے ایک بیان دیا تھا کہ جون کے آخر تک ختم ہو جائے گی۔

جام محمد یوسف،جناب اس وقت جو سکردو کے ایریا تھے وہ melt نہیں ہو رہے تھے یعنی جو snow تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ جو ہمارے ponds تھے اس catchment area کے۔ وہ hight پر نہیں پہنچے تھے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید،جناب میرا سوال یہ تھا کہ اس اڑھائی گھنٹے پہ یا تین گھنٹے پہ جو rurals کے لئے ہے۔ اس پر ہم راضی ہیں مگر اس میں زیادتی نہ ہو۔

جناب چیئرمین،جام صاحب وہ کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ تو نہیں ہو گا جو آپ نے فرمایا ہے۔

جام محمد یوسف، جناب میں یہ کہہ نہیں سکتا لیکن prescribed جو ہمارا formula ہے اسی پر چلیں گے۔

سید اقبال حیدر، شکریہ جناب چیئرمین! میں محترم وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ابھی فرمایا کہ شہری علاقوں میں صرف آدھے گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہوتی ہے اور دیہی علاقوں میں ایک گھنٹے کی۔ گو کہ سوال کے جواب میں انہوں نے اڑھائی گھنٹے کی لوڈشیڈنگ کا ذکر کیا ہے۔ مجھے پوچھنا ہے کہ انہیں علم ہو گا کہ کراچی کے آئی آئی چندریگر روڈ کے اوپر جو کہ ہمارا تجارتی مرکز ہے ایک ہفتے تک مکمل طور پر بجلی مسلسل بند رہی اور لوڈشیڈنگ روزانہ کراچی میں بارہ سے اٹھارہ گھنٹے کی مختلف علاقوں میں ہو رہی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ کراچی کے ساتھ امتیازی سلوک کیوں؟

جام محمد یوسف، جناب کراچی کے بارے میں میں نے پہلے آپ کو بتا دیا ہے کہ پندرہ تاریخ کو ہم کراچی جا رہے ہیں ، کراچی کے مسئلے کے بارے میں ۔ and we are changing all the staff and administration regarding the KESC- لیکن جہاں تک لوڈشیڈنگ کے بارے میں ہے اگر کہیں بھی پاکستان کے دیگر علاقوں میں آدھے گھنٹے سے بڑھ کر زیادہ ہوتی ہے تو اس کے لئے ---

جناب چیئرمین،وہ غالباً breakdown ہو گا ۔ .it must be a breakdown ۔

سید اقبال حیدر، جناب ابھی بھی ناظم آباد میں لوڈشیڈنگ بارہ سے اٹھارہ گھنٹے ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین، دیکھیں ناں ۔ سارے کراچی والے چیخ رہے ہیں کہ وہاں پر بہت حالات خراب ہیں ۔ اس کو ذرا دیکھیں ۔

سید اقبال حیدر، سخت لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے ۔

جام محمد یوسف، جناب میں اس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن میں یہ وضاحت سے کہہ رہا ہوں کہ اسی لئے تو ہم جا رہے ہیں ۔ یہ ساری جو کراچی کی administration ہے ۔ اس کے بارے میں کراچی کو جو پروفیشنل اتھارٹی ہے وہ بھی ہمیں یہی کہہ رہی ہے کہ کراچی الیکٹرک سپلائی صحیح function نہیں کر رہی ہے ۔ .So, we are going there ۔

جناب بوستان علی ہوتھی، جناب اتنی لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے ، شور شرابہ کراچی میں ہو رہا ہے۔ کراچی کے ایم ڈی نے پریس کانفرنس کی تھی کہ ایمرجنسی نافذ کرکے KESC کو فوج کے حوالے کیا جائے ۔ کیا یہ صحیح ہے ؟ اور کیوں، کس وجہ سے اس نے پریس کانفرنس کی تھی؟

جام محمد یوسف، جناب فوج تو یہ نافذ کرنا چاہتے ہیں لیکن میں یہ نہیں کہتا ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر کوئی مثبت administrator ہمیں ملتا ہے تو

whether he may be a retired army officer ,we do not care.

جناب چیئرمین، لالیکا صاحب۔

میاں عالم علی لالیکا، جناب اکنامک سروے آف پاکستان 93-1992 میں یہ کہا گیا ہے۔ out of the total population of 121 million, 85 million resides in the rural areas,-

یہ اگر اب they are depending mainly on agriculture and Small Cottage Industry صورت حال صحیح ہے اور یہ اکنامک سروے صحیح ہے تو میں صرف یہ جاننا چاہوں گا کہ دیہات کو کیوں پس انداز کیا جاتا ہے ؟ دیہات کو کیوں محروم کیا جاتا ہے ؟ جب 121 ملین کی آبادی میں سے 85 ملین آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے اور ان کا انحصار زراعت پر ہے اور سمال انڈسٹریز پر ہے تو شہروں میں کیا کرشمہ ہے ماسوائے اس کے کہ ان کی musance value ہے ۔ دیہات میں بھی لوڈشیڈنگ ہوتی ہے ۔ دیہات میں بجلی بھی کم رکھی جاتی ہے ۔ مجھے اس بات پر وزیر برقیات سے کوئی سوال نہیں کرنا ہے کہ بجلی کی کمی کیوں ہے کیونکہ یہ ایک قومی معاملہ ہے ۔ ہماری بجلی کی ضروریات ہماری پیداوار سے کہیں زیادہ ہے اور یہ ان واپڈا والوں کی ہمت ہے کہ کسی کو بند کرتے ہیں ، کسی کو چلاتے ہیں ، کسی کو بجھاتے ہیں ، کسی کو چمکاتے ہیں تو اس طرح سے بچارے ایک دیگ سے ساری بارات کو راضی کئیے ہوئے ہیں ۔ اس بات سے مجھے ان سے کوئی تکلیف نہیں ہے ۔ کوئی شکوہ نہیں ہے ۔ شکوہ ہے تو صرف یہی ہے کہ زراعت والوں کو اولیت دینی چاہئیے ۔ زراعت ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے ۔ شہروں کو کیوں اولیت دی جاتی ہے ؟

جناب چیئرمین ، جی جام صاحب وہ فرما رہے ہیں کہ شہروں کو کیوں آپ preference دیتے ہیں؟

جام محمد یوسف ، جناب یہ سنت ہے کہ آج سے نہیں بلکہ جب سے پاکستان بنا ہے شہر کے لوگوں کو زیادہ ترجیح دی جا رہی ہے ۔

جناب چیئرمین ، نہیں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ شہروں کو ہم pollutions دے رہے ہیں ۔ وہاں پر وہ اطمینان کی زندگی گزار رہے ہیں ۔ اچھی فضا مل رہی ہے تو کیوں وہاں پر آپ گند خانہ شروع کرنا چاہتے ہیں ۔

میاں عالم علی لالیکا، جناب بجلی کی نیم آمد سے ہمارا جو دیہاتی نظام تھا درہم برہم ہو گیا۔

جناب چیئرمین ، میں نے ایک سٹڈی دیکھی ہے جہاں پر انہوں نے کہا ہے کہ جہاں سے یہ بڑی برقی لائنیں جاتی ہیں وہاں پر cancer زیادہ ہو رہے ہیں ۔

میاں عالم علی لالیکا ، جناب والا! یہ ساری باتیں ٹھیک ہیں لیکن یا تو ہمیں بالکل

ignore کر دیا جائے ۔ ہمارے گھروں میں بجلی کی بجائے لالٹینیں ہوا کرتی تھیں ، ہمارے گھروں میں بجلی کے پنکھوں کی بجائے ہاتھ سے کھینچے والے پنکھے ہوا کرتے تھے۔ ہمارے گھروں میں ریفریجریٹروں کی بجائے کچے گھڑے ہوا کرتے تھے جنہیں ہم سائے اور ہوا میں رکھا کرتے تھے تو ہم نہ ادھر کے رہے اور نہ ادھر کے رہے ۔

جناب چیئرمین: نہیں حکومت کی یہی کوشش ہے کہ واپس آپ گھڑوں پر چلے جائیں۔

جناب عبدالرحیم خاں مندوخیل: جناب والا! یہ ٹھیک ہے کراچی میں ہے یا جہاں بھی ہے جو مشکل ہے ۔ جناب والا! ہم appreciate کرتے ہیں کہ اس کا حل ہونا چاہئیے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے صوبے میں بالکل unscheduled لوڈشیڈنگ مسلسل ہوتی ہے اور اس میں یہ پہلو جیسے کہ لالیکا صاحب نے فرمایا تھا بالکل ہے کہ گاؤں جو ہیں ، دیہات جو ہیں ۔ ان میں تو مکمل یعنی اگر میں کہوں maximum time کے لئے لوڈشیڈنگ ہوتی ہے تو وزیر صاحب سے ہم کہیں گے کہ آپ مہربانی کریں ہم خود اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ صرف یہاں یہ نہ لکھیں جیسے یہاں لکھا ہوا ہے 'no' یعنی بالکل لوڈشیڈنگ نہیں ہے ۔

دوسری بات with due respect آپ نے فرمایا کہ ایک رپورٹ تھی کہ اس میں کہا گیا کہ کینسر بجلی کی وجہ سے ہوتا ہے ۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں ۔ وہ ایک ان کی سٹڈی تھی ۔ مجھے اس پر یقین نہیں آیا ۔

جناب عبدالرحیم خاں مندوخیل: یہ ایک vested interest کا مسئلہ ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ اچھی روٹی کھانے سے بھی کینسر ہوتا ہے ۔ غریبوں کو یہ اس طرح بھی روک لیتے ہیں ۔ یہ فلاں کام مت کرو ۔ اس سے کینسر ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: صحیح ہے جی جناب عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Sir, the honourable Minister has very candidly admitted that he is not able to control the affairs of the KESC, then, why not they hand over the KESC to the provincial government of Sindh.

جناب چیئرمین، جی جناب جام صاحب! اب جام صاحب جا رہے ہیں 15 تاریخ کو ٹھیک کر کے آئیں گے ۔

Syed Abdullah Shah: And Sir, if he fails to do, then what , if he can't improve the situation?

جناب چیئرمین، بہر حال وہ دیکھیں گے ۔

(interruption)

جناب چیئرمین، کیوں جی ان کا سوال ہے کہ آپ provincial Government کو handover کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں؟

جام محمد یوسف، ایک بات کی میں مندوخیل صاحب سے وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین، جی جی ۔

جام محمد یوسف، کہ بلوچستان واقعی load shedding کے crisis میں ہے ۔ The only province,there is a load-shedding , and one of the part of faisalabad جہاں پہ industrialization ہو رہا ہے high voltage transformer overloaded ہیں وہاں بھی لوڈشیڈ نگ پنجاب کے ایریا میں ہے باقی prescribed criteria میں ۔ جہاں تک عبداللہ شاہ صاحب نے فرمایا میں صرف یہ سوال کروں گا کہ اگر یہ provincial Government Karachi Electric Supply Corporation. لینا بھی چاہتی ہے تو وہ Karachi Electric Supply کے جو shares ہیں وہ provincial کے بھی کچھ ہیں لیکن ایک بات میں ضرور کہوں گا کہ provincial Governments جو autonomy کی بات کر رہی ہیں اس وقت وہ provincial Government , they are not cooperating with the Karachi Electric Supply Corporation.

جناب چیئرمین، آپ جا رہے ہیں ۔ آپ جا کر ٹھیک کر دیں ۔

جام محمد یوسف، اور دوسرے جو over dues جتنے ہیں کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کے they are not ready even to pay the amount, ایک hand میں تو یہ کہہ رہے ہیں جی کہ how to?

جناب چیئرمین : بہر حال آپ جا رہے ہیں ۔ Let us hope, it will resolve this issue. I think, we have come to the and of the Question Hour.

سید فصیح اقبال : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، پوائنٹ آف آرڈر ایک منٹ۔

جناب چیئرمین، جی جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے بیان فرمایا ویسے interior سندھ کی صورت حال یہ ہے کہ ایمانداری سے وہاں پر کئی کئی گھنٹے بجلی یا تو کاٹ دی جاتی ہے یا لوڈشیڈنگ کر دی جاتی ہے majority population کی ہماری دیہات میں رہتی ہے زراعت پیدا کرتی ہے اور اس سے ---

(interruption)

جناب چیئرمین،جی وہی - لالیکا صاحب نے اسی پر بات کی ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، پھر جو زرعی اجناس ہم پیدا کرتے ہیں ، اگر یہ بجلی ہمیں نہیں دیں گے ، ہم انہیں دینا بند کر دیں گے ۔ شہروں میں chaos ہو جائے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہتر یہ ہے ۔ یہ ذرا اس پر discussion کرائیں یا full debate کروائیں ۔

Mr. Chairman: So , that brings us to the end of the question Hour. Rest of the Questions and Answers are placed on the table of the House.

F. Question Hour being over the remaining questions and answers were placed on the table of the House.

+11. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

\+ Question Hour being over the remaining questions and anwers may be taken as ted and placed on the table of the House.

(a) the criteria adopted by the Estate Office for the payment of rent to the owners of hired or requisitioned houses at Islamabad;and

(b) whether it is a fact that Estate Office has failed to pay rent to the owner of a hired House No . 561, St. 99, G-9/4 , if so the reasons thereof and the amount of rent due payment to the owner?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi:

(a) Rent of hired or requisitioned houses is paid in advance on six monthly basis and subject to the availability of funds.

(b) The rent of House No . 561, St. 99 , G-9/4, Islamabad was originally paid upto 31-5-1992 . Since the previous lease agreement on enhanced rates was processed and signed by the owner only 4-1-1993. Due to the shortage of funds the rent could not be paid immediately. However, on availability of funds in the current financial year, Rs. 97,584 on account of rent for the period from 1-6-1992 to 3o-11-1993 has been paid to the owner.

12. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state the names, addresses and place of domicile of Khauddam- ul -Hujjaj sent to Saudi Arabia during the last three Haj Seasons?

Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazi: . Lists of Khuddam-ul- Hujjaj sent to Saudi Arabia during last three Haj session showing the requisite particulars are enclosed.

(List have been placed in the Senate Library)

13 . *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to shift the office of project Director (GSC) Circle to Quetta, if so, when?

Jam Muhammad Yousaf: Office of the Project Director (GSC) WAPDA,Sukkur has been shifted to Quetta (Sariab Road) in March, 1993.

14 . *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that an alternate power transmission line has been approved between Dadu and Khauzdar, if so, the stage of work, if any , done on the project so far?

Jam Muhammad yousaf: No . There is no plan to construct a power transmission line from Dadu to Khuzdar.

15 . *Syed Abbas Shah: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state the total number and names of persons which constituted the last Pakistan Haj Delegation indicating also the total expenditure incurred on the said delegation?

Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazi: 19.

(1) Malik Muhammad Khan Sherani Leader ex-Minister for Religious Affairs.

(2) Maulvi Muhammad Amin.

(3) Maulvi Muhammad Siddique Shah.

(4) Maulvi Muhammad Attaullah.

(5) Muhammad Usman Khan Nori.

(6) Mr. Amanullah Khan Jadoon.

(7) Mr. Alem Zeb Khan.

(8) Maulana Bashir Ahmed Shad.

(9) Mr. Muhammad Saleem Ullah Khan.

(10) Syed Muhammad Arif Hussain.

(11) Syed Amir Hussain Shah Gilani.

(12) Mehr Muhammad Tufail.

(13) Maulana Muhammad Hussain.

(14) Mr. Abdur Rashid Turabi.

(15) Senator Mir Abdul Jabbar.

(16) Haji Din Muhammad.

(17) Malik Mumtaz Khan.

(18) Al-Haj Muhammad Abdul Ghani.

(19) Abdul Ahad Qureshi.

Rs-905,960.

16. *Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the time by which reply to starred Question No . 75, asked on 10th May, 1993 will be given .

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: Reply to starred Question No. 75 is annexed .

(Annexure has been placed in the Senate Library)

17. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the amount spent on medical treatment of the WAPDA employees working in various division, Revenue Offices and workshop located in Peshawar, Mardan, D.I.Khan and Nowshera, seperately in each case?

Jam Mohammad Yousaf: Information from WAPDA is awaited. The same would be put up in the Senate on the next rota day of the Ministry of Water and Power.

18. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of the villages recommended by the members of the Parliament for electrification in District Dir, indicating also the names of the village, names of the MPAs, who recommended and stage if work done in each village and the time by which the work of electrification will becompleted in these villages?

Jam Muhammad Yousaf: The village recommended by the members of parliament in district Dir is attached at annexure- A.

(Annexure has been placed in the Senate Library)

19. *Mr. Abdul Rehman Jamali: Will the Minister for petroleum and Natural Resources be pleased to state the time by which natural gas will be provided to Usta Muhammad ,District Jaffarabad?

Ch. Nisar Ali Khan: Gas supply to Usta Muhammad has since been commissioned on 28-6-1993.

20. *Mr. Abdur Rehman Jamali: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the time by which the grid station at Rojhan Jamali, District Jaffarabad; will start functioning; and

(b) the reasons for three to four hours load- shedding in Jaffarabad, particularly in the month of June?

Jam Muhammad Yousaf: The information regarding construction of grid station at Rojhan Jamali District Jaffarabad is being collected from WAPDA which will be placed before the House on next rota day fixed for reply by the Minister for Water and Power.

21 . *Mr. Abdur Rehman Jamali: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be please d to state :

(a) the reason of ten per cent increase presently in the prices of Petroleum products- diesel, petrol etc; and

(b) whether this increase was made on the advice of Petroleum Ministry if not its reasons?

(Reply not received)

22 . *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is fact that due to high temperature and low level of the water in various dams the power generating capacity has declined during the months of March to June, 1993; if so its extent with month wise breakup; and

(b) the steps taken by the Government to over come this problem in future?

Jam Muhammad Yousaf: The information relating to the question put by the Honourable Senator is being collected from WAPDA which will be placed before the House on next rota day fixed for reply by the Minister for Water and Power?

23 . *Mr. Hydatullah Khan: Will the Minister for Petrolum and

Natural Resources be pleased to state:

(a) whether it is fact that petrol pumps in Loralai District / Agency are allowed monthly quota of petrol, if so its extent; and

(b) the reasons for fixing the said quata.

Ch. Nisar Ali Khan: (a) Monthly quota for each retail outlet is given in the Annex.

(b) to curb dumping.

MONTHLY POL QUOTA FOR LORALAI, KOHLU, DERA BUGHTI AND KHAR AREAS OF BALOCHISTAN PROVINCE

ON THE RECOMMENDATION OF SURVEY COMMITTEE

S. No.	Location-wise Name of outlet	Name of Oil Company	Monthly quota rationalized during May, 1992	
			M.S.	H.S.D.
	Loralai City			
1.	Haji M. Sharif & Sons.	PSO	02	19
2.	Haji Noor Muhammad Shah and Co.	PSO	04	16
3.	Nasir Petroleum Service.	PSO	01	18
4.	Sami Petroleum Service.	PSO	06	32
5.	Bakhtiar Petroleum Service.	PSO	01	18
6.	Malik Petrolum Service.	PSO	—	06
7.	Muhammad Latif & Brothers.	PBS	02	10
8.	Aman Petroleum Service.	PBS	02	18
	Duki Tehsil – Duki Town			
9.	Qaiser Tareen Filling Station.	PSO	—	06
10.	Tribal Friends.	PSO	02	13
11.	Yaqoob Baluch Petroleum Service.	Caltex	02	07
	Village Ziarat Nana Sahib			
12.	Jehangir Petroleum Service.	PSO	—	24
	Tehsil Musa Khel Musa Khel Town			
13.	Abdullah Jan Petroleum Service.	PSO	—	21
14.	Haibat Petroleum Service.	PSO	—	16
15.	Jaffar Brothers.	PBS	—	13
	District Kohlu			
16.	Gangali Petroleum Service, Lasazai.	PBS	—	09
17.	Kohlu City Gangali Petroleum Service.	PBS	03	22
18.	Kohlu Petroleum Service.	PSO	04	22
	Tehsil Barkhan			
19.	Hassan Petroleum Service.	PSO	—	15
20.	Zulfiquar Petroleum Service.	PSO	—	14
21.	Abrar Khetran Service, Isani, Barkhan.	PBS	—	14

24. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the name of the company /firm to whom contract of widening of "Pat Feeder Canal" in Balochistan has been recently awarded; and

(b) whether it is fact that the contract was awarded in contravention of the wishes of the House that the contract should be awarded to the lowest bidder, if so , its reasons?

Jam Mohammad Yousaf: (a) M/China Guangxi.

(b) WAPDA, with the concurrence of ADB (Asian Development Bank) did not award the contract to the lowest bidder (M/s Hakas)as , according to them, the contactor did not possess competence to execute the works. The Ministry is not satisfied with the justification given by WAPDA and a detailed probe is being conducted to ascertain the facts.

25. *Syed Faseih Iqbl: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of persons recruited in WAPDA during the last two years in B-1 to B-18 with province-wise break-up;and

(b) the names of those officers recruited in B-16 and above belonging to Balochistan Province indicating also their places of domicile, permantent address etc?

Jam Muhammad Yousaf: (a) Statement showing the number of persons recruited in WAPDA during the last two years in BPS-1 to BPS-18 and

province wise breakup is at Annexure- A.

(b) Statement showing the number of officers recruited in PBS-16 and above from Baluchistan is at Annexure-B-names of those officers, places of domiciles and permanent address etc. are being collected and would be placed in the House as soon as received.

Annexure 'A'

EMPLOYMENT MADE IN BPS-1 TO 18 FROM 1ST JANUARY 1990 TO DATE PROVINCE-WISE SUMMARY

Sr. No.	Province	BASIC PAY SCALES																		
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	Total
1.	Pujab	64	10	31	7	120	165	251	—	31	56	135	59	1	48	6	2	346	1	1333
2.	NWFP	—	—	—	—	2	3	3	—	4	1	12	1	—	—	—	—	83	1	110
3.	Sindh	2	—	—	—	—	8	10	—	2	—	33	19	—	—	1	1	126	—	202
4.	Baluchistan	7	—	—	—	52	16	9	—	—	—	—	—	—	—	—	—	18	—	102
5.	FATA	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	22	—	22
6.	Azad Kashmir	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	13	—	13
	G. Total:	73	10	31	7	174	192	273	—	37	57	180	79	1	48	7	3	608	2	1782

Annexure 'B'

NUMBER OF PERSONS RECRUITED IN BPS 16 AND ABOVE BELONGING TO BALUCHISTAN PROVINCE FROM 1ST JANUARY 1990 TO-DATE

Province	Basic Pay Scales					
	16	17	18	19	20	Total
Baluchistan	—	18	—	—	—	18

Remarks: Place of Domicile and Permanent addresses of the officers will be communicated later on.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: Next is leave applications.

ایک منٹ جناب leave applications پڑھ لیں کوئی leave applicatin نہیں ہے - جی صدیق کانجو صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض سرکاری مصروفیات کی بنا پر مورخہ 12 اور 13 تاریخ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے - جی فصیح اقبال صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

سید فصیح اقبال: جناب بات یہ ہے کہ اب آپ کا Question Answer مجھے تسلیم ہے کہ وہ ٹائم ہو گا، اس میں بعض ایسی چیزیں عوام کے مسائل کی ہوتی ہیں۔ ایک ابھی ہمارے بلوچستان کا مسئلہ تھا۔جس میں 13 کروڑ روپے رشوت کے طور پر کھائے گئے ہیں، ایکcontract میں ۔ اب میں پچھلے اجلاس میں تھا آپ نے اس کو defer کیا اور منسٹر صاحب نے بیان دیا کہ ہم آپ کو ایک ماہ میں رپورٹ دیں گے، واپڈا سے لے کر - آج 6 ماہ میں جب caretaker حکومت آئی وہ contract دے دیا گیا یعنی lowest firm نہیں تھی 2nd highest تھی اس کو مل کر دے دیا گیا - 13 کروڑ روپے اس میں کھائے گئے، اب اس میں منسٹر صاحب نے بھی جواب دیا ہے کہ ہم probe کر رہے ہیں ۔مثلاً ایسے اگر Question آ جاتے ہیں ہاؤس میں تو یہ ہاؤس کی ملکیت ہے تاکہ سب اس پر باقاعدہ debate بھی کریں - اب میں نے تین (Supplementary) Questions کی بجائے آپ کو 4 کہا تھا - ایک Question میں 12ہو چکے ہیں لوڈشیڈنگ بھی نیشنل مسئلہ ہے اس کے لئے کوئی آپ موشن دیں۔

دوسری چیز یہ ہے کہ آپ نے پرسوں کہا تھا ہمارے ایگریکلچرمارکیٹنگ سٹور کے سلسلے میں کہ آج اس پر کوئی منسٹر صاحب یا ایگریکلچر منسٹر صاحب یا فنانس منسٹر صاحب جواب دیں گے - اب وہ مسئلہ اتنا serious ہوا ہے کہ لوگوں نے دھمکی دی ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے سامنے بھوک ہڑتال کریں گے - ہم نے ان سے یہ منوایا ہے کہ کوئی بھوک ہڑتال کی ضرورت نہیں ہے - ہاؤس میں جب ہم یہ مسئلہ لا رہے ہیں - آپ لوگ آئین کے اندر رہیں - اگر کوئی حکومت کا غلط فیصلہ بھی ہے (چند افسروں کا) ہم اس غلط فیصلے کو بدلوائیں گے لیکن کوئی بھوک ہڑتال ایسے موقع پر کرنے کی ضرورت نہیں ہے - سرکاری ملازمین ہیں آئین کے اندر رہیں - اب میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ یہ 217 ملازمین کا معاملہ ہے جس میں ہمارے سرحد اور بلوچستان کے کوئی 150

آدمی ہیں ۔ یہ ایگریکلچرسٹوریج ڈیپارٹمنٹ ہے جو سبزیاں خریدتا ہے ۔ اب اس وقت ایگریکلچر منسٹر نہیں ہیں ورنہ ان کی 18 سبسیڈیز ہیں جو اس وقت چل رہی ہیں ۔ جس میں پاسکو بھی ہے اور بہت سی ایجنسیاں loss میں چل رہی ہیں صرف اس کے لئے یہ حکم نامہ کہ ای سی سی نے یہ فیصلہ کر لیا ہے ۔ خدانخواستہ ای سی سی---

جناب چیئرمین،وہ وزیر صاحب آ جائیں ان سے کہتے ہیں کہ بیان دے دیں۔

سید فصیح اقبال ، اس کے لئے آج فیصلہ کرنا چاہئیے تھا ۔

جناب چیئرمین، میں بتاتا ہوں کہ یہ بحث اس چیز پر ہو رہی ہے کہ انہوں نے ایک مسئلہ اٹھایا تھا اور وزیر صاحب جو تھے سرتاج عزیز صاحب ۔ ان سے میں کہتا تھا کہ اس کو examine کر کے بیان دے دیں۔

(interruption)

سید فصیح اقبال ، آپ بتائیں ناں ڈاکٹر صاحب---

جناب چیئرمین، وہ جب آئیں گے فصیح صاحب تو ان سے کہیں گے ۔ بیان دے دیں گے ۔ in the meantime.....

سید فصیح اقبال ، آپ نے فرمایا تھا ۔ آپ نے ہدایت کی تھی کہ آج فیصلہ ہو گا۔

جناب چیئرمین، جی وہ آئیں گے تو ان سے پوچھ لیتے ہیں in the meantime مجھے یہ بتائیں کہ آیا اس مسئلے کو تحریری طور پر دیا ہوا ہے ۔

سید فصیح اقبال ، جی ہاں ۔

Mr. Chairman: We will take it up.

خواجہ محمد آصف، وہ جب آئے گا ۔ اس پر بحث کر لی جائے گی ۔

سید فصیح اقبال، نہ سر! یہ قومی مسئلہ ہے ۔

Mr. Chairman: We will take it up . Now we come to adjournment motions.

جناب اعجاز علی خان جتوئی، پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین، جی پوائنٹ آف آرڈر جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، میں آپ کی توجہ ایک آئینی مسئلے کی طرف دلانا چاہتا۔ ہوں۔

جناب چیئرمین، پوائنٹ آف آرڈر بتائیں ناں کیا ہے ؟

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جی میں constitutional حوالے سے آپ کو بتاؤں گا کہ یہ ہاؤس custodian ہے آئین کا ۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، پھر provinces کی یہاں پر representation equal ہے ۔

جناب چیئرمین، نہیں پوائنٹ آف آرڈر کہہ رہے ہیں وہ بتائیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جناب چیئرمین ! میں آپ کی خدمت میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل رات کو جو سندھ میں by elections ہو رہے ہیں نیشنل اسمبلی کی سیٹ کے لئے میر پور خاص میں۔ وہاں سے مجھے ایک canditate یوسف تالپور صاحب نے فون پر بتایا ہے کہ کس طرح سے وہاں rigging ہو رہی ہے اور یہ فیڈرل subject ہے الیکشن۔ میں چاہتا ہوں کہ سینٹ اس میں مداخلت کرے کیونکہ ..... elections۔

جناب چیئرمین، کیسے مداخلت کرے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے میں فیڈرل حکومت کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین، نہیں آپ باقاعدہ کسی طریقے سے موشن move کریں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر جو اس وقت situation ہے کہ جس طرح سے irrigation کا پورا سٹاف mobilize کیا گیا ہے کہ وہاں پر

لوگوں کے water courses کو بند کر دیا ہے ۔ پوری کی پوری کینالز بند کر دی گئیں ہیں اور اس وقت وہاں پر باقاعدہ ایک اتنی زبردست tremendous قسم کی rigging چل رہی ہے ۔

جناب چیئرمین ، تو آپ اس پر باقاعدہ کوئی موشن دیں تاکہ ہاؤس میں discuss ہو جائے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، میں دے رہا ہوں ۔ پہلا نوٹس دے رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین ، آپ دیں ناں ' باقاعدہ دیں ' تحریری طور پر دیں ۔ مجھے اس کو قانون کے مطابق deal کرنا ہے ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین، اب adjournment motions لیتے ہیں ۔

No. 5- Iqbal Haider Sahib and No - 51 .- Faseih Iqbal Sahib on the alleged extortion of money by the passport control cell at Quaid- e- Azam International Airport. First Iqbal Haider Sahib.

(1) RE: ALLEGED EXTORTION OF MONEY BY PASSPORT CONTROL CELL AT QUAID- E-AZAD INTERNATIONAL AIRPORT KARACHI.

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman.

I, humbly request that ordinary business of the House may kindly be adjourned to consider the following adjournment motion of urgent nature and of public importance:-

"It is reported in the daily 'Dawn', Karachi dated 5th April 1993 that The Passport Control Cell at the Quaid- e- Azam International Airport set up recently to check and verify the travel documents of all the outgoing passengers, seems to have been turned into a major money making venture by the staff manning it. Investigations conducted by Dawn showed that since its establishment on 21st

March on the orders of the Ministry of Interior, the officers and staff of Immigration and Passsport had been violating nearly all the rules under which they were supposed to perform their duties"

The aforesaid motion raises an urgent and important issue of public interest and deserves to be discussed and admitted in the House.

Mr. Chairman: No. 51- Faseih Iqbal Sahib.

Syed Faseih Iqbal: Thank you Mr. Chairman.

"It was reported in the daily 'Dawn' Karachi dated 5th April 1993 that The Passport Control Cell at the Quaid- E - Azam International Airport set up recently, to check and verify the travel documents of all the outgoing passengers, seems to have been turned into a major money making venture by the staff manning it.

Investigations conducted by Dawn showed that since its establishment on 21st March on the orders of the Ministry of Interior, the officers and staff of Immigration and Passport had been violating nearly all the rules under which they were supposed to perform their duties."

The aforesaid motion raises an urgenet and important issue of public interest and deserves to be discussed and admitted in the House-

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, the Minister is in a meeting with the Prime Minister and he has asked me to request you that this should be deferred. Either he will come and take it up, or it should be deferred for the next day.

• جناب چیئرمین، اس وقت تو سوائے مولانا صاحب کے اور کوئی وزیر نظر نہیں آرہا۔

سید فصیح اقبال ، جواب دینا چاہئیے ۔

جناب چیئرمین، پھر کیا کیا جائے ۔

سید فصیح اقبال، یہ تو بڑا ------ ہے سر بات

Mr. Chairman: I agree with you but----

سید فصیح اقبال، یہ public grievances کا مسئلہ ہے اب ہاؤس میں ہم کریں کیا کوئی بزنس نہیں ہے سوائے عوام کے کچھ تو مسائل اٹھائیں اور اس کا جواب ہے ۔ مولانا صاحب تشریف رکھتے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے جواب دہ ہیں ۔ لیڈر آف دی ہاؤس موجود ہیں ' ہمارے جام صاحب ہیں ۔ بالکل جام صاحب فرنٹ سیٹ پر آئیں ۔

جناب چیئرمین، اب دیکھیں ناں ۔ اس میں فنانس کے بارے میں آ رہے ہیں۔ یہ آ رہے ہیں ۔ then their is Civil Aviation Authority ڈیفنس کا ہے تو یہ کیسے کام چلے گا؟

سید فصیح اقبال، سر ، یہ ڈیفنس نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین، وہ وزیر صاحب آ گئے ہیں ۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir , the Defence Minister has also requested me to request you that he is not coming

وہ نہیں آئیں گے ۔

جناب چیئرمین، ابھی چوہدری امیر حسین آئے ہیں پوچھتے ہیں ان سے کیا کیا جائے ؟

چوہدری صاحب ! there is no Minister here to answer these adjournment motions . یہ ہے نمبر 5 اور 51 یہ اقبال حیدر صاحب کی اور فصیح اقبال کی on the extortion of money of by the Passport Control Cell at the Quaid- e- Azam International Airport

چوہدری امیر حسین، آج وزارت داخلہ سے متعلق تین تحریک التوا ہیں تو ان میں سے ایک کا تو جواب آ گیا ہے اور میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں ' دو کا جواب آج نہیں آیا ہے ۔

جناب چیئرمین، اس کا جواب آ گیا ہے کہ نہیں ؟

چوہدری امیر حسین ، جی اس کا نہیں آیا ۔

سید فصیح اقبال ، یہ جو لوٹ مار ہو رہی ہے پاسپورٹ والی انیرپورٹ پر ۔ یہ اس کا مسئلہ ہے ۔ یہ بڑا عوامی مسئلہ ہے آپ جواب دے سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ، تو پھر کیا کیا جائے ؟ You know there are all these adjournment motions کوئی defence کے بارے میں ہے ، کوئی فنانس کے بارے میں ہے ، کوئی interior کے بارے میں ہے اور کوئی وزیر یہاں موجود نہیں ہیں ۔

چوہدری امیرحسین ، ابھی Finance کی بھی مجھے مل جاتی ہیں تو میں دیکھ لیتا ہوں ۔ یہ ایک تحریک التوا ہے نمبر 14 interior کی اس کو اگر آپ پہلے لے لیں۔

جناب چیئرمین ، خورشید احمد صاحب کی۔ خورشید احمد صاحب تو ضروری کام کے لئے گئے ہیں وہ تو انکا ہے ۔

حافظ حسین احمد ، جناب چیئرمین صاحب ! میری بھی تحریک التوا ہے ۔ ویسے وقفہ برائے تیاری کر دیں اور ان کو موقع دیں۔

جناب چیئرمین ، کیا پھر وقفہ کر لیں ۔ وزراء صاحبان کو بلائیں جی ۔ I think this is not right that they should be absent when the House is conducted.

مولانا عبدالستار خان نیازی ، یہ جو انکوائری Dawn نے کی ہے اس کی اپنی حقیقت ہے باضابطہ سرکاری طور پر اس کی انکوائری کروائی جائے۔

جناب چیئرمین، لیکن وزیرِ صاحب آئیں تو پتہ چلے ۔

چوہدری امیرحسین، جناب ان کو کل پر کر لیں۔

جناب چیئرمین ، لیکن پھر آج کیا کام کریں گے ۔ آج آپ دیکھیں کہ یہ adjournment motion...

چوہدری امیرحسین، فنانس سے جو متعلق ہے وہ میں دیکھ لیتا ہوں ان کو لے لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین ، میرا خیال ہے کہ میں ہاؤس کو 10 منٹ کے لئے adjourn کر دیتا ہوں ۔ آپ مہربانی کر کے in the mean time اس کو Organize کر لیں ۔

So , the House is adjourned for 10 minutes.

[The House then adjourned for 10 minutes]

[the House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair]

جناب چیئرمین، وزیر صاحب آ رہے ہیں ۔ ان کی اطلاع مل گئی ہے تو اب اقبال حیدر صاحب اور فصیح اقبال صاحب نہیں ہیں ' وہ کوئی نہیں ہیں ' چلیں آ جائیں گے ۔

(وقفہ)

چوہدری صاحب یہ Adjournment Motions تھے فصیح اقبال کی جانب سے اور اقبال حیدر کی جانب سے ' وہ یہ فرما رہے ہیں کہ "Dawn" میں 5 اپریل کو اطلاع آئی ہے کہ قائداعظم انٹرنیشنل ائرپورٹ پر جو پاسپورٹ کنٹرول سیل ہے ' وہاں پر چیکنگ اور verification کے نام پر لوگ پیسے بنا رہے ہیں اور وہاں پر جو منسٹری آف انٹیرئر کے جو آرڈر ہیں ان کی violation ہو رہی ہے اور وہاں پر کام صحیح نہیں ہو رہا ہے ۔ یہ فصیح صاحب اور اقبال حیدر صاحب کا ایڈجرنمنٹ موشن ہے ۔ آپ اس کو oppose کر رہے ہیں ؟

چوہدری شجاعت حسین، جی میں اپوز کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی فصیح صاحب۔ مختصراً ذرا فرما دیں گے کہ کیا مسئلہ ہے یہ ؟ تاکہ وزیر صاحب بھی اب سن لیں ۔

سید فصیح اقبال، مختصراً مسئلہ یہ ہے جناب کہ اخبار "Dawn" میں یہ خبر چھپی ہے ۔ ڈان پاکستان کا بڑا معتبر اخبار ہے اور اس قسم کی چیزیں جو ہیں یہ اخبار ہی سے لی جاتی ہیں۔ اس میں جو ڈان کی رپورٹ تھی اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے اس کی کافی investigation بھی کی ہے ۔ ساتھ ہی ساتھ یہ شکایت عرصہ سے کراچی ایئرپورٹ سے ہے کہ وہاں پر جو immigration staff ہے اور یہ پاسپورٹ والے ' وہ لوگوں کو ناجائز تنگ کرتے ہیں ۔ اس سلسلے میں ہمارے جو لوگ باہر جاتے ہیں ۔ اس میں لیبر کا بھی ایک محکمہ ہے ۔ اچھا وہ بھی لوگوں سے ناجائز پیسہ وصول کرتے ہیں لیکن چونکہ مسئلہ یہ وزارت داخلہ کا ہے تو اس میں جو وزارت داخلہ کے

regulations ہیں اور جو instructions ہیں وہ اس پر پورے نہیں اترتے ۔ اس کی instructions یہ ہیں کہ جب آپ کے پاس valid documents ہوں اور کوئی چیز ایسی شک و شبہ سے بالاتر ہو تو آپ کسی مسافر کو detain نہ کریں ۔ ہوتا یہ ہے کہ وہ detain کرنے کے بہانے اتنا پیسہ وصول کر لیتے ہیں کہ دوسری فلائیٹ پھر اس کو نہیں ملتی اور ایسے کیسز آئے ہیں لوگوں کے سامنے کہ ان کے documents valid قرار دیئے گئے لیکن ان کی وہ فلائیٹ چلی گئی اس کے بعد ان کو دو تین دن مزید کراچی میں ٹھہرنا پڑا تو اس لئے لوگ ان چیزوں سے بچنے کے لئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ وہیں مسئلہ پیسوں سے طے کر لیتے ہیں ۔ وہ 500، 1000 یا 500 اور یہ زیادہ ان لوگوں سے ہو رہا ہے جو اس وقت باہر کام کرنے کے لئے جاتے ہیں ۔ ان کے documents ہوتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ایئرپورٹ پر جتنی ایجنسیاں ہیں فیڈرل، جو بجائے اس کے سیکورٹی پوائنٹ کی وجہ سے بڑی ضروری ہیں، وہ security aspect نہیں دیکھتیں وہ صرف پیسہ کا aspect دیکھتی ہیں یعنی آپ کوئی ایسی چیز ملک سے باہر لے جائیں وہ نہیں پکڑی جائے گی ۔ صرف آپ پیسہ دے دیں ۔ یہ لوگ تلاشی تو کیا وہ تصویر بھی دیکھنے کے لئے نہیں تیار ہوں گے لیکن ان غریب لوگوں کے ساتھ جو valid documents کے ساتھ سفر کرتے ہیں، جن کا قانونی طور پر اس لسٹ میں نام نہیں ہوتا، تو میرا خیال یہ ہے کہ جب وہ ایک گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مسافر جاتے ہیں تو یہ کام پہلے ہونا چاہئیے ۔ جب فلائیٹ کا اعلان ہوتا ہے تو وہاں کے کاغذات روک لیتے ہیں کہ اچھا دیکھیں گے ۔ اس میں فلاں نقص ہے تو اس سے مسافروں کو اتنی بڑی تکلیف ہے اور اسی سے رشوت کا بازار گرم ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جہاں وزارت داخلہ کی اپنی instructions ہیں ۔ اگر ان کے اوپر سختی سے عمل کیا جائے تو بہت سی چیزیں انہوں نے remove کی ہیں لیکن وہاں کے جو بھی مجاز افسر ہیں اور انہوں نے ہیڈ کانسٹیبل اور انسپکٹر کو تمام چیزوں کی کھلی چھٹی دے دی ہے ۔ وہاں ڈپٹی ڈائریکٹر بھی ہوتا ہے، اسسٹنٹ ڈائریکٹر بھی ہوتا ہے وہ اگر کبھی surprise visit کریں، (جب بھی کوئی انٹرنیشنل فلائیٹ جاتی ہے) تو اس کی روک تھام کی جا سکتی ہے ۔

جناب چیئرمین، شکریہ ۔ جناب اقبال حیدر صاحب ۔

سید اقبال حیدر، جناب چیئرمین ! میں مختصراً صرف اتنا کہوں گا کہ محترم و معزز وزیر

داخلہ کو علم ہو گا کہ صرف ایک ہفتہ کے دوران جب سے یہ سیل بنا ہے اس کے بعد سے جو وہاں پر ہراساں کیا جا رہا ہے نہ صرف غیر ملکیوں کو بلکہ پاکستانیوں کو ۔ میں سب سے زیادہ پاکستانیوں کی بات کروں گا کہ 21 مارچ سے لے کر 31 مارچ تک صرف ایک ہفتے کے دوران انہوں نے 27 آدمیوں کو off-load کیا ۔ 27 میں سے جناب چیئرمین ! وہاں پر تحقیقات کرنے کے بعد انہوں نے ان صرف پانچ کیسز ایف آئی اے کو بھیجے ' اور 22 مسافروں کو بعد میں مک مکا کر کے رہا کر دیا گیا تو یہ بڑی زیادتی کی بات ہے اور ایک کیس تو اتنا سنگین ہے جناب چیئرمین! کہ ایک پاکستانی شہری جو کہ بہاولپور سے ہے وہ آج بھی گرفتار ہے ۔ بہاولپور کا رہنے والا یہ شہری جدہ جا رہا تھا He was bound on April 1 but on the pretext that he has forged the column of profession in the passport which was changed form labour. اچھا یہ forgery بھی کمال کی ' ذرا مضحکہ خیز forgery بھی آپ دیکھیں ۔

From labour to un-skilled labour, now he had not changed the profession . Instead of calling himself labour, the word added as un-skilled worker More severe thing is that investigations were conducted and it was found that change in the Passport was done lawfully. Despite that Mr. Muhammad Sharif , till the reporting of the news in the newspaper, was still in the lockup because he was unable to grease anybody's hand . This is the main problem that his documents are valid, his everytything is valid, he is in jail because he is a poor chap, is a labour and is from Bahawalpur.

کراچی میں اس بیچارے کا کوئی جاننے والا نہیں ہو گا ۔ پرسان حال نہیں ہو گا ۔ اپنے والدین کو وہ خط نہیں لکھ پایا ہو گا۔ وہ بیچارہ ابھی تک وہاں سڑ رہا ہے تو یہ کتنی سنگین بات ہے کہ ہمارے مزدور پیشہ غریب اور illiterate افراد کو اس طرح سے ہراساں کیا جائے یہ ناقابل برداشت ہے ۔ بہت بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی ۔ جناب وزیر صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین ، جیسے کہ فصیح اقبال صاحب نے خود ہی تسلیم کر لیا ہے کہ

بڑے عرصے سے امیگریشن کی شکایات آ رہی تھیں تو یہ درست ہے کہ وہاں پر کئی سالوں سے اس طرح کے معاملات چل رہے تھے۔ دراصل یہاں اقبال حیدر صاحب کی بات کی میں اس لئے تائید نہیں کرتا کیونکہ انہوں نے (تمام جماعت نے) تو پچھلے چند دنوں سے یہ ایک وطیرہ بنا رکھا ہے کہ نہ تو ہم نے نیشنل اسمبلی کی عزت کرنی ہے اور اب سینٹ کی کچھ رہ گئی تھی اس میں بھی اگر معزز ممبران سیٹوں پر بیٹھ کر chair کے ساتھ مخاطب ہونا شروع کر دیں تو پھر میرا خیال ہے کہ اس ہاؤس کا تقدس جو ہے وہ بھی پامال ہو کر رہ جائے گا۔ یہ ایک سکیم کے تحت سارا کچھ شروع ہو رہا ہے جناب کہ باہر عورتوں کو لایا جاتا ہے، عورتیں سپاہیوں کے ہاتھ پکڑتی ہیں اور اس کے بعد تصویریں آتی ہیں، اور پھر یہاں پر واہ واہ شروع ہو جاتی ہے۔ کبھی سپیکر کے گلے پڑتے ہیں اور جناب والا! اب یہ ایک کرسی رہ گئی ہے اس کے بھی عنقریب یہ کچھ نہ کچھ کرنے والے ہیں۔ عدلیہ کیinstitution انہوں نے ختم کرنے کی کوشش کی، پارلیمنٹ کی institution ختم کرنے کی کوشش کی، قومی اسمبلی کو انہوں نے بدنام کرنے کی کوشش کی، اب سینیٹ رہ گیا ہے، اللہ ہی حافظ ہے اگر ان کے ہاتھ میں یہ چیزیں پڑ گئیں--- محمد شریف اور یہ دوسری چیزیں سامنے رکھ کر۔ اور اس طرح کی حرکات انہوں نے کرنی شروع کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام چیزوں کا اللہ ہی حافظ ہے۔ جہاں تک اس موشن کا تعلق ہے تو اس میں جناب والا! میں کہوں گا کہ یہ چیزیں جب پیدا ہو رہی تھیں تو اس وقت حکومت نے کیونکہ بہت سی شکایات آ رہی تھیں، آپ بھی پڑھتے ہوں گے کہ یہاں سے لوگ foke passport پر سعودی عرب جاتے تھے اور وہاں پر اخبارات میں بڑی بڑی خبریں آتی تھیں کہ جی دس آدمیوں کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا ہے وہ یہاں سے Narcotics بعض لوگ اپنے پیٹ کے اندر، کچھ دوسرے طریقوں سے لے کر جا رہے تھے۔ اسی طرح دوسرے ممالک سے بھی شکایات آ رہی تھیں، امریکہ سے بھی، یورپی ممالک سے بھی کہ یہاں illegal immigrants جو ہیں وہ جاتے ہیں۔ تو ان چیزوں کو روکنے کے لئے کہ وہاں پر جو ایف آئی اے کا عملہ تھا، ان کے پاس کوئی ایسی مہارت نہیں تھی کہ وہ پاسپورٹ کو اس طریقے سے چیک کر سکیں اسی لئے یہاں تک بھی انتظامات کئے گئے کہ امریکن ایمبیسی کے ویزہ آفیسر کو بھی اجازت دی گئی کہ وہ آ کر پاسپورٹ کا خود ویزہ چیک کر لیا کرے۔ ایک امیگریشن کے اوپر جو آدمی کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے پاس اتنی مہارت نہیں تھی کہ وہ اچھے طریقے سے ان چیزوں کو دیکھ سکے۔ ہم نے سوچا کہ ان کے لئے ایک عارضی arrangement کریں کہ پاسپورٹ کے عملے سے ہم

کچھ آدمی لے کر ان کے ساتھ وہاں پر بٹھا دیں جو ان کے ساتھ مل کر ایک تو پاسپورٹ چیک کئے جائیں ' اور دوسرے ان کے کاغذات بھی چیک کئے جائیں ۔ جعلی پاسپورٹ' جعلی ویزے' جعلی قسم کی alterations ان کے اوپر کر کے وہ بھیجتے تھے تو ان کو چیک کیا جائے تو اس کے جناب والا! اثرات یہ ہوئے ہیں ۔ میں ثبوت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس کے بعد illegal immigrants میں بہت حد تک کمی آئی اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ تمام یورپین ممالک سے انہوں نے خطوں کے ذریعے ہمیں آگاہ کیا کہ اس period کے دوران جب آپ نے یہ cell بنایا ہے۔ اس سے illegal immigrant کے باہر جانے میں بہت زیادہ کمی آ گئی اور یہ سیل ہم نے قائم کیا تھا 22 مارچ 1993ء کو ۔ ابھی مثال دے رہے ہیں کہ 27 آدمیوں کو off-load کیا گیا ۔ سارے جہاز کو بھی off-load کرنے کے بعد 5 آدمی اگر قصور وار نکلیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی achievement ہے ۔ ایسی کوئی بات نہیں کہ off-load کرنا 'اگر ایک آدمی کے متعلق بھی شکایت ہو تو تین تین دن تک جہاز دنیا میں کھڑے رہتے ہیں ' ایسی کوئی بڑی چیز نہیں

دوسرا جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ اس بعد جب یہ سیل بنا پھر ہم نے یہ دیکھا کہ اس نے اچھے طریقے سے لوگوں کو trained بھی کر لیا اور باقی چیزیں بھی smoothly چلنی شروع ہو گئی ہیں اور عارضی طور پر ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اس سیل کو بھی کیوں کہ عملہ جو ہے ۔ ہم نے نیا بھرتی نہیں کیا تھا ' وہ پاسپورٹ کا ہی عملہ تھا ' ظاہر کہ واپس انہوں نے اپنی ڈیوٹی کے اوپر جانا تھا ۔ چنانچہ 8 جولائی کو ہم نے اس تمام عملے کو کہا کہ آپ واپس چلے جائیں ۔ اب دیکھتے ہیں کہ کس طریقے سے یہ امیگریشن والے خود اسے handle کرتے ہیں ۔ وزیراعظم نے ہدایات دے رکھی ہیں کہ پاسپورٹ اور ویزوں پر اگر کسی مسافر نے سفر کیا (جعلی پاسپورٹ کے اوپر یا جعلی ویزے کے اوپر) تو اب نئے قانون کے مطابق اگر وہ وہاں سے deport ہو کر پاکستان واپس آئے تو اس کی فوری طور پر اطلاع دی جائے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ پی آئی اے میں ہو ایئرلائن کے ہم ذمے دار نہیں ہوتے ۔ بڑی مشکل سے وہ locate کیا جا سکتا ہے لیکن پی آئی اے میں اگر کوئی مسافر سعودی عرب میں پکڑا جائے ' جرمنی میں پکڑا جائے 'امریکہ میں پکڑا جائے اور فوری طور کے اوپر وہ ہمیں اس flight کی آگاہی کریں تو یہ وزیراعظم کا حکم ہے ۔ اس فلائٹ کو بھیجنے والا تمام کا تمام عملہ برطرف کیا جائے ۔ یہ ہدایات پرائم منسٹر نے دے رکھی ہیں ' تمام عملے کو جو اس فلائٹ کے اوپر گیا تھا خواہ ایک آدمی کیوں نہ پکڑا جائے تمام عملے کو برطرف کیا جائے ۔ اس طرح کی ہدایات سے جناب کافی حد تک ان چیزوں

میں کمی آئی ہے لیکن فارن ایئر لائن کے اوپر لوگ اب بھی جا رہے ہیں۔ یہاں سے ایسے ممالک میں چلے جائیں کہ جہاں پر ویزا نہ ہو تو وہاں سے وہ کسی اور ایئرلائن کے اوپر اگر امریکہ پہنچ جائے ، سعودی عرب پہنچ جائے تو ظاہر ہے کہ اس میں ہمارا کنٹرول نہیں ہوتا کیونکہ ایئرلائن کی ہی وساطت سے ہم کنٹرول حاصل کر سکتے ہیں ۔ اس لئے میں یہ کہوں گا کہ یہ ایک اچھا قدم تھا اور اس سے بڑے اچھے نتائج ملے ہیں ۔ اس طرح کی خبریں کئی اخبارات میں آتی رہتی ہیں ۔ یہ sponsored قسم کی خبریں ہوتی ہیں کیونکہ ان کوگوں کو ظاہر ہے کہ یہ چیزیں پیدا ہونے سے agent جو ہیں خاص طور پر میں یہ کہوں گا کہ agent جو ہیں انہوں نے brief کیا ہے ۔ اقبال حیدر صاحب کوکراچی کے agents جو ہیں ، جو پیسے کھاتے ہیں انہوں نے ان کو بریف کیا ہے اور انہوں نے ساری یہ----

جناب چیئرمین، اخبار میں آیا ہے ۔ اخبار سے لیا گیا ہے ۔ انہوں نے --

چوہدری شجاعت حسین ، اخبارات میں سپانسرڈ خبریں وہی دلاتے ہیں کیونکہ ان کے کاروبار میں بہت حد تک کمی آ چکی ہے اور ان کا کاروبار ٹھپ ہو چکا ہے اور انہوں نے اب یہ طریقہ کار کیا ہے کہ سینٹ میں اس کو لے کے جائیں، نیشنل اسمبلی میں اس کو لے کر جائیں تا کہ یہ--- نہیں جناب اگر یہ اقدام نہ چلا تو ہم دوبارہ وہی سیل قائم کریں گے اور ان کو کنٹرول کرنے کی کوشش کریں گے ۔ یہ میں ہاؤس اور آپ کی وساطت سے ان کو بھی اطلاع دینا چاہتا ہوں اور باقیوں کو بھی بتانا چاہتا ہوں ۔ اس کے بہت اچھے نتائج نکلے ہیں لیکن ہم نے اب اس کو بند کیا ہوا ہے، تا کہ امیگریشن کا عملہ دوبارہ اس کو احسن طریقے سے چلائے۔

سید اقبال حیدر ، جناب چیئرمین! مجھے بہت دکھ اور افسوس ہے کہ بات تو تھی ہمارے Adjournment Motion کی لیکن محترم وزیر صاحب نے انتہائی احترام اور ہر طرح کے اخلاقی ضابطوں کے مطابق ان سے مخاطب ہوا تھا ۔ انہیں پتہ نہیں --- کہ مارے گھٹنہ پھوٹے آنکھ --- بات ہو رہی ہے adjournment motion کی وہ بات کر رہے ہیں Joint Parliament میں جو کچھ بد مزگی ہوئی تو میں اسی لئے تو کہتا ہوں کہ

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ کیا ہے
تم ہی بتاؤ یہ انداز گفتگو کیا ہے؟

یہ کونسے ضابطے کے تحت آپ نے مجھ سے خطاب کیا ہے ؛ جو اس طرح آپ نے بے

بنیاد الزمات لگائے ہیں ۔ اگر میں ان الزامات کا جواب دوں گا تو بدمزگی پیدا ہو گی ۔

جناب چیئرمین، بدمزگی نہیں کرنی پلیز۔

سید اقبال حیدر ، میں avoid کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ اپنے آپ پر بھی تو دیکھیں ۔ بات ہو رہی ہے adjournment motion کی ۔

جناب چیئرمین، آپ اس پر آئیں ناں۔ یہ جو مسئلہ بیان کیا ہے وہ بات ختم کریں ۔

سید اقبال حیدر، یہ نہیں کرنی چاہئیے ۔

جناب چیئرمین، ہاں یہ نہیں کرنی چاہئیے ۔

سید اقبال حیدر، نہیں ہم یہ چاہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین، بدمزگی اس ہاؤس میں نہیں ہونی چاہئیے ۔

سید اقبال حیدر، ہم وہاں پر بھی یہ چاہتے ہیں genuinely میں یہاں پر ریکارڈ کی خاطر صرف ایک لفظ کہوں گا ۔ ہم انتہائی دیانت داری سے ، خلوص سے اور میں یہ ثابت کروں گا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہاؤس کو Constitution کو rules کے مطابق چلائیں اور منصفانہ طور پر برابر کا رویہ اپنائیں ۔

impartial and unbiased equal treatment and equal opportunity to all in accordance with the Constitution and Rule of Business. That is all that I demand. Resentment takes place when there is prejudice when there is discrimination and partiality or violation of the rules.

اس میں میں نے ایک specific example دی ہے ۔ وہ محمد شریف کی ہے ۔ اس کے بارے میں محترم وزیر صاحب نے ---- میں اور کن کن القابات سے انہیں نوازوں ۔ جن سے ان کا مزاج اچھا رہے کہ محترم قابل احترام صد احترام ۔ میرے بھائی وزیر داخلہ اتنا بتا دیں کہ یہ بہاولپور کے ایک شخص محمد شریف جس کا پاسپورٹ بھی آپ نے valid قرار دیا ۔ اس کو اتنے عرصے تک کیوں رکھا؟ اور اس بچارے کا یہی قصور ہے کہ وہ جاہل تھا۔

جناب چیئرمین، چوہدری صاحب یہ پاسپورٹ سیل ہے ۔ یہ اب تو ختم ہو گیا ہے ناں

پاسپورٹ سیل ۔ اب تو ختم ہو گیا ہے ۔ بہر حال اس پر specific instances کوٹ کیا ہے کہ یہ پاسپورٹ سیل جب تھا ۔ ایک شخص کو انہوں نے اس لئے پکڑا کہ اس نے forgery کی ہے ۔ جب وہinvestigate ہوا تو پتہ چلا کہ forgery کوئی نہیں ہے اس کے باوجود تین چار دن اس کو جیل میں رکھا گیا تو یہ ایک specific case ہے اس کی اگر investigation کروالیں۔

چوہدری شجاعت حسین، اس سلسلے میں عرض ہے کہ اگر جناب مجھے اپنے لیٹر پیڈ کے اوپر یہ تمام چیزیں مجھے آج لکھ کر دے دیں تو میں اس کی اگر یہ بات ---- انہوں نے جو کہی ہے۔ اسی طریقے سے ہے تو اس کے یہی ساتھ لگا کے بھیج دیں۔ یہ ساتھ لگا کے لیٹر بھی بھیج دیں۔ یہ ساتھ لگائیں۔ باقی چیزیں بھی لگائیں۔ صرف اخبارات کی نہیں اپنی بھی تصدیق کر دیں ۔ آخر معزز ممبر ہیں ان کے لیٹر ہیڈ کے اوپر آئے گا تو میں کارروائی کروں گا۔ ویسے نہیں کروں گا۔

Mr. Chairman: So, this is disposed off in the light of the statement.

آپ سے بھی پوچھ لیتے ہیں جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر بشارت الہیٰ، مجھے آپ پلیز بتا دیں کہ اگر ایک issue ہاؤس نے raise کر دیا ہے تو پھر لیٹر ہیڈ پر لکھنے کی کیا ضرورت ہے ؟ It has been raised on the floor of this House-

Syed Abdullah Shah: Sir, Minister is talking while sitting on the Chair.

جناب چیئرمین، اچھا جناب ٹھیک ہے ۔ آپ کی بات صحیح ہے جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال، پہلے تو میں صبروتحمل کی داد دیتا ہوں ۔ اگر اسی طرح سے behave کریں ماشاء اللہ مسئلہ ہی کوئی نہیں رہے گا ۔ بہت شان سے آج انہوں نے بات کی ہے اور بڑے دل سے ' جذبے سے اور میں مبارک باد دیتا ہوں کبھی کبھی ایسا رہے۔ اب عرض یہ ہے کہ مسئلہ چوہدری صاحب نے جو کہا ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ وہ سیل اب ختم کرنا نہیں چاہئیے ۔ وجہ یہ ہے کہ تین چار سال سے نہیں' مدت بارہ سال سے ایئر پورٹ پرلوگوں کو شکایت ہے۔ وہاں رشوتیں چل رہی ہیں ۔ لہذا اگر آپ نے کوئی ایسے حفاظتی اقدامات کئے تھے ۔ اس کو بند نہ کریں ۔ پھر ان

لوگوں پر نہ چھوڑیں۔ انہی immigratiion کے لوگوں پر جن سے لوگوں کو شکایت ہے کیوں کہ یہ ایک وہاں۔

جناب چیئرمین، آپ نے خود ہی ایڈجرنمنٹ موشن دیا ہے کہ غلط اقدام ہے ۔

سید فصیح اقبال،میں نے سیل کے خلاف نہیں دی ۔ رشوت کے خلاف دی تھی کہ یہ سیل اب انہوں نے بند کیا ہے ۔ انہیں سیل کو قائم رکھنا چاہئیے کیونکہ اگر رشوت چل رہی ہے تو پھر یہ شروع ہو جائے گی تو اس کے لئے watch dog جو ہے کس کا اور وزیر محنت بیٹھے ہیں ۔ ان کا بھی معاملہ جو وہیں ہے جتنے لوگ جاتے ہیں۔ پروموٹر سب سے پانچ پانچ سو روپیہ وہ لیتے ہیں ۔ اب یہ بات حقیقت ہے ' اب اس کو سننا چاہئیے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اگر آپ نے اگر کوئی ایسے Measures لئے تھے ان کو قائم رکھیں تاکہ مزید کوئی شکایت نہ ہواور رشوت ختم نہیں کر سکتے ' کم تو کر دیں اور ان لوگوں کو جو بیچارے ہمارے سادہ لوح لوگ ہیں جو اس وقت انگریزی نہیں جانتے ' ان کو دو دو گھنٹے کی فلائیٹ کے اوپر آپ detain نہ کریں اگر کوئی ایسا واقعہ آپ کو ملتا ہے جو جعلی ہے اس کو آپ بےشک try کریں اور اس کے لئے پریس میں دیں تاکہ لوگوں کو علم ہو کہ جو آپ کام کر رہے ہیں وہ آ بھی رہا ہے ۔ آپ اچھی چیزیں خفیہ کرتے ہیں اور باقی چیزیں اخباروں میں آ جاتی ہیں ۔ اچھے کام کریں تو اخباروں میں دیں ناں۔ آپ کہتے ہیں ہم نے بھی case پکڑے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی جناب عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Sir, the Minister very arrogantly said that he will not take action unless he is addressed through a letter. Sir, we have raised issue in the House.

جناب چیئرمین، وہ کہتے ہیں کہ مزید information دے دیں ۔ وہ صحیح ہے وہ کہتے ہیں اور information بھی دے دی جائے کہ کونسی فلائٹ تھی؛ کیا تھی؛ تاکہ وہ چیک کر سکیں۔

Syed Abdullah Shah: Sir, he has given name of the person and the person was detained.

جناب چیئرمین ، نہیں ' فلائٹ نمبر دے دیں۔ فلائٹ کا بتا دیں کہ کس فلائٹ سے detain ہوئے تھے؛

Syed Abdullah Shah: The statement that he will not take action unless a letter is written is the problem.

پی آئی اے فلائٹ کراچی سے جدہ۔

جناب چیئرمین، اگلے ہیں جناب اقبال حیدر صاحب نمبر 7 ۔

ii) RE: ALLEGED RECRUITMENT OF 250 EMPLOYEES IRREGULARLY.

سید اقبال حیدر، جناب چیئرمین! بہت شکریہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ معزز ایوان کی کارروائی روک کر اپنی نوعیت کے اہم مسئلے پر فوراً بحث کی جائے کہ ہفت روزہ "تکبیر" کراچی مورخہ 15 اپریل کے مطابق وفاقی وزیر دفاع سید غوث علی شاہ اور ڈائریکٹر جنرل انور محمود خان نے ڈھائی سو نااہل امیدواروں کو بھرتی کیا ہے۔

اور اب متعلقہ افراد کو ریکارڈ ضائع کرنے کا حکم دے دیا ہے ۔ رپورٹ کے مطابق 23 فروری اور یکم مارچ 1992ء کو سول ایوی ایشن اتھارٹی کی جانب سے مختلف اسامیوں کے لئے موزوں امیدواروں کے انتخاب کی خاطر قومی اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات شائع کرائے گئے تھے مقرر کردہ سلیکشن کمیٹی کی جانب سے درخواست دہندہ سے لئے گئے ٹیسٹ انٹرویوز کو پس پشت ڈال کر وفاقی وزیر دفاع نے 160 ایسے امیدواروں سے جن کی اکثریت ٹسٹ اور انٹرویو میں یا تو شامل ہی نہیں ہوئی تھی یا شامل ہو کر ناکام ہو چکی تھی فی کس 20 ہزار روپے سے لے کر 3 لاکھ روپے وصول کر کے انہیں تقرری کے احکامات ارسال کر دیئے ہیں اپنے وزیر کی تقلید کرتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل سول ایوی ایشن نے بھی 67 امیدواروں کو چور راستے کے ذریعے بھرتی کیا ۔ اوپر بیان کئے گئے حقائق کی روشنی میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اس لئے اسے منظور کرتے ہوئے اس پر ایوان میں فوراً بحث کی جائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

چوہدری امیر حسین، جواب میرے پاس تیار ہے چونکہ ڈیفنس منسٹر صاحب پر بھی یہاں allegation لگائی گئی ہے تو ان کی یہ خواہش ہے کہ وہ خود جواب دیں اور اس بارے میں فاضل ممبر سے بھی انہوں نے بات کی ہے اور میری انفارمیشن ہے کہ he has agreed کہ وہ خود آ کر اس کا جواب دیں اور کل پر اس کو رکھ لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، اس کو کل رکھ لیتے ہیں۔

جناب اقبال حیدر، جی ٹھیک ہے اس کو کل رکھ لیتے ہیں ۔ انہوں نے خود درخواست کی ہے ۔ اس لئے میں ----

جناب چیئرمین، تو بہر حال ایڈجرنمنٹ موشن کا وقت تو ختم ہو چکا ہے ۔ جی جناب فرمائیے گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی، جناب والا! آپ کو یاد ہو گا کہ اسی ہاؤس نے ایک کمیٹی بنائی تھی جو اے پی پی کے ایمپلائز کے سلسلے میں تھی جب وزیراعظم صاحب نے دسمبر 1990 میں الاونسز کا ایک اعلان کیا تھا دو سو روپے کا اور یہ کمیٹی فارم ہو گئی تھی 30 اگست کو اور پنتالیس دن میں اس کی رپورٹ آنا تھی لیکن اب اس کو تقریباً کوئی سال ہو گیا اور اب تک وہ رپورٹ نہیں آئی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ رپورٹ نہ دینے سے اس ہاؤس کا privilege breach ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین، پریولج موشن دیں ناں آپ مجھے۔ موشن دیں اور دوسرا یہ ہے کہ ہاؤس ایشورنسز کمیٹی کا بھی مسئلہ ہے ۔ اس میں بھی ٹھیک آپ ہو سکتا ہے لیکن آپ مجھے دیں کوئی چیز تو پھر میں لاؤں گا ناں ۔جی جناب بشارت صاحب۔

Dr. Bisharat Elahi: Sir, I would like to emphasize what my honourable Senator just said . I was one of the movers of this adjaournment motion....

اس وقت یہ فیصلہ ہوگیا تھا کہ کمیٹی بنا دیتے ہیں اور 45 دن میں اس کا فیصلہ کریں گے لیکن اس کے بعد ایک دفعہ دوبارہ پھر میں نے سینٹ میں آپ کے سامنے وزیر موصوف کو یاد دہانی کروائی تھی اور اب اگر ہر دفعہ اگر آپ کہتے ہیں کہ موشن لے آئیں ۔

جناب چیئرمین، نہیں کوئی طریقہ کار آپ مجھے دیں ناں میں اس کے مطابق چلوں گا ناں۔

ڈاکٹر بشارت الہیٰ، جو تفصیلات آپ مجھے کہتے ہیں وہ ابھی میں آپ کو دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، نہیں ابھی نہیں you give it to me in writing کہ پریولج موشن ہے یا ایڈجرنمنٹ موشن ہے لیکن اگر میں ایسے کرنا شروع کر دوں تو ہاؤس نہیں چل سکتا ۔ کوئی اٹھ

کے جو مرضی ہے بات کر دے ۔

Mr. Manzoor Gichki: Sir, according to the rule

پریویلج موشن ہاؤس میں بھی دیا جا سکتا ہے ۔

Mr. Chairman: But only with my permission. So when a matter is so old or one year old.

آپ تحریری طور پر دیں ۔ میں اسے دیکھوں گا کہ بنتا ہے کہ نہیں بنتا۔

Dr. Bisharat Elahi: It is all the more reasonable Sir.

کہ ایک سال پرانی بات پر عمل درآمد ہی نہ ہوا ہو۔

جناب چیئرمین ، تو بہر حال آپ مجھے لکھ کر دیں ۔ let me take it up in the appropriate manner. I will take it up---- جی جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ، سر میں نے ایڈجرنمنٹ موشن دیا ہے لیکن کے بارے میں ----

جناب چیئرمین، تو آج تو نہیں ٹھیک آپ ہو گا کل ہی ہو گا ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ، اگر آگ ہو جائے تو بڑی مہربانی ہو گی ۔ بڑا important issue ہے ۔

جناب چیئرمین، وقت بھی گزر چکا ہے اور کل ہاؤس کی اجازت لیں گے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، کل یہ آرڈر پر آجائے آپ ذرا مہربانی کریں ۔

جناب چیئرمین، نہ بھی آئے آپ کو تو لینی پڑے گی اجازت اس ہاؤس سے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، کل سر جوائنٹ سیٹنگ ہے ۔

جناب چیئرمین ، تو آپ application دے دیں ۔ ...for out of turn also آئٹم نمبر 3 مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب۔

ANNUAL REPORT OF THE C.I .I FOR THE YEAR 1991-92 -LAID-

Maulana Abdusattar khan Niazi: Sir, I beg to lay before the House a copy of the Annual Report of the Council of Islamic Ideology for the year, 1991-92 as required under clause(4) of Article230 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, read with sub-rule (1) of Rule 139 of the Rules of procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Mr. Chairman: The report stands laid. Item No 4 discussion on the report of the Council of Islamic Ideology relating to the year 1982-83 on economic

سید اقبال حیدر: اس میں ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیں جی۔

Syed Iqbal Haider: I would like to raise a point of order regarding the Report of the Islamic Ideology Council which has just been laid.

سر اس میں ہے۔

The Constitution provides under Article 230 that the Report has to be laid every year Sir. The Islamic Council shall submit its first Report within seven years of its appointment--- I am reading sub- article (4)of Article230 which reads that the Islamic Council shall submit its final Report within seven years of its appointment and shall submit an annual interim report The report, whether interim offinal, shall be laid for discussion before both the Houses and each provincial assembly within six months of its receipt and the Assembly after considering the Report shall enact laws in respect thereof within a period of two years. Sir, my contention is that it has to be laid within six months of its receipt. This is a Report of 1991-92 Sir,which is being laid well over not only one year but I would say even about two years and I would like the Honourable Minister to give an

explanation about the delay as well as about effects of failure of the Houses to discuss and approve the Report for the previous years...

جناب چیئرمین: جی مولانا صاحب آپ اس پر کچھ فرمائیں گے ۔

مولانا عبدالستار خان نیازی: جناب یہ رپورٹ پہلے بھی پیش کی جا چکی ہے ۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ فرما رہے ہیں کہ یہ جو رپورٹ ہے 92-1991 کی یہ چھ ماہ کے اندر جب آپ کو ملی تو اس کو چھ ماہ کے اندر آپ کو ہاؤس میں present کرنی تھی ۔ آرٹیکل 234 کے تحت تو وہ آپ نے اس میں تاخیر کی ہے ۔ وقت پر پیش نہیں کی گئی ۔

مولانا عبدالستار خان نیازی: رپورٹ جب آئی پیش کر دی گئی ہے ۔

جناب چیئرمین: یہ رپورٹ کب آئے گی ۔ یہ دیکھیں کب آئی ہے ۔

مولانا عبدالستار خان نیازی: اس سے پہلے اسمبلی میں پیش کی یہاں بھی تقسیم کی۔

جناب چیئرمین: ذرا دیکھیں اس پر کونسی تاریخ ہے کہ کب پیش کی گئی ۔

چوہدری امیر حسین: یہ سیکرٹریٹ میں تو بہت پہلے دی تھی یہ ذرا دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: ذرا چیک کریں کب آئی ہمارے پاس ۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد: جناب یہ صرف دس سال پہلے آئی ہے ۔

جناب چیئرمین: نہیں یہ 92-1991 ، کی بات ہے ۔ یہ ہو رہی ہے بحث جو 92-1991 کی رپورٹ آئی ہے ۔ وہ کہتے ہیں تاخیر سے آئی ہے ۔

حافظ حسین احمد: نہیں جی میں اس کی بات نہیں کر رہا۔

جناب چیئرمین: نہیں جی پہلے اس کی بات کر لیں ۔ اس کے بعد دوسری بات کریں گے ۔ پہلے وہ بات سن لیں یعنی اقبال حیدر صاحب کا یہ کہنا ہے اور درست ہے کہ جس وقت آپ کو سالانہ رپورٹ مل جائے تو چھ ماہ کے اندر آپ کو یہ پیش کرنا ہوتی ہے تو اب پتہ نہیں ان کو کب ملی ہے ۔ دیکھنا یہ ہے کہ ان کو کب ملی ہے ۔ 1992-1991، کی ٹھیک ہے یہ دیکھ لیتے ہیں لیکن اصولی طور پر آپ نے فرمایا ہے وہ صحیح ہے ۔ جی جناب حافظ صاحب آپ کا دوسرا مسئلہ ۔ 12 مارچ

1992ء کو تو پبلش ہوئی ان کو کب ملی۔

جناب منظور احمد گچکی، مہینے کے بعد پہنچی ہو گی۔

جناب چیئرمین، یہ تو اندازہ ہے ۔

چوہدری امیر حسین، یہ تو مفروضے پر بات کرتے ہیں یعنی پبلش ہوئی پھر منسٹری میں آئی پھر منسٹری سیکرٹریٹ میں دیتی ہے۔ 12 مارچ 1992ء تو اس کے بعد ایک جو پراسس ہوتا ہے اس میں وقت لگ جاتا ہے تو اس میں بہرحال جو پوائنٹ ریز کیا ٹھیک کیا ہے ۔

جناب چیئرمین، قانونی طور پر ٹھیک ہے لیکن آخر کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے آگے پیچھے معاملہ۔ جی جناب حافظ صاحب اور اس دوران گچکی صاحب بھی وزیر رہے ہیں ان سے پوچھاجائے گا کہ جی آپ کے وقت میں کیوں نہیں پیش کی گئی ۔

جناب منظور احمد گچکی، میں تو جی مذہبی امور کا وزیر نہیں تھا ۔

جناب چیئرمین، ہیں جی یہ وزیر رہے ہیں یا اس محکمے کے نہیں تھے وزیر رہے ہیں۔ collective responsibility ہوتی ہے ۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد، جناب میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ہمیں جو آج ایجنڈا ملا ہے ۔ اس میں یہی لکھا گیا ہے کہ نظام معشیت کے عنوان کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل کی مندرجہ ذیل رپورٹ پر مزید بحث کی جائے گی اور یہ جو ہے جی میرے پاس جو میں لے کرآیا ہوں آپ کی خدمت میں ۔ اس میں ,82,83,84,85,86,87,88 اور 89,90,91 تک یہ ساری ہیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جناب یہ قوم کو اور اپنے آپ کو اور خدا کو کیوں دھوکہ دے رہے ہیں اور سوال یہ ہے کہ اگر 1983ء 1982ء کی رپورٹوں پر اب بحث کی جاتی ہے جبکہ آئین کے آرٹیکل 230 کے تحت جو ہے وہ چھ ماہ کے اندر رپورٹ پیش کی جاتی ہے اور دو سال کے اندر اس پر قانون سازی کی جاتی ہے ۔اب تو دس سال گزر چکے ہیں اور جس رپورٹ پرہمیں کہا گیا ہے کہ جی آپ اس پر بحث کریں ۔ اس میں واضح طور پر انہوں نے کہا ہے کہ مرحوم صدر جنرل ضیاء الحق کو انہوں نے مکمل رپورٹ پیش کی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا جواب دیا جائے بلکہ اس ایوان کے فلور پر میں نے کہا کہ ہم پابند ہیں کہ آئین کی دفعہ 230 کے تحت کہ ہم بروقت کیا کریں اور اس پر ہم کس طرح

بحث کر سکتے ہیں ۔ میں گزارش کروں گا کہ 82,83 پر بحث کی کیا ضرورت ہے ؟

جناب چیئرمین : نہیں تو جو مسئلے ہیں وہ تو 82,83 کے نہیں ہیں ناں ، مثلاً اگر معشیت کا مسئلہ ہے وہ تو آج بھی متعلقہ ہے ۔ چاہے وہ رپورٹ پہلے آ گئی ہے لیکن اس پر آج بھی میرا خیال ہے ۔ قوم کو رہنمائی کی ضرورت ہے ۔ یہ مسئلے ختم تو نہیں ہوتے ۔

حافظ حسین احمد : نہیں جی وہ رہنمائی کی ضرورت ہے لیکن ان کی جو ضرورت ہے وہ صرف عشر کی بات ہے ۔ یہ قوم کی رہنمائی اور قوم کی ضرورت کا خیال نہیں رکھتے ۔ یہ اپنی ضرورت کا خیال رکھتے ہیں جبکہ اس کے بعد کی جو رپورٹیں ہیں ۔ اس میں سودی بنکاری ہے ۔ دوسرے تمام مسائل کے بارے میں ---

جناب چیئرمین : وہ ساری اب باری باری لا رہے ہیں ۔

حافظ حسین احمد : میں یہ کہوں گا کہ یہ غیر آئینی --- جو ایجنڈے میں آپ حضرات نے دیا ہے یہ 1982,83 ، کی رپورٹ میں 1993ء کے آخر پر غور کیا جائے ۔ یہ غیر آئینی اور آرٹیکل---

جناب چیئرمین : اس پر مزید بحث آپ کرنا چاہیں گے آپ لوگ یا اس بحث کو اب ختم کر دیں ۔ اس رپورٹ پر 1982,83 ، کی جو ہے ۔ اب ہم چاہیں گے کہ ساری رپورٹیں جو ہمارے پاس ہیں ۔ آہستہ آہستہ آئیں ان کو ایجنڈے پر تاکہ اس پر جو کہنا ہے ۔

حافظ حسین احمد : میں گزارش کروں گا کہ یہ بتائیں کہ کس طریقے سے انہوں نے اب تک 12 سال پہلے کی جو رپورٹیں ہیں ----

چوہدری امیر حسین : میں اس پر کچھ اگر ----

جناب چیئرمین : جی یہ دیکھیں ناں کہ یہ تو اسمبلی 1985ء میں آئی ہے 1982,83 ، کا ہم کیا کر سکتے ہیں ۔ یہ تو سینٹ میں آئی ہے یہ تو آئی 1985ء میں ہے ۔

حافظ حسین احمد : جناب اس سینٹ میں تقریباً چھ رپورٹیں اور پیش ہوئی ہیں ۔

جناب چیئرمین : نہیں آئی ہیں ۔

حافظ حسین احمد، اس سال بھی شروع میں پیش ہوئی ہیں ۔ اب پیش کر رہے ہیں ۔ بھائی بتائیں اس پر کیوں بروقت بات نہیں کی جاتی؟

جناب چیئرمین، نہیں اب آ گئی ہے تو بحث کر لیں ناں۔ اب کیا چاہتے ہیں کہ اس کو آج ----

حافظ حسین احمد، جناب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ 1982,83، کی بجائے جو نئی آپ کے پاس رپورٹیں آئی ہیں ۔ ان پر کیوں نہ بحث کی جائے ۔

جناب چیئرمین، تو پرانی کا کیا کریں ؟

حافظ حسین احمد، کن کا ؟

جناب چیئرمین، یہ جو پرانی ہیں ۔

حافظ حسین احمد، ان کو بتا دیں کہ ان پر کیوں بحث نہیں کی گئی۔

جناب چیئرمین، بھئی وہ تو ہو گئی ناں بات یعنی اس پر بات ہو چکی ہے ۔

حافظ حسین احمد، کب ہوئی تھی جی ؟

جناب چیئرمین، کوئی پانچ یا چار سال پہلے۔

حافظ حسین احمد، نہیں جناب مذاق نہ بنائیں۔

جناب چیئرمین، جناب یہ بتائیں ناں ۔ آپ حافظ صاحب ۔ یہ بتائیں ناں کہ اب کیسے کیا جائے۔ اگر آپ تیار ہیں ۔

حافظ حسین احمد ، ہم بحث کے لئے تیار ہیں ۔

جناب چیئرمین، اس پر ہی ----

حافظ حسین احمد، لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ یہ اس پر رولنگ دے دیں کہ یہ جو چھ مہینے کی قید ہے ۔

جناب چیئرمین، بھئی دیکھیں ناں کہ ہمارے پاس جو رپورٹ سیکرٹریٹ میں آ جاتی ہے

وہ ہم نے ایجنڈے میں لگائی ہوتی ہے ۔ وقت کے مطابق یعنی دیکھ کے کہ کب مناسب موقع ہے ۔ اب آپ یہ فیصلہ کرلیں کہ پہلے آپ بعد کی رپورٹوں پر بحث چاہیں گے یا پہلی رپورٹوں پر۔ کرنی تو ہیں ساری ۔

حافظ حسین احمد، میں جناب رولنگ چاہوں گا کہ آئین کے آرٹیکل 230 کے تحت جو چھ ماہ کی قید ہے ۔ یہ آپ کے ایجنڈے میں جو 1982,83، کی آئین کی اس دفعہ violation ہوئی ہے یا نہیں۔ میں آپ کی رولنگ چاہوں گا ۔ اس کے اوپر آپ کا جو فیصلہ ہو گا ۔ ہم اس پر بھی بحث کے لئے تیار ہیں ۔

جناب چیئرمین، دیکھیں ناں ! ایجنڈے پر لانے میں تو تاخیر ہو جاتی ہے ۔ اس میں تو کوئی آئینی بات نہیں ہے ۔

حافظ حسین احمد، آپ یہ فرما رہے ہیں کہ اس پر بحث کریں یا نہ کریں ۔ میں اس پر آپ کو رولنگ چاہوں گا ۔ اگر ہم اس پر بحث کریں گے تو کیا آئین کی خلاف ورزی نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین، دیکھیں ناں ۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ جب رپورٹ مل جاتی ہے حکومت کو تو حکومت وہ رپورٹ جو ہے وہ lay کر دیتی ہے ہاؤس میں ۔ lay کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہاؤس کےمیز پر رکھ دیتی ہے ۔ ۔ اس کے بعد ہم وقت مقرر کرتے ہیں ۔ وقت کو ہم دیکھتے ہوئے کہ اب وقت ہے تو اس کا وقت مقرر کر دیں ۔ اب بہت سی اس میں جمع ہو چکی ہیں ۔ اب فیصلہ یہ کرنا ہے کہ ان رپورٹوں پر بحث کس طریقے سے کرنا چاہیں گے ۔ اب جو بعد کی رپورٹیں ہیں وہ پہلے چاہیں گے ۔

حافظ حسین احمد، میں گزارش کروں گا ۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں گے ۔ میں یہ پڑھ لوں230۔

چوہدری امیر حسین، ہمیں موقع دیں وضاحت ہو جاتی ہے ۔ اس میں کوئی آئینی مقابلہ نہیں ہو رہا ۔

حافظ حسین احمد، "اسلامی کونسل اپنے تقرر کے سات سال کے اندر اپنی حتمی رپورٹ

پیش کرے گی " اب سوال یہ ہے کہ جس رپورٹ پر ہم بحث کر رہے ہیں اس کے بعد 12 سال گزر چکے ہیں -

جناب چیئرمین، صحیح بات ہے اور بہت ساری اور رپورٹیں آ چکی ہیں -

حافظ حسین احمد : اور ہر سال سالانہ عبوری رپورٹ پیش کیا کریں گے اور یہ رپورٹ خواہ عبوری ہو یا حتمی وصولی سے چھ ماہ کے اندر دونوں ایوانوں اور ہر صوبائی اسمبلی کے سامنے برائے بحث پیش کی جائے گی اور مجلس شوریٰ 'پارلیمنٹ اور اسمبلی رپورٹ پر غور و خوض کرنے کے بعد حتمی رپورٹ کے بعد دو سال کی مدت میں اس کی نسبت قوانین وضع کرے گی - اب جی 7 سال میں پابند ہے اسلامی نظریاتی کونسل کہ وہ مکمل رپورٹ پیش کرے - دو سال کے بعد حکومت پابند ہے کہ اس پر قانون سازی کرے - یہ بن گئے 11 سال جبکہ یہ جو اب بحث کر رہے ہیں یہ 12 سال ہو گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سطح پر 1982,83ء کی رپورٹ پر قوم کی اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی بجائی جو نئی رپورٹیں ہیں ' جو مکمل ہیں ' ان پر بحث کی جائے اور ان پر قانون سازی کی جائے -

جناب چیئرمین، بھئی میں آپ سے یہ وضاحت چاہوں گا کہ آپ کی صحیح بات ہے - ان کا کیا 'کیا جائے -یہ جو پرانی ہیں ان کو کیا جائے یا نہ کیا جائے - کیا کیا جائے؟

حافظ حسین احمد ، نہیں میں گزارش کروں گا کہ اس پر قانون سازی کریں یعنی قانونی طور پر ہم اگر آج 1982,83ء کی رپورٹ پر بحث کریں گے تو ہم نے 230 کی اس دفعہ کی خلاف ورزی کی ہے - جس میں اسلامی نظریاتی کونسل اپنی تشکیل کے سات سال بعد حتمی رپورٹ پیش کرے گی 1982ء کی رپورٹ ہے 1989ء تک سات سال پورے ہو گئے - 1991ء تک آپ کو پابند---

(مداخلت)

قاضی حسین احمد ، یہ جناب میں ذرا وضاحت کر دوں کہ جناب 1973ء کی بات ہے جب دستور بنا تھا - اس وقت سے جو 9 سال ہیں 7 سال جمع 9سال - وہ 1985ء میں پورے ہو گئے تھے - یہ 1985ء میں جب ہماری ڈیمانڈ پر اور 1986ء سینٹ میں بہت زیادہ اصرار کے بعد خفیہ رپورٹیں پیش کی گئی تھیں اور اس پر ابھی بحث یہ سینٹ والے نہیں کر سکے یعنی یہ اس وقت پیش نہیں کی گئی ہیں - 1986ء میں پیش کی گئی ہیں - جو کونسل کی تشکیل ہوئی ہے 1973ء کے دستور

کے تحت اس کے بعد کی یہ شرط ہے کہ 7 سال کے اندر اندر پھر 2 سال کے اندر حتمی رپورٹ ۔ یہ 1985ء میں ختم ہوگئی ہے ۔ یہ 9 سال 1984ء میں ختم ہو گئے تھے ۔ اس کے باوجود حکومت نے مارشل لاء کے دور میں اس کو بالکل خفیہ رکھا ہوا تھا ۔ 1986ء میں پھر ہمارے بہت اصرار کے بعد یہ رپورٹیں پیش کی گئیں لیکن سینٹ اور قومی اسمبلی اس بارے میں اپنا فرض پورا نہیں کر سکی ہیں کہ اس پر بحث کریں۔ یہ پیش کرنے والوں کا قصور نہیں ہے ۔ یہ سینٹ اور قومی اسمبلی کا قصور ہے کہ انہوں نے اس کے اوپر اپنی بحث مکمل نہیں کی۔

جناب چیئرمین، جی جناب امیر حسین صاحب۔

چوہدری امیر حسین، میں عرض کر رہا ہوں ۔ یہی میں گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ ایک تو جناب میں فاضل ممبر کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اسی ایوان کی کمیٹی بنی اور پروفیسر خورشید صاحب اس کے چیئرمین ہیں اور اس پر بہت کام بھی ہوا ہے۔ کچھ بلز بھی تیار کئے گئے ہیں ۔ دوسری جیسے قاضی صاحب نے فرمایا کہ جن رپورٹوں پر بحث ہونی ہے وہ آج پیش نہیں کی گئیں بلکہ وہ بہت پہلے پیش کی گئیں ۔

(مداخلت)

میری عرض سن لیں۔

جناب چیئرمین، یہ رپورٹ جو آپ ذکر کر رہے ہیں ناں ۔ یہ مجھے بتایا گیا ہے یہ ایوان میں 8-12-1985 کو آ گئی تھی ۔

چوہدری امیر حسین، اور جو ان کی arguments ہیں اس کو بھی میں meet کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین، 8-12-1985 کو آ چکی تھی ۔

حافظ حسین احمد، جب آئین کے تحت چھ ماہ میں اگر یہ 1982ء کی رپورٹ ہے 1983ء کی تو انہوں نے پیش کی ہو گی 1984ء میں۔

جناب چیئرمین، 8-12-1985 کو آ گئی تھی ۔

چوہدری امیر حسین، میری عرض سن لیں کہ اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے 1985

میں اور حافظ صاحب مجھے بتا دیں کہ اسمبلی جب تھی ہی نہیں تو پھر 1982ء والی رپورٹ 1985ء سے پہلے کہاں پیش کرتے۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بہت پہلے جب اسمبلی معرض وجود میں آئی۔ اس کے بعد سینٹ معرض وجود میں آئی۔ اس کے بعد رپورٹیں پیش کر دی گئیں۔ جیسے قاضی صاحب نے فرمایا اور اس ایوان نے اس پر بہت کام کیا ہے۔ پروفیسر خورشید صاحب کی سربراہی میں کمیٹی بنی۔ بلز تیار ہوئے۔ اب ان کا جو پوائنٹ ہے ناں۔ میں صرف اپنی طرف سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آئین کو پڑھنے کا ایک طریقہ ہے کہ اگر آئین کا ایک آرٹیکل پڑھا جائے تو اس کے ساتھ پھر اور بھی آرٹیکل پڑھنے پڑتے ہیں۔ 230 کی کلاز (4) جب یہ پڑھتے ہیں تو ان کو پھر 254 آرٹیکل بھی پڑھنا پڑے گا۔ اگر فرض کر لیا جائے for the sake of argument without conceding یعنی اگر فرض کر لیا جائے کہ ایک رپورٹ اندر میعاد پیش نہیں ہوتی اور میعاد کے بعد پیش ہوتی ہے جو کہ اندر میعاد پیش ہونی چاہئیے تھی۔ اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے --- لیکن اگر ان کے argument کو adopt کرتے ہوئے اگر بعد میں بھی وہ رپورٹ پیش ہو جاتی ہے تو وہ رپورٹ validly پیش ہوتی ہے جیسے کہ آرٹیکل 254 میں کہا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، صحیح ہے۔

چوہدری امیر حسین، میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی غیر آئینی مسئلہ نہیں ہے۔ بہرحال یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ فاضل ممبران نے پوائنٹ validly raise کیا ہے۔ یہ within period submit ہونی چاہئیں اور ایوان کو بھی چاہئیے کہ جب submit ہوجائیں تو پھر اس پر بحث کرے۔ رپورٹ پیش ہوتی ہے 1986ء میں اور آج 1993ء تک ایوان اس پر بحث نہیں کرتا تو پھر قصور وار تو ایوان ہو گا۔ اس میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ ہم سب نے کوشش کی ہے کہ ان پر بحث کرائی جائے۔ میں اس کے ساتھ گزارش کرتا ہوں کہ بحث شروع کی جائے۔

جناب چیئرمین، جی جناب مزمل شاہ صاحب۔ آپ کا کوئی پوائنٹ تھا۔

سید مزمل شاہ، بس یہی بات میں کہنا چاہ رہا تھا۔

جناب فصیح اقبال، جناب چیئرمین صاحب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا کہ جب کوئی بزنس نہ ہو، جب گورنمنٹ کی کوئی چیز نہ ہو، کوئی مصلحت نہ ہو تو اس وقت رپورٹ پیش کی جائے۔ سوال یہ ہے کہ آپ کی حکومت یا پچھلی حکومت میں

سب حکومتیں بالکل غیر سنجیدہ رہی ہیں ۔ اس مسئلے پر جب پروفیسر صاحب کی کمیٹی بنی تو 15 دن تک صبح و شام کام ہوتا رہا ۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ حکومت کے افسران آہستہ آہستہ منسٹر صاحب غائب ہوئے پھر سیکرٹری صاحب غائب ہوئے ، پھر آخر میں کوئی نہیں تھا اکیلے وہ رہ گئے ۔ سوال یہ ہے کہ جو حکومت کا طرز ہے ان چیزوں کے ساتھ اتنی غیر سنجیدہ رائے نہیں ہونی چاہئیے ۔ آپ صرف law and order کے معاملات میں رہتے ہیں کہ بس معاملہ ٹھیک ہے ۔ معاملہ تب ٹھیک ہو سکتا ہے جب باقی چیزیں بھی ٹھیک ہوں ۔ نظریاتی کونسل کی رپورٹوں کے یہاں کئی سوال جواب آئے ہیں ۔ اس میں کئی مرتبہ بحثیں ہوئی ہیں ۔ آپ لوگ جب سنجیدہ ہوں تو اس میں وقت صرف کریں، آپ لوگ تو اسے روا روی اور وقت کو ٹالنے کے لئے کرتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات صحیح نہیں ہے ۔ جب آپ نے ایک وقت پیش نہیں کیا اب جو پیش کر رہے ہیں تو پھر آپ لوگ ایسے قومی مسئلے سننے کے لئے موجود نہیں ہوں گے ۔ یہاں ایسے قومی مسئلے زیر بحث آئے ہیں لیکن ایک وزیر بھی موجود نہیں تھا ۔ اس محکمے کا کوئی گیلری میں افسر موجود نہیں تھا ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم لوگ صرف تقریریں کریں اپنے وقت پر اور کچھ لوگ بیچارے سننے والے آئیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ اس کا نوٹس لے ۔ اس کا باضابطہ اسی طرح سے اس کا خیال رکھا جائے۔ اسکے افادی پہلوؤں پر غور کریں تاکہ اس میں حکومت کا کوئی فائدہ نکلے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ صرف رپورٹ پیش کرنے سے مسئلہ حل ہو گا تو ان کو بھی اسی طرح سے توجہ دینی پڑے گی جس طرح فاضل ممبران نے ہر مسئلے پر بحث کی ہے debate ہوتے ہیں لیکن اس debate کا حشر کیا نکلا ہے ۔ آپ ماشاء اللہ مدارالمہام ہیں ہر چیز کے لئے تو آپ کے ہیں لیکن ۔ آپ سوچیں کہ آپ وقت دے سکتے ہیں ایسی چیزیں قومی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر خود حکومت توجہ دے ۔

جناب چیئرمین، شکریہ بالکل جی ۔ اور کوئی ؟ جی برکات شاہ صاحب ۔ مولانا صاحب پہلے برکات شاہ صاحب کی بات سن لیں ۔ پھر آپ آخر میں بات کریں ۔جی برکات شاہ صاحب۔

سید برکات احمد شاہ: جناب والا ! آپ نے جو سوال اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ اب ہمارے پاس دس یا بارہ رپورٹیں جمع ہو گئی ہیں ۔ ان کو ہم کس طریقے سے شروع کریں ؟ ہم 83-82 سے شروع کریں اور پھر دس سال کے بعد یہ 93-1992 والی رپورٹ پھر آئے گی ۔ اس وقت یہ بھی out

of date ہو جائے گی۔ یہاں کوئی ایسا طریقہ ہو ۔ میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین! کہ اس میں بہتر یہ ہو گا کہ ایک کمیٹی یا چند آدمی مقرر کریں ۔ جو ان سب reports کو دیکھنے کے بعد فیصلہ کریں کہ ان میں کون کون سے ایسے پوائنٹ ہیں جو اہم بھی ہیں اور فوری طور پر ان پر discussion ہونی چاہئیے اور اس کے بعد وہ پوائنٹس ہمیں دیئے جائیں کیونکہ آپ دس رپورٹس کو اس طریقے سے جس طرح ہم چل رہے ، کرنے سے یہ معاملہ ختم نہیں ہوگا۔ دس سال اور لگ جائیں گے ۔

جناب چیئرمین، جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: میں بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا دراصل دستوری یا قانونی اعتبار سے تو جو بات وزیر پارلیمانی امور نے کہی ہے وہ صحیح ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ مختلف جو حکومتیں آتی رہی ہیں ۔ انہوں نے اس مسئلے کا حق ادا نہیں کیا اور جس سنجیدگی سے اس پر غور و فکر کی ضرورت تھی ۔ وہ انہوں نے نہیں فراہم کیا ۔ سینٹ کا ریکارڈ آپ دیکھیں تو 1986 میں ہم نے پانچ سیکشن میں بانٹ دیا تھا ۔

تمام رپورٹس کو عقیدہ اور عبادات ، قانون اور عدل ، معاشرت ، معاشیات ، ابلاغ ، تعلیم وغیرہ ان میں سے دو پر بحث ہو چکی ہے اور بڑی مثبت تجاویز سینٹ کے اراکین نے دی تھیں لیکن ان پر کوئی چیز آ نہیں رہی ۔ پھر تین سال تک خاموشی رہی ۔ اس کے بعد پھر سینٹ نے اسپیشل کمیٹی بنائی اور مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ میں دو سال تک اس کمیٹی کا صدر رہا ہوں اور اس کمیٹی نے ایک دو نہیں کم از کم بیس اجلاس کئے ۔ کمیٹی کے یا اس کی سب کمیٹی کے اور اس کے بعد اس نے باقاعدہ متفقہ طور پر تین issues اور اپنی recommendations بھی سینٹ کو پیش کر دیں اور چھاپ کر کے بھی فراہم کر دیں اور حکومت کی خواہش پر جس وقت کمیٹی نے finalize کی اپنی رپورٹ کو اس وقت حکومت کو دے دی بلکہ زکواۃ والے مسئلے پر تو وزیر نے کہا تھا کہ چونکہ ہم غور کر رہے ہیں ۔ آپ اس کو priority دے دیجئیے ۔ ہم نے تین دن اور رات بیٹھ کر یہ کام کیا اور ان کو 45, 40 کاپیاں بنا کر دیں۔ اس کے بعد پھر خاموشی رہی ۔ پھر ہماری کمیٹی نے یہ کہا کہ آپ ہمیں implementation رپورٹ دیجئیے ۔ نظریاتی کونسل کی ایک رپورٹ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے آنا چاہئیے کہ ان میں سے کتنی implement ہوئی ہیں ، کتنی implement نہیں ہوئیں اور implement ہونے کے دو ہی طریقے

ہیں - ایک لیجسلیشن ہے اور دوسرا پالیسی میکنگ۔ ہمیں بتائیے کن معاملات میں آپ قوانین لائے ہیں اور کن معالات پر آپ نے پالیسز کے لئے فائدہ اٹھایا ہے لیکن ہمیں کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ اب بھی ہم اسی institution کے اندر ہیں تو میری نگاہ میں اس کا مناسب طریقہ یہی ہے کہ چاہے جنرل ڈبیٹ آپ کر لیں - میں اس کے خلاف نہیں ہوں لیکن، اس کا کچھ حاصل ہونا ہے کہ سنجیدہ کوشش کے لئے حکومت تیار ہو - سینٹ کی کمیٹی بنائیے جو حکومت کے ساتھ مل کر ان کو implementation کی رپورٹ دے - وہ examin کریں ان چیزوں کو اور پھر اس کے بعد وہ اپنی recommendations دیں کہ ان ان معالات پر قانون سازی کی ضرورت ہے اور حکومت وہ قوانین بنائے۔

جناب چیئرمین،وہ جو آپ کی کمیٹی تھی وہ ابھی ہے یا ختم ہو چکی؟

پروفیسر خورشید احمد، وہ ختم ہو چکی ہے 1991 میں جو نئے الیکشن ہوئے ہیں اور چھ سال کا پہلا دورانیہ پورا ہوا تو وہ کمیٹی اس وقت سے ختم ہو گئی ہے تو اس کے بعد سے پچھلے دو سال میں کوئی progress نہیں ہے اب جو بھی کمیٹی بنانا پڑے گی، وہ نئی بنانا پڑے گی۔

جناب چیئرمین، جی جناب مولانا صاحب۔

مولانا عبدالستار خان نیازی، جناب چیئرمین! اس کے پیش نظر قانون سازی ہوئی ہے عشر، زکواۃ اور حدود آرڈیننس کی قادیانیت کے متعلق اور پھر ان کو implement کرنے کے لئے حکومت نے تین کمیٹیاں بنائیں ایک اتحاد بین المسلمین کمیٹی جس کی مکمل رپورٹ آ چکی ہے - ایک نفاذ شریعت کمیٹی، ایک اسلامک ویلفیئر کمیٹی باقی رہ گئی - اگر خود ممبران اس میں دلچسپی لیں تو وہ بھی قانون سازی کے متعلق تجویز دے سکتے ہیں - کئی بل تیار ہیں جنہیں ہم اسمبلی میں پیش کر دیں گے -

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ اس طرح کرتے ہیں کہ جتنی بھی رپورٹس اس وقت سینٹ میں pending پڑی ہیں برائے بحث ان کو ایجنڈے پر لگا دیا جائے تاکہ ممبران کو معلوم ہو کہ کیا کیا چیز ہے پھر آپ کے مشورے سے جو بھی مزید کرنا ہے کر لیں - کل کا جو ایجنڈا ہو گا یا پرسوں کا اس میں تمام جو رپورٹیں pending ہیں وہ ہم لے آئیں گے ایجنڈے پر پھر آپ سے مشورہ کر کے جو فیصلہ کریں گے اس کے مطابق .we will proceed further -

Syed Abdullah Shah: Will it be possible for the honourable Minister to give us an english version of these reports as these are in Urdu.

جناب چیئرمین، کیوں مولانا صاحب آپ کے پاس ان رپورٹس کی English version ہو گی ؟ اگر ممکن ہو تو میرا خیال ہے کچھ ممبران کے لئے آسانی رہے گی ۔

مولانا عبدالستار خان نیازی، جو کمیٹی کی رپورٹس ضروری ہیں ۔

جناب چیئرمین، ساری لگا دیتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر ایوان کہے کہ اچھا بھائی اس کی اب ضرورت نہیں ہے ۔ فلاں فلاں کو take up کرتے ہیں باقی dispose off تو ہو جائیں گی یعنی ٹیکنیکل جس طرح حافظ صاحب نے فرمایا ہے کہ ابھی pending پڑی ہوئی ہیں اس کا کچھ disposal تو ہو ۔ 86 سے pending پڑی ہوئی ہیں تو وہ تمام لگا دیتے ہیں ۔

سید عبداللہ شاہ، میرے سوال کا جواب نہیں ملا جی۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں مولانا صاحب کو اپنے دفتر سے چیک کرنا پڑے گا کہ انگریزی میں ہیں یا نہیں ۔ اچھا آج پھر ایڈجرن کر دیں کیا کریں ؟

پروفیسر خورشید احمد، آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ گو اس وقت متعلقہ منسٹر تو موجود نہیں ہیں لیکن ایک بڑا ہی اہم مسئلہ ہے کہ ستلج اور چناب میں سیلاب آ گیا ہے اور اس وقت 180 گاؤں متاثر ہو چکے ہیں ۔ تازہ ترین اطلاعات یہ ہیں کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی سیلاب کے اثرات شروع ہو گئے ہیں ۔ لاہور اور راوی میں سیلاب کی وجہ سے مسائل پیدا ہوگئے ہیں ۔ یہی تو وقت ہے کہ حکومت بجائے اس کے کہ بعد میں خرابی پیدا ہونے کے بعد کچھ کرے ۔ فوری طور پر اس کے لئے monitoring کا سسٹم، لوگوں کو اطلاع دینے کا سسٹم، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو بروقت استعمال کرے تاکہ اس علاقے کے لوگوں کو مطلع کیا جا سکے اور ایمرجنسی انتظامات ، ان تمام علاقوں میں جہاں سیلاب آ گیا ہے اور جہاں آنے والا ہے اگر تباہی سے بچنا ہے تو اس کے لئے پیش بندی کی آج ضرورت ہے ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کے توسط سے حکومت کو متوجہ کروں بجائے اس کے یہ کہ کارکن جا کر کیمپ لگائیں وہ اپنی ذمہ داری پوری کریں ۔ اس کا monitoring اس کا communication اور emergancy arrangements اور ایک میرا خیال یہ

ہے کہ emergency desk صوبائی اور مرکزی حکومتوں کا قائم ہونا چاہئیے سیلاب کے بارے میں directly اس کو monitor کیا جائے اور اس بارے میں جو اقدامات بھی حکومت کر رہی ہے اس سے سینٹ کو اور joint session کو مطلع رکھا جائے ۔جب تک یہ session رہے ۔ اس لئے میں اس اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں ۔

جناب چیئرمین: جتوئی صاحب بھی اس مسئلے پر کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب چیئرمین شکریہ ۔ میں پروفیسر صاحب کی بات کو آگے بڑھاتا ہوں کیونکہ پنجاب سے یہ سیلاب کا رخ ultimately سندھ کی طرف ہوتا ہے اور پانچوں دریا پھر ان کا جو اخراج ہوتا ہے پورا وہاں ہوتا ہے تو وہاں پر سندھ میں بھی ۔جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے درخواست کرنا چاہتا ہوں حکومت کو کہ ابھی سے کچے کے علاقوں میں یہاں باقی جو weak spots ہیں جہاں سے اندیشہ ہے کہ یہاں پانی کا پریشر زیادہ ہو گا اور وہاں سے نکلے گا تو اس پر وہاں پر ابھی سے سیل قائم کر کے اور اسی کو ذرا coordinate کرائیں اور لوگوں کو کم از کم ابھی سے وہ مطلع کریں کہ کس کس جگہ پانی کا flow رہے گا اور کس جگہ سے ریلا کراس کرے گا اور کون سی تاریخ کو کراس کرے گا کیونکہ ان کو پتہ ہو گا ابھی کہ یہاں سے کراس ہوا ہے اور کب گدو پہنچے گا اور کب سکھر پہنچے گا ۔ یہ مہربانی کرکے اطلاع فراہم کریں کیونکہ یہ اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: سید فصیح اقبال۔

سید فصیح اقبال: پروفیسر صاحب نے فرمایا تھا کہ سیلاب کا بالکل صحیح وقت ہے لیکن میں اس سلسلے میں ایک اور آپ کو حیرت انگیز بات بتاؤں کہ پچھلے سال جب یہ سیلاب آیا جس کے لئے حکومت نے اتنی تگ و دو کی وزیراعظم نے کوئی چھ مہینے رات دن لگائے ۔ اس کےبعد ایک انکوائری کمیٹی بیٹھی اور Services Chiefs نے بھی اس پر بڑا مسئلہ اٹھایا تھا کیونکہ کور کمانڈر جہلم نے کہا تھا کہ یہاں پر کچھ لوگوں نے غلط طریقے سے پانی کھولا ہے ۔ اس کے بارے میں کوئی آج تک انکوائری ہوئی ہے وہ چیف انجینئر اپنی جگہ موجود ہے اور جس آدمی کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا ۔ وہ واٹر ممبر ہے اور اسے تین سال کا ایکسٹینشن دے دیا گیا ہے تو آپ اپنے ملک میں کیا سیلاب روک سکیں گے جب ایک سیلاب آیا اور اس کے لئے آپ نے تدارک کیا اور ایک آدمی مقرر ہوا جوانکوائری کمیٹی میں لوگ ملزم قرار دئیے گئے ان کی پذیرائی ہوئی وہ آج چیف انجینئر منگلا ہے ۔

اس ممبر کو تین سال کے لئے آپ نے ایکسٹینشن دیا ہے ۔ اب آپ سیلاب کیا روکیں گے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سسٹم کو خدا کے لئے ابھی جسے پروفیسر صاحب نے اور ہمارے حقوئی صاحب نے فرمایا مزید خرابی سے بچائیں اور لوگوں کو اس عذاب سے بھی بچائیں ۔ جو لوگ ایسے نا اہل بیٹھے ہیں جو اس چیز کے مرتکب ہوئے تھے ۔ پورا جہلم ڈوبا تھا اتنا نقصان ہوا آج تک ان لوگوں کے خلاف کچھ نہیں ہوا ۔ اس ملک میں accountability نہیں ہوتی سیلاب 'وہاں سے آیا ہے سیلاب یہ لاتے ہیں ۔

جناب چیئرمین، جی جناب راجہ صاحب۔

راجہ محمد افضل خان صاحب، آپ کی بہت مہربانی۔ گزارش یہ ہے کہ ٹھیک ہے جتنے بھی انتظامات ہیں ' اطلاعات ہیں ۔ وہ تو سنٹرل حکومت کا کام ہے لیکن صوبائی محکمہ آبپاشی کے پاس بندوں کی تعمیر ان کی دیکھ بھال سارے کا سارا کام ہوتا ہے اور وہ صوبائی حکومت کا محکمہ ہے اور پنجاب کی صوبائی حکومت آج کل لانگ مارچ پر لگی ہوئی ہے ساری توجہ ان کی اس پر ہے ان کو یہ احساس نہیں ہو رہا ہے کہ ستلج میں کتنا پانی آ رہا ہے ۔ راوی میں کتنا ہو گا جہلم میں کیا ہو گا تو وہ صرف اس ڈسپیان پر ہیں کہ لانگ مارچ کیا جائے تو جو حکومت اس غیر آئینی اور غیر جمہوری طریقے سے وفاق کی طرف اپنا قدم بڑھا رہی ہو اور یہ ان کو احساس نہ ہو کہ ہمارے جو عوام ہیں ۔ پچھلے سال کتنی تباہی ہوئی تھی اس کے لئے کوئی انتظامات کرنے ہیں اور یہاں تک کہ فلڈ ریلف کے لئے جتنا بھی پیسہ ہوتا ہے وہ صوبائی حکومت کے توسط سے ہی خرچ کیا جاتا ہے ۔ وہ فنڈز بھی ان کے پاس ہوتے ہیں ۔ جناب میں یوں چاہوں گا کہ اس پر ایک ریگولرموشن یہاں آئے اور اس پر اس ہاؤس میں debate ہو۔ یہ بڑا ہی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے ۔ پروفیسر صاحب نے بروقت اٹھایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ایک detailed discussion ہونی چاہئیے ۔جیسے ابھی فصیح صاحب کہہ رہے تھے کمیٹی بنی اس کی رپورٹ آئی جناب کمیٹی تو بنی تھی شاید ابھی تک اس کی رپورٹ نہیں آئی ہے ۔ حکومت کو رپورٹ نہیں ملی ہے ۔ کسی کمیٹی نے ابھی تک اپنی رپورٹ فائنل کرکے نہیں دی تو اگر وہ بات بھی ہے کہ کچھ لوگ اس میں ملوث ہیں ----

جناب چیئرمین، پھر اتنی پرانی یہ بات ہے ابھی تک کمیٹی کی رپورٹ نہیں آئی تو وہ بھی ایک قابل غور معاملہ ہے ۔

راجہ محمد افضل خان : یہاں اس ہاؤس کی کمیٹی نہیں تھی غالباً ۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں حکومت کی کمیٹی تھی ۔

راجہ محمد افضل خان : حکومت کی کمیٹی تھی تو اس کی رپورٹ ابھی غالباً نہیں آئی ہے تو یہ قابل غور چیز ہے اس کو ضرور ہونا چاہئیے اور میرا ضلع تو خاص طور پر سب سے پہلے ہٹ ہوتا ہے ۔ میں گزارش کروں گا کہ بے شک اس ہاؤس کی کارروائی روک کر بھی بحث کرنی پڑے تو جناب یہ قومی اور عوامی مسئلہ ہے ۔

جناب چیئرمین: مجھے کوئی چیز ملے تو میں آگے proceed کروں ۔

راجہ محمد افضل خان :جناب اس پر بہت پہلے موشن دیا تھا لیکن وہ کسی وجہ سے نہیں آسکا ہے ۔

جناب چیئرمین، تو آپ دوبارہ دے دیں ۔

راجہ محمد افضل خان، میں اب دوبارہ بھی موشن دے دوں گا ۔

جناب چیئرمین،جی جناب قاضی حسین احمد صاحب۔

جناب قاضی حسین احمد ، پچھلے سال جو بد ترین سیلاب آئے تھے ہماری تاریخ کے اس کی جو بنیادی وجہ تھی اس تباہی کی وہ سیلاب تھے۔ اگرچہ سیلاب تو ہر سال آتے رہتے ہیں لیکن بنیادی وجہ یہ تھی کہ منگلا ڈیم پر پانی کو جمع کیا گیا اور تربیلا ڈیم پر پانی کو جمع کیا گیا اور اس کو ریگولیٹ کرنے کی کوئی بھی تدبیر نہیں سوچی گئی ۔ اس بات کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا کہ پیچھے سے پانی بہت تیزی سے آرہا ہے ۔ اس لئے پانی کو اسی رفتار سے آہستہ آہستہ چھوڑا جانے اگر اس کو منگلا اور تربیلا پر ریگولیٹ کیا جاتا اور پانی کو جمع کرنے کی بجائے اس کو طریقے سے چھوڑا جاتا تو سیلاب تو آتا لیکن اس کی intensity اتنی نہ ہوتی کہ سارا پنجاب اور سندھ اس کے اندر ڈوب جائے اور وہ مرکزی حکومت کی ذمہ داری تھی ۔ وہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری نہیں تھی منگلا اور تربیلا پر اس کو ریگولیٹ نہ کرنا مرکزی حکومت اور اس کے مختلف شعبوں کی غفلت کے نتیجے میں ہوا۔

جناب والا! پانی کا ایک بڑا پہاڑ اور بہت بڑا ریلا جمع کر دیا گیا اور پورے پنجاب اور سندھ میں اس کو چھوڑ دیا گیا ۔ یہ مجرمانہ غفلت جن لوگوں نے کی ۔ ان کے خلاف کوئی بھی اقدام نہیں

کیا گیا اور ان کو کچھ بھی نہیں کہا گیا ۔ اب اس کا پنجاب پر onus ڈالنے کی بجائے اور اس کو ایسا مسئلہ بتانے کی بجائے کہ پنجاب کی حکومت کچھ نہیں کر رہی ہے ۔ مرکزی حکومت کو چاہئیے کہ اپنی ذمہ داری پوری کرے اور ان کا جو فرض ہے اس فرض کو پورا کریں اور اس کو بھی پنجاب اور مرکز کی لڑائی نہ بنائیں ۔ لوگ اس میں ڈوبتے رہیں اور یہ اس کو پنجاب اور مرکز کی لڑائی بنا کر اس کے مزے لوٹتے رہیں۔

جناب چیئرمین، جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد، جناب چیئرمین! محترم خورشید صاحب نے سیلاب کی بات کی تھی اور راجہ صاحب نے سیاسی سیلاب کی بات کی تھی ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جناب یہاں پر کئی سیلاب ہیں ۔ اختیارات کا سیلاب ہے ' ملاقاتوں کا سیلاب ہے ' معافی مانگنے کا سیلاب ہے ' مفاہمتی سیلاب ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ان مسائل کو جن سے براہ راست عوام متاثر ہوتے ہیں ۔ وہ چاہے پنجاب کے عوام ہوں ' چاہے وہ سندھ کے عوام ہوں ' بلوچستان کے عوام ہوں یا سرحد کے عوام ہوں ۔ انہیں ہم اس حوالے سے نہ لیں کہ جناب اختیارات کی کیا بات ہے اگر راجہ صاحب یہ کہتے کہ جی وہاں پر ان کی حکومت نہیں ہے تو اعتراف حقیقت ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وزیراعظم صرف سی ڈی اے کے چیئرمین بن چکے ہیں یعنی فیض آباد سے اس طرف ان کا کوئی نہیں چلتا لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ وفاقی حکومت کا فرض ہے کہ ان چیزوں کو سنجیدگی سے لے کیونکہ کل پھر یہ کہیں گے کہ فلاں شخص سیلاب لے کے آیا پہلے تو کہتے تھے کہ جی نواز شریف سیلاب لے کر آیا ۔ اب یہ کہیں گے کہ جی وٹو صاحب سیلاب لے کر آئے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان چیزوں کو سنجیدگی سے لیا جائے اور اس کے لئے پہلے منصوبہ بندی کی جائے بلکہ جس طرح پروفیسر صاحب نے کہاکہ جو تمام صوبے ہیں ان کے لوگوں کو بلایا جائے اور لوگوں کو اگر وہ ڈوبیں گے تو آج سیاسی سطح پر جو صورت حال ہے لوگ پریشان ہیں لیکن اگر خدانخواستہ اس چپقلش میں یہی سمجھیں گے کہ فلاں کا اختیار کہاں تک ہے اور جو سیلاب ہے اس سے عوام متاثر ہوں گے تو اس سے شدید نقصان ہو گا ۔

جناب چیئرمین، اصل مسئلہ یہ ہے کہ آنے والی مصیبت کا تدارک کیا جائے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، اتنی پولورائزیشن میں ہم چلے گئے ہیں کہ فیڈرل حکومت کہتی ہے کہ یہ میری ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ پنجاب میں میری حکومت نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین: بہر حال یہ نہیں ہونا چاہئیے ۔ مسئلے کا حل ڈھونڈنا چاہئیے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: نیشنل کرائس کو نیشنل سطح پر مدد دینے کے لئے بھی کوئی گورنمنٹ آپ چھوڑیں گے ۔ نیشنل سطح پر کوئی ایسی پارٹی چھوڑیں گے جو Non-controversial ہو ۔ یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ سیلاب آ رہا ہے تو ہماری ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ فلاں جگہ پر میری حکومت نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے یہ مناسب نہیں ہے ۔ جی راجہ صاحب ۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا ! پروفیسر صاحب اور قاضی صاحب نے بجاطور پر بڑی سنجیدہ بات کی لیکن حافظ صاحب نے اس کو تھوڑا غیر سنجیدہ لیا ۔ میرے گزارش کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ یہ سنٹرل گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے ۔ جہاں تک منگلا میں ' تربیلا میں پانی کو ریگولیٹ کرنے کا تعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں یہ ٹوٹل ذمہ داری سنٹرل گورنمنٹ کی ہے ۔ وہاں پر کوئی ایسی بات ہے تو سنٹرل گورنمنٹ کو اس کا نوٹس لینا چاہئیے لیکن میں جو گزارش کر رہا تھا کہ پانی ریگولیٹ بھی کیا جائے اس کے باوجود کوئی آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس سال کتنی برسات ہو گی ایک design ہوا ہے ۔ اس design سے اگر زیادہ پانی ہو جائے گا تو پھر ان جھیلوں میں نہیں رکھا جا سکتا یہ جھیلیں بھی damage ہو سکتی ہیں اور اگر وہ تباہ ہو جائیں تو یہ بہت بڑا قومی زیان ہو گا ' جس سے بہت برا نقصان ہو گا ۔ ابھی حافظ کہہ رہے تھے اور یہ بڑا debatable point ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ 18 اپریل کا ایکشن ہوا ہے ۔ اس نے اس ملک کی معیشت تباہ کی ہوئی ہے اگر خدانخواستہ کوئی ایسی بات ہو جائے ' ہماری کوئی جھیل تباہ ہو جائے ۔ میں سمجھتا ہوں اس سے ملک کی معیشت بالکل تباہ ہو جائے گی ۔ اس کے لئے پانی کو چھوڑنا بھی پڑ جاتا ہے اس کا اپنا ایک گیج ہے ' اس کا اپنا ایک لیول ہے تو اس کے بعد کی بات میں کر رہا تھا پھر وہاں ابھی ستلج سے پانی آ رہا ہے ۔ راوی سے پنجاب میں پانی آ رہا ہے ۔ چناب میں جو پانی آ رہا ہے وہاں پر سنٹرل گورنمنٹ نہ کسی اور کا کنٹرول ہے ۔ وہ تو جتنی برسات ہوتی ہے اور کنٹرول ہے تو وہ ہندوستان کے پاس ہے ۔ ایک دو ڈیم انہوں نے بنائے ہوئے ہیں اور وہ کشمیر میں اس قدر خطرناک ہیں کہ ہندوستان جب چاہے ' جس وقت چاہے اگر یہاں خشک سالی چاہے تو یہاں خشک سالی ہو سکتی ہے ۔ اگر وہ بغیر برسات کے سیلاب چاہے تو سیلاب آ سکتا ہے تو گزارش یہ ہے کہ ٹوٹل یہ بات کرنا کہ

یہ ٹوٹل ذمہ داری سنٹرل گورنمنٹ کی ہے ۔ یہ بات نہیں ہے اور ان حالات میں یہ بات کر رہا تھا ۔ جب قوم ڈوب رہی ہو ' سیلاب آنے کے خطرات ہوں اور وٹو صاحب اسلام آباد پر چڑھائی کا سوچ رہے ہوں ۔ یہ کہاں کا انصاف ہے میں تو یہ بات کر رہا تھا ۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے شکریہ !

پروفیسر خورشید احمد، میرا خیال ہے اس پر ہم زیادہ وقت ضائع نہ کریں ۔ میں نے جو بات کہی تھی ۔ خدا گواہ ہے اس میں نہ صوبہ کا ذکر تھا نہ مرکز کا ۔

جناب چیئرمین، ہاں اس میں کوئی ایسی بات نہیں تھی۔

پروفیسر خورشید احمد ، پورے ملک میں جو خطرات سامنے آ رہے ہیں اور میں نے یہ بھی کہا تھا کہ مرکزی حکومت صوبائی حکومت دونوں ---

جناب چیئرمین، اس میں سیاسی رنگ نہیں دینا چاہئیے ۔ یہ ایک مصیبت ہے ۔ اس کا تدارک کرنا چاہئیے ۔ جی ابراہیم صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان، جناب عالی ! پچھلے سال بھی سیلاب کے ان ایام میں میں نے عرض کیا تھا پھر انہی حالات پر آج بحث ہو رہی ہے ہمارے دریاؤں کا ایریا بہت بڑا ہے ' بہت وسیع ہے ۔ ہمارے دریاؤں میں افغانستان کا پانی بھی آتا ہے ' کشمیر کا بھی آتا ہے ' شمالی علاقہ جات کا بھی آتا ہے ۔ پنجاب کا بھی ہے ' ہندوستان کا بھی ہے تو ایک ہی وقت میں یونیورسل بارشیں اتنی زیادہ ہو جائیں تو ان میں پانی اتنا آ جاتا ہے جس کا لازمی نتیجہ سیلاب ہی ہوتا ہے ۔ میں نے پچھلے سال بھی عرض کیا تھا کہ اس کے لئے ایک وسیع منصوبہ بندی چاہئیے کہ ان سیلابوں کا تدارک ہو سکے ۔ جہاں تک ان dams کا تعلق ہے تو dams کی اپنی ایک حد ہوتی ہے ۔

جہاں تک میں جانتا ہوں تربیلا ڈیم میں 6 لاکھ کیوسک پانی کے لئے سپل وے بنایا گیا ہے تاکہ سیلاب کی صورت میں پانی جمع ہو جائے تو فاضل پانی اس سپل وے میں سے جائے اور ڈیم کو نقصان نہ پہنچے اور اگر breakage ہوتی ہے تو اس میں کئی گنا زیادہ تباہی کا باعث بنتی ہے ۔ میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی ریگولیشن بھی ایک ٹیکنیکل پوائنٹ ہے ممکن ہے کہ وہ انجینئر بے گناہ ہو ۔ اس نے دیکھا ہو کہ یہ پانی اگر میں نہیں چھوڑوں گا تو یہ پانی ڈیم کو

اوور تھرو کرے گا اور ڈیم ٹوٹے گا اور تباہی ہوگی ۔ بہرحال یہ تو تحقیقات کی بات ہے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک مستقل منصوبہ بندی چاہئیے پاکستان کو ان سیلابوں سے بچانے کے لئے۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب اب ہمیں ایک موشن پروفیسر خورشید احمد صاحب کا مل چکا ہے کہ فلڈ situation کو ڈسکس کیا جائے اور وہ موشن نارملی تو نہیں ہو گا اگر اجازت دیں تو it can be taken up day after tomorrow. Would the House agree to discussing the flood situation under 194.So, we will taken up as a motion under194 on the next working day which is a day after tomorrow.

تو اس دن یہ بھی لے آئیں گے ۔ اس کے ایجنڈے پر جتنی رپورٹیں ہیں اسلامک آئیڈیالوجی کی وہ لے آئیں گے تاکہ آپ دیکھ کر فیصلہ کرلیں کہ اس کو کیا کرنا ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد، ایک بات اور ہے ۔ رپورٹیں تو آئیں گی کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ اس وقت اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کا وجود بھی ہے ۔

جناب چیئرمین، اس وقت ہے یا نہیں ۔ بہر حال وہ سوال آپ پوچھیں تو بتا دیں گے ۔

چوہدری امیر حسین، یہ حکومت کی طرف سے بھی ----

جناب چیئرمین، کس چیز کے متعلق؟

چوہدری امیر حسین، یہ فلڈ کے متعلق جو پوائنٹ ریز ہوئے ہیں تو حکومت کی طرف سے بھی ذرا بات ہو جائے ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ فاضل ممبران نے جس تشویش کا اظہار کیا ہے حکومت کو اس کا پہلے ہی سے احساس ہے اور میں شکرگزار ہوں کہ انہوں نے آج یہ پوائنٹ ریز کیا ہے ۔ پچھلے سال بھی شدید بارشوں کی وجہ سے بہت نقصان ہوا جانی مالی نقصان بھی ہوا اور اس سال بھی بارشوں کے متعلق pridiction کرنا مشکل ہوتا ہے ۔ ہو سکتا ہے اس سال بھی بارشیں زیادہ ہوں جیسے مختلف دریاؤں میں بہت زیادہ پانی آ گیا ہے اور اخبارات میں آ رہا ہے کہ بہت سے دیہات بھی متاثر ہوئے ہیں ۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے ۔ اس میں جہاں تک مرکزی حکومت کا تعلق ہے ۔ راجہ صاحب نے بجا طور پر فرمایا کہ اس کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہے اور وہ اپنی ذمہ داری پوری کرے گی ۔

ڈیمز کے متعلق جو بات راجہ صاحب اور ابراہیم صاحب نے کی میں اسی کو adopt کرتا ہوں وہ ایک ٹیکنیکل سی بات ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں اس کا بھی اس دفعہ باقاعدہ نوٹس لیا جائے گا اور بہت پہلے اس کی احتیاط کی جائے گی ۔ بنیادی طور پر جیسے کہ کچھ دوستوں نے فرمایا کہ فلڈ ریلیف والا کام بنیادی طور پر صوبائی حکومتوں سے متعلق ہوتا ہے ۔ مرکزی حکومت صوبائی حکومتوں کو بھی لکھے گی کہ وہ بھی خاص طور پر اس پر زیادہ توجہ دیں اور احتیاطی تدابیر بہت پہلے اختیار کریں ۔ کیبنٹ ڈویژن میں ایک فلڈ ریلیف سیل پہلے ہی قائم شدہ ہے جو کہ کام کرتا ہے ۔ اس سیل کوزیادہ activate کیا جائے گا اور مرکزی حکومت کی طرف سے کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں کی جائے گی اور ساتھ ہی اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ صوبائی حکومتیں بھی اس بارے میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ کریں اب چونکہ اس پر تحریک التواء آ چکی ہے اور ہاؤس کی consensus سے پرسوں اس کو لیا جانا ہے ۔ آخر میں مجھے ایک گزارش کرنی ہے جب اتنا سنجیدہ معاملہ ہو ۔ میں حافظ صاحب کا بڑا احترام کرتا ہوں وہ ہمارے بھائی ہیں لیکن انہوں نے پانچ چھ جو فقرے کہے وہ مناسب نہیں تھے ۔ سی ڈی اے تک حکومت کا ہونا ' یہ معافی مانگنے کا سیلاب ' یہ ملاقات کا سیلاب ۔ماحول کو سنجیدہ ہی رکھنا چاہئیے ۔ اگر کوئی سنجیدہ بات ہو رہی ہو۔ یہ میں نے گزارش کرنی تھی ۔

Mr. Chaiman: So, now the House is adjourned to meet again day after tomorrow at ten a.m.

---------- --

[The House then adjourned to meet again on thurday 15th July , 1993 at 10 of the clock in the morning]

PCPPI—4382 (97) Senate—12-9-97—180.